تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

[illegible]

مقاصد الصالحین

[illegible]

[illegible]

مطبع النوریہ پریس [illegible] روڈ لاہور میں چھپا

ہر قسم کی کتب قرآن مجید و حمائل شریف نہایت عمدہ خوشخط اور بارعایت ملنے کا پتہ:- ملک سراج الدین تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ والمنتہ کہ کتاب نافع ترین مسلمین مسمّٰی بہ

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

مقاصد الصالحین

۱۳۲۸ سنہ

حسب فرمایش

ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کتب

بازار کشمیری لاہور

در مطبع فیروز پرنٹنگ ورکس بیرون دروازہ شیرانوالہ میں چھپکر شائع ہوا
باہتمام میر عبد الحمید خان منیجر

بار دوم

قیمت [illegible]

ہر قسم کی سستی کتابیں ملنے کا پتہ - ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کتب بازار کشمیری لاہور

ہر قسم کے قرآن مجید حمائلیں اور کتب ملنے کا پتہ :- ملک سراج الدین عبد الرؤف تاجران کتب لاہور بازار کشمیری

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و سپاس خداوند تعالیٰ شانہ عما یصفون کی ممکن نہیں کہ انسان ضعیف البنیان اسکا ادا کر سکے
کہ حدیث شریف میں وارد ہے لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ اور اس طرح
بفحوای آیۂ کریمہ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا مجال نہیں کہ اسکی نعمتوں کا شمار کر سکے اور
نعت محمدت جناب رسول مقبول کی بھی دشوار ہے کہ جن کی ذات پاک باعث وجود کائنات اور
سبب مغفرت جمیع مومنین و مومنات ہے پس ان دونوں امر محال سے قطع نظر کر کے یہ عاجز ناتوان
محمد عبد الرحمٰن خدمت میں ارباب دین و یقین کی گذارش کرتا ہے کہ کتاب مقاصد الصالحین بندے
کے ہاتھ آئی اس کو دیکھا تو اسمیں حکایتیں بزرگان باصفا اور اولیاء اللہ برگزیدہ خدا کی نظر پڑیں
طبیعت اسکے دیکھنے سے بہت محظوظ ہوئی کہ اس کتاب کا مطالعہ آدمی کے ایمان اور ایقان کو بڑھاتا
ہے اور دنیا کی حرص و ہوا کو گھٹاتا ہے اسواسطے چاہا کہ اور مسلمان بھائی بھی اس کے پڑھنے سے فایدہ اٹھاویں
تنہا خوری طریقہ پسندیدۂ اہل مروت نہیں ہے اور اسی نظر سے بزرگوں نے فرمایا ہے ع کہ حلوا بتنہا نبایست
خورد پس بدرستی عبارت باعانت میر وارث علی صاحب مرحوم کے کہ اکثر مقام اردو اس کتاب کے
مربوط تھے مطبع دین محمدی میں چھپوائی امید ہے کہ دیکھنے والے اس کے بہت حظ اور فایدہ اٹھاویں
اور اس حقیر اور مؤلف کو بدعائی خیر یاد فرماویں واللہ ولی التوفیق

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہزاروں حمد اور لاکھوں شکر اس خالق اکبر کو سزاوار ہیں جس نے انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے ذوی الاحترام کو واسطے ہدایت گمراہوں کے مبعوث اور مخلوق فرمایا اور درود بیشمار اس مفخر کائنات خلاصۂ موجودات کو لائق ہے کہ جن کے نور افاضت ظہور سے ظلمت کفر و نفاق کی زائل ہوئی اور آفتاب ہدایت سے ایک عالم روشن ہوا اور رحمت کاملہ اوپر ازواج طیبات و حضرات اہلبیت اور اصحاب حمیدہ صفات اور اولیائے خوش اوقات اور علمائے فضائل سمات کے کہ ان کی شمع ارشاد اور اجتہاد کی روشنی سے تاریکی دلوں کی نور ایقان سے مبدل ہوئی بعد اس کے یہ بندہ گنہگار عرض کرتا ہے کہ چند حکایات و رشادات و آیات بزرگان سلف کے معتبر کتابوں سے انتخاب کر کے زبان اردو میں بیان کئے ہیں تاکہ ہر شخص ان کے پڑھنے اور سننے سے فائدہ حاصل کرے اور چونکہ یہ نسخہ شامل اوپر مقاصد صلحا کے ہے نام بھی اس کا مقاصد الصالحین رکھا گیا اور اس میں دس مقصد ہیں

صفحہ		صفحہ	
	مقصد ۱ اول		مقصد ۶ ششم
۴	بیان عشق اور محبت حقیقی میں	۵۳	ہمسایوں کے حقوق میں
	مقصد ۲ دوم		مقصد ۷ ہفتم
۱۶	کیفیت گریہ و بکا اور ریاضت میں	۵۸	جمعے کی فضیلت میں
	مقصد ۳ سوم		مقصد ۸ ہشتم
۳۰	بیان رحمت اور شفاعت میں	۶۷	کسب حلال کی افضلیت میں
	مقصد ۴ چہارم		مقصد ۹ نہم
۳۹	سکرات موت اور حالات قبر میں	۷۲	بیان عدل و احسان میں
	مقصد ۵ پنجم		مقصد ۱۰ دہم
۴۸	ادائے حقوق مسلمین میں	۷۷	فضائل سخاوت و صدقات میں

مقصد پہلا عشق اور محبت حقیقی کے بیان میں

نقل ہے سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ حق تعالیٰ نے جب محبت کو پیدا کیا چار ہزار برس عرش کے نیچے زار و نالاں رہی اور مناجات کرتی تھی کہ خداوندا تو نے ہر چیز کیواسطے ایک مقام مقرر فرمایا ہے مجھ کو نہیں معلوم کہ میرا مقام کہاں ہے حکم ہوا کہ تیرا مقام میرے عاشقان خاص کا دل ہے اس نے عرض کیا کہ الٰہی تیرے بندے میرے تحمل کی طاقت نہ رکھ سکیں گے خطاب ہوا کہ وہ میرے بندے ایسے ہیں کہ اگر آسمان بلا تمام ان کے سر پر گرے تو بھی راہ طلب سے قدم نہ ہٹاویں تو اسی مقام پر موافق ظرف اور حوصلے ہر طالب کے لذت اور حلاوت بخشی رہو نقل ہے کہ ایک عاشق خدا نے پچاس برس عبادت میں صرف کئے ناگاہ مرض باد خورے کا اسکے چہرے پر اس شدت سے طاری ہوا کہ تمام منہ ایک بلا ہو گیا اور بسبب مواد فاسد کے اسمیں کیڑے پڑ گئے کسی نے کہا کہ تم مستجاب الدعوات ہو جناب الٰہی میں دعا کیوں نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تم کو اس رنج سے نجات بخشے اس نے کہا کہ خواہش دوست کی یہی ہے کہ میں اسکی بلا پر صبر کروں اور دامن شکیبائی ہاتھ سے نہ چھوڑوں تا کہ درجہ ایوب علیہ السلام کا ہاتھ آوے اور اسکی نعمت پر شکر کروں کہ مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا حاصل ہو اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وحی کی خدا تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام پر کہ قسم ہے اپنے عزت و جلال کی کہ جو کوئی میری بلا پر صبر اور نعمت پر شکر نہ کرے اس سے کہدو کہ اپنا خدا اور ڈھونڈھے اور میری زمین اور آسمان سے نکل جاوے میرے دوستوں کو رنج دنیا سے کیا کام ہے کہ لذت دنیا میری حلاوت ان کے دل سے دور کرتی ہے اسی واسطے ان کے تن کو میں رنج بلا میں مبتلا کرتا ہوں کہ اپنے دل کو میری طرف متوجہ کریں نقل ہے کہ جب آصف قیس کے پاؤں پر عارضہ جذام نے شدت کی ان کے دوستوں نے کہا کہ پاؤں کا کاٹنا مناسب ہے تا کہ اور جسم پر سرایت نہ کرے کہنے لگے کہ میرا کام میرے دوست کے اختیار میں ہے جو اس کی مرضی ہے مجھ کو وہی قبول ہے مجھ کو قطع و برید کا اختیار ہے بعد چند روز کے جب زانو تک نوبت پہنچی اور اٹھنے بیٹھنے سے عاجز ہوئے اور نماز بدشواری ادا ہونے لگی ایکدن خوب روئے اور کہا کہ خداوندا اگر

تو اس سے زیادہ بلا نازل کرے میں اس پر بھی راضی ہوں لیکن طاقت ترک عبادت کی نہیں رکھتا ہوں جس
پاؤں و ہاتھ سے عبادت تیری نہ ہو سکے اسکا کاٹ ڈالنا مناسب ہے حاضرین نے کہا کہ اگر آپ فرمائیں
تو ہم جراح کو بلائیں اور آپ کچھ دوائے بیہوشی کھا لیں تاکہ درد کاٹنے کا معلوم نہ ہو تب انہوں نے فرمایا کہ
کسی قاری خوش آواز کو بلا کر کچھ آیتیں قرآن شریف کی پڑھواؤ اس حالت میں پاؤں کیا اگر سر کاٹ لوگے
تو بھی مطلق خبر نہ ہوگی الغرض ایسا ہی کیا اور ان کو ہرگز خبر نہ ہوئی جب ہوش میں آئے تب پاؤں کٹا ہوا
ہاتھ میں لیا اور جناب باری میں عرض کی کہ خداوند جب تو نے چاہا اس پاؤں کو پیدا کیا اور جب چاہا
جدا کر دیا میں دونوں حال میں شکر کرتا ہوں الٰہی یہ وہ پاؤں ہے کہ روز قیامت کے گواہی دے گا کہ کبھی
ایک قدم تیری راہ کے خلاف نہیں چلا **نقل ہے** بشر حافی سے کہ ایک شخص بغداد میں وارد ہوا
لوگوں نے اس کو کسی چور کے دھوکے سے پکڑ کے پابزنجیر کیا اور خوب مارا وہ ہنستا تھا اور کچھ نالہ و فریاد
نہیں کرتا تھا کسی نے کہا کہ اس چوٹ کا درد تجھے معلوم نہیں ہوتا اس نے کہا کہ دوست میرا حاضر و ناظر
ہے درد اور تکلیف کی کیا شکایت ایک نے کہا کہ تو اگر اس کو دیکھے تو کیا کرے یہ سنتے ہی اس نے
ایک آہ کھینچی اور بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اور جان خدا کو سونپی قرآن مجید میں مذکور ہے کہ مصر
کی عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال با کمال دیکھ کر اپنے ہاتھ کاٹے اور اس قحط عظیم
میں آپکے دیدار سے آدمی اپنی بھوک بھول جاتے تھے جبکہ حسن مخلوق کی یہ کیفیت ہو اگر عاشقان جمال
خالق البرایا جان کو نثار کریں تو کیا مقام تعجب ہے **نقل ہے** کہ ایک دن شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کچھ باتیں
اسرار حقیقت کی فرماتے ہوئے بغداد میں جاتے تھے ایک جوان کو دیکھا کہ بیڑیاں بہت بھاری پہنے
ہوئے ایک تنگ مکان میں قید ہے اور شدت تکلیف سے سوا پوست اور استخوان کے گوشت
برائے نام بھی بدن پر نہیں اور سر نیچے جھکائے ہوئے آپ ہی آپ کچھ باتیں کرتا ہے
جب اسکی نظر شیخ پر پڑی بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ اے شیخ تم عارف باللہ ہو بعد سلام کے یہ میرا
پیام میرے دوست سے کہدو کہ اگر ساتوں آسمانوں کا طوق بنا کر میرے گلے میں ڈالدے اور ساتوں زمینوں کی
زنجیر بنا کے میرے پاؤں میں پہنا دے ہرگز راہ طلب سے قدم نہ اٹھاؤں شیخ نے وقت خاص میں مناجات

کی کہ خداوند تو بے نیاز ہے اور سب سے بے پرواہ ہے مگر سب شخص اپنے دوست کو پالتے ہیں اور دشمن کو ہلاک کرتے ہیں تو اپنے دوست کو رنج دیتا ہے اور دشمن کو راحت پہنچاتا ہے الہام ہوا کہ اے شبلی زبان روک اور ترک ادب نہ کر جو مجھ کو دوست رکھتا ہے میں اس کو بلائے سخت میں گرفتار کرتا ہوں اور جس کو میں دوست رکھتا ہوں اسکو قتل کرتا ہوں اور اس کے خونبہا میں اپنا دیدار دکھاتا ہوں اور حیات جاودانی عنایت کرتا ہوں اے خداوند کریم ایسا قتل اور ایسا خونبہا صدقہ رسول کریم کا مجھ کو بھی عطا کر نقل ہے کہ ایک وقت سلطان ابراہیم ادہم مقام بیخودی میں کسی طرف گذرے اور حالت استغراق میں ایک شخص کے پاؤں پہ پاؤں پڑ گیا اس بے ادب نے ایک طمانچہ مارا سلطان ہنسے اور کہا کہ اے خداوند یہ وہ منہ نہیں ہے کہ ایسے طمانچوں سے تیری طرف سے پھر جاوے اگر زمین آسمان بھی بنکر پیسیں جب بھی تیری طرف رہیگا حکایت

سنا ہے کہ اک شخص کے پاؤں پر | پڑا سہو سے پائے حضرت عمرؓ | کہا اسنے اندھا ہے اے بیخبر
گئے عذرت کرنے حضرت عمرؓ | کہ اندھا نہیں ہوں خطاوار ہوں | خطا بخشنے کا طلبگار ہوں
بزرگوں کے الطاف کو دیکھیے | کہ کیا زیردستوں پر احسان کئے

منقول ہے کہ سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے یعنی کہتے ہیں کہ ایک بار اتفاق میرا ایک ایسے جنگل میں پڑا کہ وہاں سو کوس تک پانی نہ تھا میں نے خیال کیا کہ اگر اس جگہ کوئی آدمی قدرت خدا سے ملے تو اسکی عنایت سے کچھ بعید نہیں ہے پس تھوڑی ہی راہ چلا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص نوجوان بہت خوبصورت تاج مرصع سر پر اور زرلبفت کا کمر پر ایک سیب ہاتھ میں سونگھتا ہوا چلا آتا ہے صفائی لباس اور پوشاک اور لطافت چہرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی حمام سے نہا کر آتا ہے جس وقت میں نے جو غور سے دیکھا تو ظاہر میں کم سن تھا مگر کمالات باطنی میں مردان طریقت سے زیادہ تھا میں نے پوچھا کہ اے جوان کہاں سے آتا ہے کہنے لگا اے شیخ کیا پوچھتا ہے رات تھا اور کہتا تھا کہ میں بادشاہ کرمان کا بیٹا ہوں مجلس شراب میں بیٹھا تھا اور وہ محفل معشوقان حسین سے آراستہ تھی ناگاہ ایک مصاحب نے شراب کا پیالہ مجھکو بھر کے دیا میں نے جونگاہ کی تو دروازہ عالم ملکوت کا کھلا دیکھا اور مجھ کو مقام فرشتوں اور روحانیوں کا نظر پڑا اور صاحب مجلس خدا کو پایا اور ظاہر و باطن اور اول و آخر اور خالق تمام اشیاء کا اسی کو سمجھا اور در و دیوار کو آئینہ اسی کے عکس کا دیکھا اور ہر شے کی

زبانِ حال سے یہی ترانہ سنا دیا کہ جو مست فنا بادہ وحدت پی کے ۔ طالبِ خدا کا تو گذر دنیا سے ۔ اس دنیا میں کچھ دیر کا وعدہ نہ سمجھ ۔ اس ہاتھ سے دے اور بس اس ہاتھ سے لے ۔ اسیوقت دنیا کو ترک کر کے لباس فقیرانہ پہنا اور اس طرح پر اوقات بسر کرتا ہوں کہ مکرر نمائت ہوگیا اے عزیز اگر چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ دوست تمہارا ہو اور تم کو دوست رکھے لازم ہے کہ سوا اسکے ہرگز کسی سے امید نفع اور نقصان کی نہ رکھو اور اسکی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک کرو کہ شرک کفر ہے اور کسی لذت کو اسکی لذت محبت کے برابر نہ جانو **نقل ہے** شیخ جنید نے بغداد میں ایک جوان کو دیکھا کہ مستوں کیطرح جھومتا اور ادھر اودھر گرتا پڑتا چلا آتا ہے جانا کہ شراب پیئے ہے کہا کہ اے جوان اپنے تئیں سنبھال کہ تو گر نہ پڑے اس ہشیار دل مست ظاہر نے جواب دیا اے شیخ تو اپنے تئیں سنبھال کہ میرا گرنا فقط مجھ کو زیان کرے گا اور تیرے گرنے سے تمام اہل بغداد کہ تیرے مرید ہیں گر پڑینگے اور سزا اور دوزخ کے ہو جائینگے اتنے میں ہاتف غیب نے آواز دی کہ اے جنید یہ جوان میری شراب محبت سے مست ہے اس نے شراب انگوری نہیں پی تو نے غلطی سے بان طعن و تشنیع کی اس پر کھولی شیخ جنید کو ایک حالت طاری ہوئی کہ چالیس دن تک رویا کیے اور اس بات پر استغفار کیا کیے اے غافلو زبان طعن کسی فقیر بیچارے پر نہ کھولا کرو اگرچہ ظاہر اسکا راست و خوب نہو بہت سے اولیاء اللہ ایسے ہیں کہ حال ان کا سوائے خدا عزوجل کے کوئی نہیں جانتا اور اللہ تعالیٰ ہر وقت میں ایک دوست اپنا ظاہر کرتا ہے کہ مخلوق پہچانے کہ دوست اللہ کے اسطرح ہوتے ہیں سب اس کو دیکھتے ہیں لیکن پہچانتے نہیں ان ہی معنوں میں اللہ تعالیٰ نے جناب سید ابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں فرمایا ہے وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ یعنی تو دیکھتا ہے ان کو کہ وہ دیکھتے ہیں تجھکو اور وہ نہیں دیکھتے ابوجہل لعین نے تجھ کو نہیں دیکھا اور عمرؓ نے تجھے بالیقین دیکھا خطاب ہوا حضرت داؤد علیہ السلام کو کہ جھوٹا ہے جو شخص دعوے میری دوستی کا کرتا ہے اور تمام شب پاؤں پھیلا اپنے جورو لڑکوں کے ساتھ عیش و عشرت میں سوتا ہے حضرت نوح علیہ السلام نے جناب باری میں عرض کیا کہ الٰہی دوست تیرے کون لوگ ہیں حکم ہوا کہ جیسے طفل شیر خوار سوا اپنی ماں کے دوسرے

کی پرواہ نہیں رکھتا اور مرغان وحشی شام کے وقت ہر جگہ سے اپنے آشیانے کیطرف رخ کرتے ہیں وہ بھی
سوا میرے سب سے قطع امید کرکے اسی طرح پر آٹھ پہر میری طرف دل لگائے رکھے اور غیر کا خطرہ کبھی دل
میں نہ لائے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بار خدایا اپنے دوستوں کی دوستی مجکو عنایت
کر اور دوستی اس چیز کی کہ تجھ سے نزدیک کرے **نقل** ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ بار خدایا کسی
دوست اپنا مجھ کو دکھا الہام ہوا کہ کوہ طور پر جاؤ وہاں اس سے ملاقات ہوگی موسیٰ علیہ السلام تشریف لیگئے
ایک شخص کو دیکھا کہ تمام جسم اسکا زخمی ہے نہ ہاتھ لائق پکڑنے کے نہ پاؤں قابل چلنے کے نہ آنکھوں میں
دیکھنے کی طاقت نہ زبان میں بولنے کی قوت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کان نزدیک لیجا کر سنا کہ شکر الٰہی
کرتا ہے پوچھا کہ شکر کس نعمت پر کرتا ہے کہ تمام بدن میں ایک عضو تیرا درست نہیں اس نے کہا کہ دو نعمتوں کا
شکر ادا کرتا ہوں ایک یہ کہ زبان شکرگزاری پر جاری ہے دوسری یہ کہ معرفت الٰہی ہر دم دل کو
حاصل ہے حضرت موسیٰ نے کہا کہ کتنی مدت سے تو اس تکلیف میں مبتلا ہے اس نے کہا ستر برس سے پوچھا کہ
اس عرصہ میں کبھی کوئی خواہش بھی ہوئی ہے کہا دو چیز کی ایک یہ کہ موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہو جائے
دوسری یہ کہ پانی ٹھنڈا پیوں موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ خوش ہو کہ دونوں مرادیں تیری حاصل ہوئیں موسیٰ
میں ہوں اور پانی بھی تیرے لئے لاتا ہوں القصہ کہ حضرت موسیٰ پانی کی تلاش میں تشریف لیگئے حق تعالیٰ
نے عزرائیل کو حکم اسکی قبض روح کا فرمایا جب اس بزرگ نے انتقال کیا تو جنگل کے جانوروں نے اسکو چیر پھاڑ
کے برابر کردیا اور گوشت تمام کھا گئے حضرت موسیٰ نے جب پانی لائے تو یہ حال دیکھا بہت روئے اور جناب
کبریا میں عرض کی کہ اے بے نیاز دوست اپنے دوستوں سے یہی معاملہ کرتے ہیں خطاب ہوا کہ اے موسیٰ ممکن نہیں ہے
کہ ہماری محبت رکھے اور دنیا میں اپنی مراد چاہے **نقل** ہے جنید بغدادی سے کہ میں نے سری سقطی سے پوچھا
کہ آیا خدا کے دوست کے زخم تلوار کا لگنے سے درد ہوتا ہے کہا کہ ایک تلوار کیا اگر لاکھ تلوار لگیں ان کو درد
نہیں ہوتا جیسے کہ سہیل تستری ایک زخم رکھتے تھے لوگوں نے پوچھا کہ دوا کیوں نہیں کرتے کہنے لگے کہ دوست
کا زخم درد نہیں کرتا **نقل** ہے کہ موسیٰ علیہ السلام واسطے مناجات کے جاتے تھے ایک شخص نے
سر راہ گھر بنایا تھا اور وہاں عبادت کرتا تھا جب ان کو دیکھا پوچھا کہ اے موسیٰ کہاں جاتے ہو کہا واسطے

مناجات مشغولی کی جناب باری میں گوشہ تنہائی کی طرف جاتا ہوں التماس کی کہ ایک حاجت میری بھی ہے جناب الٰہی میں عرض کرنا حضرت موسیٰ نے پوچھا کیا حاجت ہے کہا یہ ہے کہ اے کار ساز یکساں سب کو ہی محبت اپنی میرے دل کو بھی عنایت کر جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لیگئے اور حاجت اپنی جناب کبریا سے چاہی پھر نکلنے کے وقت الہام ہوا کہ اے موسیٰ حاجت میرے بندے کی ہو گیا کہا الٰہی تو دلنواز ہے فرمایا تجھ سے آگے میں حاجت اسکی بر لایا جب موسیٰ لوٹ آئے اسکو مکان پر نہ پایا مناجات کی الٰہی یہ بندہ تیرا کیا ہوا فرمایا کہ تجھ سے بھاگ گیا عرض کیا خداوندا مجھ سے کیوں متنفر ہوا فرمایا اے موسیٰ جو مجھ کو دوست رکھتا ہے اور میں بھی اس کو دوست رکھتا ہوں پھر وہ کسی سے نہیں ملتا موسیٰ نے عرض کی کہ اے کارساز اسکی زیارت مجھکو نصیب کر حکم ہوا کہ فلانے پہاڑ پر جا وہاں جا کر کیا دیکھتے ہیں اس نے اپنے تئیں پہاڑ سے گرا دیا ہے وہ جب پتھر پر وہ گرا ہے اسکی چوٹ سے اسکا عضو عضو ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے اور وہ پہاڑ کے نیچے پڑا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی کیفیت کو دیکھکر حیران ہوئے اور جناب باری میں التماس کی کہ اس میں کیا بھید ہے الہام ہوا کہ اے موسیٰ جسقدر عشق اور محبت میری اسکے دل میں تھی اگر برابر ذرے کے اسمیں سے اس پہاڑ پر ڈالوں تو یہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اڑ جائے۔ اور برداشت اس کی نہ کر سکے اے موسیٰ ہم اپنے عاشقوں کے ساتھ دنیا میں ایسا ہی معاملہ کرتے ہیں اب دیکھ کہ عاقبت میں انکے واسطے کیا کچھ مہیا کیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے جب نگاہ کی تو دیکھا کہ ایک گنبد یاقوت سرخ کا ستر حصے دنیا سے بڑا نظر پڑا اور طرح طرح کے نقش و نگار سے آراستہ اور یہ شخص ایک تخت مرصع پر بیٹھا ہے و حوریں اور غلمان ہاتھ باندھے روبرو کھڑے ہیں حضرت موسیٰ متحیر ہوئے فرمان ہوا کہ اے موسیٰ علیہ السلام اسکے واسطے فقط یہی نہیں ہے دیدار بھی میرا اس کو ہر دم حاصل ہے نقل ہے بشر حافی سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ زمین پر پڑا ہے اور ہزاروں بھیڑیں اسپر بیٹھی ہیں اور گوشت اسکا توڑ توڑ کر لیجاتی ہیں اور وہ زبان شوق سے اللہ اللہ کہتا ہے میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ کتنی مدت سے یہ شخص اسطرح پڑا ہے۔ لوگوں نے کہا چالیس برس سے اسکا یہی حال ہے میں نے سر اسکا اپنے زانو پر رکھ کر چاہا کہ کچھ کہوں ہنوز میں بات نہ کرنے پایا تھا کہ اس نے آنکھ کھولکر سر اپنا زمین پہ رکھ دیا اور کہنے لگا تو کون ہے

کہ مجھ میں اور میرے دوست میں تفرقہ انداز ہوا اور مجھ کو اسکی یاد سے غافل کیا۔ اے عزیز دوست خدا کے ایسے ہوتے ہیں کہ ایک دم بے یاد اسکی نہیں بیٹھتے۔ حکایت۔ ایک مشاطہ فرعون کی بیٹی کے سر میں کنگھی کر رہی تھی اتفاقاً وہ کنگھی اسکے ہاتھ سے گر پڑی اُس نے بسم اللہ کہکر اٹھا لی لڑکی نے کہا کہ یہ نام تو میرے باپ کا ہے مشاطہ نے کہا یہ نام اُس خدا کا ہے جو پروردگار تیرا اور تیرے باپ کا ہے بندگی کیا قدر ہے کہ یہ نام اسکا رکھا جائے لڑکی نے یہ حال اپنے باپ سے کہا فرعون نے مشاطہ کو بلا کر کہا کہ تو اس عقیدے سے باز آ اور میری خدائی پر اقرار کر مشاطہ نے کہا استغفر اللہ یہ کیا بات ہے میں نے اب تک اس کلام حق کو چھپایا تھا اب جو ظاہر ہو گیا تو اس سے انکار کرنا اور دین کو دنیا کے عوض بیچنا ہے یہ مجھ سے ہرگز نہ ہوگا کہ اپنے دین حق کو چھوڑ دوں فرعون نے کہا اے مشاطہ تیرے عوض خدمت مجھ پر بہت ہیں میں نہیں چاہتا کہ تو ہلاک ہو تو اپنے تئیں خراب نہ کر مشاطہ حق آگاہ نیک اعتقاد نے کہا کہ مجھ کو جان کا جانا منظور ہے اس عقیدے سے منحرف ہونا گوارا نہیں اس مردود نے حکم کیا اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر طوق زنجیر پہنا کے قید کرو جب اس عورت سے قید خانے میں پڑی تب اسکے دل میں جوش پیدا ہوا یعنی کہ الٰہی تجھ بن دست کھولوں اور دشمن کی قیدیں پڑوں ہاتف نے آواز دی کہ اے مشاطہ جس نے میری دوستی کا دعویٰ کیا میں نے اسکو رنج و محنت دنیا میں مبتلا کیا اور جس طرح نوح کو بلائے طوفان میں اور ایوب کو آلام جسمانی میں اور زکریا کو مصیبت آرہ میں اور ابراہیم کو تکلیف آتش نمرود میں گرفتار کیا اے مشاطہ جس کو مخلوق دوست رکھتی ہے راحت اور آرام پہنچاتی ہے اور جس کو میں دوست رکھتا ہوں محنت و بلا میں گرفتار کرتا ہوں لوگ اپنے دوستوں کو کھانا اور کپڑا اور مکان اور عیش و عشرت دیتے ہیں اور میں اپنے دوستوں کو بھوکا اور ننگا اور اہل و عیال سے جدا رکھتا ہوں اس نے زبان شوق سے عرض کیا ع جان جائے تو بلا سے پہ ترا دھیان نہ جائے دوسرے دن فرعون نے اس بیچاری کو بلا کر کہا کہ دیکھ اب بھی اس کلام سے باز آ اور اپنی ضعیفی پر رحم کر نہیں تو ہاتھ کاٹ کر تیری آنکھیں نکلواؤں گا وہ نیکبخت سر اٹھا کے بولی کہ اے ملعون یہ ہاتھ پاؤں تیری خدمت بجا لانے میں اسی قابل ہیں کہ کاٹے جائیں اور آنکھوں نے کہ تیری

صورت ہمیشہ دیکھی ہے لائق نکالنے کے ہیں تب اس ملعون نے غضبناک ہو کر حکم دیا کہ ایک دیگ میں تیل
بھر کر آگ پر رکھو جب وہ دیگ خوب جوش میں آئی تب اس ملعون نے ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں اسکی
بلوائیں اور ایک کا بال پکڑ کے اس دیگ میں ڈلوایا دوسری بیٹی رو کر اپنی ماں سے لپٹ گئی اور کہا
کہ اے ماں مجھکو بچا لے اس نے کہا اے بیٹی صبر کر اللہ تعالی دیکھتا ہے الغرض اسی طرح
اس ملعون نے ایک ایک کو دیگ میں ڈلوانا شروع کیا ایک لڑکی اسکی دو برس کی گود میں تھی جب اسکو
بھی چھین کر چاہا کہ دیگ میں ڈالدیں تب اسکی محبت فرزندی جوش میں آئی اور رونے لگی یہانتک کہ
فرشتے بھی اسکے ساتھ روتے تھے اور دعا کرتے تھے الہی اپنی اس بندی پر رحم کر اور ہمکو حکم دے کہ اس
وقت اسکی مدد کریں حکم ہوا کہ اے فرشتو چپ رہو تم ہمارے اسرار سے کیا واقف ہو انی اعلم ما لا تعلمون
یعنی تحقیق میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے فرشتے خاموش ہوئے جب اس لڑکی کو بھی دیگ میں ڈالا تب
وہ لڑکی اس دیگ میں زبان فصیح سے کہنے لگی کہ اے اماں میرے بھائی بہنوں نے اپنے دوست کی ملاقات حاصل کی
تو بھی جلد آ لکھتے ہیں کہ جب اس لڑکی کو دیگ میں ڈالا تو بوئے مشک اسمیں سے نکلی کہ تمام مکان معطر ہو گیا جب
نوبت اس ماشطہ کی آئی وہ ملعون کہنے لگا کہ اے ماشطہ اب بھی تو میرا کہنا مان اور اپنے عقیدہ سے
باز آ دیکھ اسی سبب سے تیری اولاد کا یہ حال ہوا اگر تو میری خدائی کا اقرار کرے تو تیری بھی جان بچے اور
تجھکو خلعت اور جاگیر اسکے عوض میں عنایت کروں وہ بولی کہ اے ملعون یہ وقت میرے دوست کی
ملاقات کا ہے اور اسکا کلام اسوقت بے واسطہ سنتی ہوں تیری خلعت اور جاگیر کی میرے سامنے کیا حقیقت
اور اس نے جو نگاہ کی تو سب حجاب آسمانوں کے اسکے سامنے سے اٹھ گئے تھے کیا دیکھتی ہے کہ ساق عرش معلی
پر بسم اللہ الرحمن الرحیم بخط نور لکھا ہے اسکو دیکھتے ہی وہ بیخود ہو گئی اور از خود رفتہ ہوئی اور اشتیاق دیدار
الہی کا اسکے دل میں اور بھی زیادہ ہوا الغرض اس ملعون نے پہلے ہاتھ پاؤں اسکے کٹوائے پھر آنکھیں
نکلوائیں پھر اسکے بند بند جدا کر کے دیگ میں ڈلوا دیا جبتک کہ جان تھی اللہ اللہ کرتی تھی سبحان اللہ
کیا عقیدہ کامل اس عورت کا تھا کہ سینکڑوں مردوں پر شرف لے گئی اب غور کرنا چاہیے کہ دعوی محبت
کا کرتے ہیں اور خلاف مرضی خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے ہیں اور پھر امید بہتری کی رکھتے ہیں

اللہ تعالیٰ سمجھ عنایت کرے نقل ہے کتابوں میں لکھا گیا ہے کہ قیامت کے دن حق تعالیٰ فرشتوں سے
فرمائے گا کہ کہو اُن لوگوں سے کہ جان و مال ہماری راہ میں نثار کیا ہے کہ اگر باغ دلکش چاہتے ہو تو یہ
جنت مع حور و غلمان کے موجود ہے اور تخت مرصع حاضر اور لباس مکلف اور عطریات اور سامان
راحت اور آسایش کے مہیا ہیں اور سب طرح کی نعمتیں ہر شخص کو موافق اسکی استعداد اور لیاقت کے دی
جائینگی اور دیدار الٰہی بھی نصیب ہوگا نقل ہے جب نمرود مردود نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام
کو منجنیق میں بٹھا کر آگ میں ڈالا فرشتوں نے آہ و نالہ کرکے جناب باری میں عرض کی کہ الٰہی دوست کو
دشمن کے ہاتھ سے آگ میں بھجواتا ہے ہمکو حکم کر کہ اسوقت تیرے دوست کی مدد کریں خطاب ہوا کہ میرا
دوست تمہاری مدد نہیں چاہتا تم ہمیشہ سے دربان کے ہو اور وہ میرا غلام خاص ہے دربان کو سوا اسکے کہ
نگہبانی دروازے کی کرے اور کیا تعلق ہے جب اسرار کہ غلاموں سے کہے جاتے ہیں دربانوں کو کیا خبر فرشتے
تب چپکے ہو رہے سب فرشتوں نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ ہمنے واسطے مدد حضرت ابراہیم کے جناب الٰہی
سے اجازت چاہی ہمکو حکم ہوا تم فرشتے مقرب اور خاص ہو تم اجازت مانگو حضرت جبرئیل نے دعا کی حکم ہوا کہ
جاؤ اور میری قدرت کا تماشا دیکھو حضرت جبرئیل آئے اور ابراہیم کو آگ میں دیکھکر رونے لگے حضرت
ابراہیم انکو دیکھکر ہنس دیئے جبرائیل علیہ السلام نے کہا السلام علیک یا خلیل اللہ انکو شغل ذکر الٰہی سے فرصت
جواب کی نہ تھی انگشت شہادت سے آگ کی طرف اشارہ کیا ہر شعلہ آگ کا زبان فصیح سے جواب سلام کا کہنے
لگا حضرت جبرائیل نے کہا اے خلیل اللہ میرے چھ سو پر ہیں اور ہر ایک پر مشرق سے مغرب تک پہنچا ہے
اگر کہیئے تو آپکو آگ سے نکال لوں فرمایا کہ تم میرے دوست کے درمیان میں دخل نہ دو جبرئیل نے کہا کہ اگر مجھسے
مدد لینا منظور نہیں ہے تو جناب کبریا سے مدد مانگو فرمایا کہ وہ خود حاضر و ناظر ہے کہنے کی کیا حاجت جب جبرئیل
نے بہت اصرار کیا تب آپنے فرمایا مدد کس سے مانگوں جان ایک چیز مستعار ہے شئے مستعار سے دل لگانا بیجا
ہے اور نفس دشمن ہے دشمن کیواسطے مدد مانگنا کب بھلا ہے پھر فرشتوں کو حکم ہوا کہ آسمان دنیا پر جاکر تماشہ دیکھو کہ
میں اپنے دوست کی کیسی مدد کرتا ہوں اور کسطرح سے بچاتا ہوں اور کیا لباس سلامتی پہناتا ہوں پس
آگ کو حکم ہوا کہ خبردار حرارت تیری میرے دوست کے بدن پر نہ پہنچے در تعجب گلزار ہو جا کہ آیہ کریمہ

يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ مصداق اسکی ہے یعنی کہا ہمنے اے آگ ہو جا تو ٹھنڈی اور
سلامتی اوپر ابراہیم کے بعد اسکے ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اے خلیل آگ کیطرف نگاہ کر کہ یہ آگ کیسی بہار دکھا
رہی ہے نقل ہے کہ قیامت کے دن سب مخلوقات صف بصف جا حاضر ہونگے جو لوگ کہ خدائے بزرگ و برتر کو واحد بے مانند
جانتے تھے اور احکام خدا اور نبی پر عمل کرتے تھے وہ لوگ سایہ عنایت الٰہی میں آرام تمام سے بیٹھے ہونگے ہر ایک کو
خلعے بہشت کے تقسیم کیے جائینگے بقدر انکی لیاقت و مرتبے کے ایک درویش مفلس گوشہ میں پڑا ہوگا جب اُس
کو خلعت دینگے وہ نہ لیگا فرشتے عرض کرینگے کہ خداوندا یہ فقیر ننگا ہے اور خلعت نہیں پہنتا حکم ہوگا کہ اُس سے پوچھو کیوں
نہیں قبول کرتا وہ عرض کریگا کہ الٰہی میں دنیا میں ایک خرقہ پرانا رکھتا تھا ٹکڑے پھٹے ہوئے اور سیکڑوں کلیں وہ تھا
کہ جسکی دولت تمام عالم میں تھی اور سوا تیرے مجھکو کسی سے چاہ اُسکا نہیں چاہا اور تمام عمر عاجزی اور
نیازمندی میں بسر کی آج کے دن سب لوگوں کے دوست دیا ہیں میرا نہ کوئی دوست ہے نہ یار مددگار
حکم ہوگا اے میرے دوست اُن لوگوں کے اعمال صالح یار و رفیق ہیں اور میں تیرا مونس رفیق ہوں اُس وقت
خلعت پہنے گا اور خوش ہو کر سایہ رحمت الٰہی میں ہر طرف پھریگا نقل ہے کہ نمرود مردود کی ایک بیٹی تھی
نہایت بدصورت باوجود اس جاہ و حشم کے کوئی شخص اسکو اپنے نکاح میں قبول نہ کرتا تھا جس وقت ابراہیم خلیل اللہ
کو آگ میں ڈالا وہ لڑکی کوٹھے پر چڑھی ہوئی یہ تماشا دیکھتی تھی جبرئیل علیہ السلام کو خدا کا حکم ہوا کہ دو لڑے
بہشتوں اور آسمانوں کے پھل دار طبق نور کے لیجا اسکو نمرود کی بیٹی ہمارے دوست کے دیکھنے کو آتی ہے
اس سے صلح کی جا کر اُسکے منہ پر اپنا ایک پر پھیر دو کہ صورت اُس کی بدل جائے وہ نہایت خوبصورت ہو جائے
جبرئیل علیہ السلام نے جا کر اسکے منہ پر اپنا ایک پر پھیر دیا کہ وہ حسن و جمال میں بے مثال ہو گئی کیا دیکھتی ہے کہ
آگ گلزار ہے اور ایک تخت مرصع پر حضرت ابراہیم بیٹھے ہیں اور مرغان خوش آواز ہر طرف چہچہے کر رہے
ہیں یہ دیکھکر کہنے لگی کہ لائق عبادت اور پرستش کے وہ خدا ہے کہ جس نے اپنے دوست پر آگ کو گلزار
کر دیا اور یہ باپ میرا سخت گمراہ ہو گیا ہے کہ دعوے خدائی کا کرتا ہے اور تمام خلق کو گمراہ کر رکھا ہے
فہو سزاوار آتش جہنم کا ہے بعد اسکے بے تحاشا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللّٰهِ کہکر کھڑی ہو گئی
نمرود مردود نے جو اس کو با این حسن و جمال دیکھا حیران ہو کر پوچھنے لگا کہ تو کون ہے وہ بولی کہ خاک

تیرے سر پر کہ دعوے خدائی کرتا ہی اور اپنی بیٹی کو نہیں پہچانتا خدا عزوجل بیٹا بیٹی نہیں رکھتا اور وہ
لوازم بشریت سے پاک ہے نمرود نے کہا کہ میری لڑکی نہایت بدشکل تھی تو میری لڑکی نہیں ہے
اس نے کہا کہ تو بھی میرا باپ نہیں کہ کافر ہے تب وہ بولا کہ اب تو ان باتوں سے باز نہیں تو تجھے سخت عذاب
میں مبتلا کرونگا وہ بولی کہ تو ایک مچھر کے ستانے پر قادر نہیں تو کسی کو بے حکم خدا کے کبھی کچھ اذیت نہیں
پہنچا سکتا اس ملعون نے غضبناک ہوکر حکم دیا کہ اس کو بھی آگ میں ڈال دو جب اس کو آگ کے نزدیک لیگئے
وہ کہنے لگی کہ تم میرے پاس سے دور ہو جاؤ میں خود آگ میں چلی جاؤنگی جس شوق سے کہ حاجی لوگ طرف
کعبہ کو جاتے ہیں وہ بھی لبیک کہتی ہوئی آگ میں چلی گئی اور جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام آگے
آگے اس کے جاتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئی آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے فرشتوں نے کہا
نمرود کی بیٹی ہے اپنے باپ سے منکر ہوئی اور اللہ کی توحید کی قائل ہوکر ایمان لائی سبحان اللہ جو بندے
دوستوں سے دوستی رکھتے ہیں دنیا اور عقبیٰ میں انکو عزت اور رحمت ملتی ہے اور عذاب آخرت سے نجات
پاتے ہیں اور اس کی زبان سے جو نام مچھر کا نکلا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مچھر کے ہاتھ سے نمرود کو ہلاک کیا اور
جہنم میں بھیجا **نقل ہے** کہ قوم ابوجہل ملعون نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حضرت عیسےٰ
علیہ السلام کی دعا سے مُردے زندہ ہوتے تھے اگر تمہاری دعا سے بھی کوئی مُردہ زندہ ہو جاوے
تو ہم تم پر ایمان لاویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو گورستان میں لیگئے ایک قبر نظر پڑی کہ
بسبب طول مدت کے کچھ نشان اسکا باقی نہ رہا تھا کہا کہ دعا کرو کہ مُردہ اس قبر کا زندہ ہو جاوے آپ
نے دعا کی حکم خدا سے وہ مُردہ زندہ ہوگیا۔ اس سے پوچھا کہ تو کتنی مدت سے مرا ہے اور تجھ پر کیا حال
گذرا اس نے کہا کہ عیسےٰ علیہ السلام کے وقت میں مرا تھا اور پیغمبر وقت پر ایمان نہ لایا تھا اس
باعث سے بے ایمان دنیا سے گیا اور اب تک عذاب سخت میں گرفتار ہوں یا رسول اللہ مجھے کلمہ
پڑھا دیجئے کہ مسلمان ہوں آپ نے اسکو کلمہ پڑھایا جب وہ مسلمان ہوا تب عرض کی کہ اب دعا
کیجئے کہ پھر اپنے مقام پر جاؤں ایسا نہ ہو کہ بعد ایمان لانیکے کوئی گناہ مجھ سے سرزد ہو اور پھر
عذاب میں مبتلا ہوں۔ آپ کی دعا سے پھر اللہ نے اسکو مردہ کیا تب وہ کفار کہنے لگے محمد صلی اللہ

علیہ وسلم بڑے جادوگر ہیں پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب کبریا میں عرض کی کہ خداوندا یہ شخص کافر
مرا اور اتنی مدت عذاب میں رہا اور میری دعا سے تو نے اسکو زندہ کیا اور نعمت ایمان کی عنایت کی اور یہ قوم
ہدایت نہیں پاتی اسکا کیا سبب ہے حکم ہوا کہ یہ شخص عالموں کو دوست رکھتا تھا اور جہاں علماء کو دیکھتا تھا
تعظیم و تکریم سے پیش آتا تھا اسواسطے اس کو ہم نے ایمان عطا کیا اور عذاب سے نجات دی اور اس قوم کو
بسبب بغض اور عداوت کے کہ تجھ سے رکھتی ہے میں نہیں چاہتا کہ مستحق عفو و رحمت کی ہو۔ نقل ہے
کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے وقت میں ایک شخص حاجی خرخانہ کی کیا کرتا تھا ایکدن گھوڑا اسکا کسی کے
واسطے لئے جاتا تھا۔ ناگاہ نگاہ اسکی ایک لڑکی پر کہ اپنے کوٹھے پر بیٹھی تھی پڑ گئی بے اختیار فریفتہ ہوگیا اور
گھوڑا اسکر زمین پر پھینک دیا اور زار زار رتا تھا اور سر پیٹ پیٹ کے خاک اسکے رونے کی اپنے منہ سے
ملتا تھا جب لڑکی نے دیکھا کہ دل اس شخص کا ہاتھ سے گیا اور گریبان شکیبائی چاک ہوا بخوف اپنی رسوائی
کے دایہ سے کہا کہ اس شخص کو فریب دیکر یہاں سے ٹالدے اور اسکی تسلی کیلئے وعدہ جھوٹا سچا کر دے دایہ نے
اس شخص سے آکر کہا کہ اے یار یہ لڑکی حاکم شہر کی بیٹی ہے اگر تو اسکی ملاقات چاہتا ہے۔ تو ایک پہاڑ کے
غار میں بیٹھکر اپنے تئیں فقیر اور زاہد اور عابد مشہور کر کہ شہر کے لوگ تیری طرف رجوع کریں اور
شہرت تیری حاکم تک پہنچے اسوقت ہم اور وہاں ہیں اسکی حاکم سے التماس کرینگے کہ یہ لڑکی خدا پرست اور
فقیر دوست ہے مناسب ہے کہ نکاح اس لڑکی کا اس زاہد کیساتھ کیا جائے وہ شخص یہ بات سنکر بہت خوش
ہوا اور کپڑے رنگوا لئے اور نزدیک اس شہر کے ایک پہاڑ تھا وہاں جا بیٹھا کئی دن کے بعد شہر میں مشہور
ہوا کہ فلانے پہاڑ پر ایک فقیر بیٹھا ہے اور مخلوق سے کنارہ کر کے گوشہ تنہائی اختیار کیا ہے اکثر شہر
کے لوگوں نے رجوع لی اس عرصہ میں خداوند حقیقی نے فرشتوں کو ندا کی کہ دیکھو اس میرے بندے
نے ایک عورت کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو کر عشق مجازی میں مبتلا ہو کر میرے دوستوں کی صورت
بنائی ہے اب میں اس کا عشق مجازی عشق حقیقی سے مبدل کرتا ہوں پس رحمت الٰہی اسکے حال پر متوجہ
ہوئی کہ لڑکی کو کیا اپنے جان و تن کی پرواہ نہ رہی اور مست مجذوب ہوکر واصل تجلی سے ڈرکر
عزیز و عاشق معشوق میں ایک معاملہ ہے کہ سوا گوشہ چشم کے بیان اسکا مع حضرت یوسف و زلیخا علیہم السلام

جاناں میں ایک کیفیت ہے کہ بے شائبۂ ورایا کے اظہار اسکا ممکن نہیں ہے لیکن شیریں کی فرہاد کے زخم دل
کو تازہ کرتی اور زلف ایاز کی عقل محمود کو زنجیر میں ڈالتی ہے **نقل ہے** کہ ادنیٰ عاشق اللہ کا جب قیامت
کیدن سر اپنا خاک سے اٹھائیگا اور بہشت کیطرف نگاہ کریگا دیکھیگا کہ بعض لوگ حلاوت شراباً طہورا
سے مست ہیں اور بعضے لذت نغمۂ داؤدی سے مشغول سرود و سماع کے ہیں تب حال یہ دیکھ کر رو دیگا اور دامنے
پھیریگا رضوان ریحان بہشتی پیش کریگا وہ جواب دیگا کہ اے رضوان میں ان عاشقوں میں نہیں ہوں کہ ریحان
اور رحمٰن میں فرق نہ کروں جو رحمٰن کا مشتاق ہے وہ ریحان کو کیا کرے اگر یہی ہے تو دوزخ کی راہ مجھے بتاؤ
کہ درکات جہنم میں جا کر پیکر حکم پر دروں کو اپنی عوض بھیجدوں حیرت ہے کہ جس نے وصل رحمٰن کی بو پائی ہو وہ
ریحان سے کب معطر ہوتا ہے وجس آنکھ نے بے حجاب دیدار دیکھا ہے گل اور غنچہ اسکی آنکھوں میں بمنزلہ خار کے ہے
نقل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک قوم پر گذرے کہ وہ نہایت ضعیف و نحیف اور زار تھے پوچھا کہ تم کس
محن سے ایسے ناتواں ہوئے وہ بولے کہ دوزخ کے ڈر سے یہ حال ہے فرمایا خدا قادر ہے اور رحیم ہے تمکو جنت عنایت
کرے بافاصلہ ایک قوم پر گذر ہوا انکو ان سے بھی زیادہ ضعیف ناتواں پایا پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے
عرض کیا کہ دیدار الٰہی کے شوق میں یہ سوز و گداز ہے عیسیٰ علیہ السلام انکے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا کہ تم
لوگ مقرب بارگاہ صمدیت اور عاشق خدا ہو تمہاری صحبت عجب برکت ہے **نقل ہے** کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل
میں ایک زاہد تھا کہ اسنے ستر برس عبادت کی تھی ایکدن باغ میں ایک درخت کے نیچے آواز طوطی کی اسکو خوش آئی
کمال رغبت سے سنا کیا اس وقت زمانے کے پیغمبر کو وحی ہوئی کہ اس زاہد سے کہدو کہ بعد ستر برس کے تو نے غافلاً انس کیا مجھ سے
غفلت کی وہ تمام عبادت تیری برباد ہو گئی اب اگر اور ستر برس عبادت کریگا تب عبادت قبول ہوگی اور قرب حاصل
ہوگا **نقل ہے** کہ شیخ شبلیؒ بغداد میں ایک مرتبہ بیمار خانے میں گئے ایک طبیب کو دیکھا کہ بہت سی دوائیں اسکے آگے رکھی
ہیں اور بیماروں کا علاج کرتا ہے آپ نے کہا کہ اے طبیب گناہ کی کوئی دوا بھی تیرے پاس ہے اس نے
کہا نہیں اتنے میں ایک دیوانہ اس مجمع سے بول اٹھا کہ اے شبلیؒ اگر گناہ کی دوا پوچھتا ہے تو مجھ سے سن جڑ
بنے کی پھر اسکی مقام پشیمانی کے درخت چھال شکیبائی کی لے اور توبہ کے ہاون میں کوٹ اور صدق کا پانی
عذاب میں مبتلا ہوں۔ آپ جوش دے اور پرہیزگاری کی ہوا سے ٹھنڈا کرکے بارد نیاز پی جا

اور کہہ کہ الٰہی گناہ میرے بخش یقین ہے کہ توبہ کے سبب سے مولو فاسد گناہ کا خارج ہو جائے۔ شبلیؒ نے کہا کہ اے دیوانے تو نے یہ بات نہایت عاقلانہ کہی الٰہی صدقہ رسول کریم کا محبت اپنی اور اپنے دوستوں کی اس عاصی پر معاصی کو بھی عنایت فرما۔

مقصد دوسرا گریہ و بکا اور ریاضت کے بیان میں

حدیث شریف میں ہے کہ ایکدن رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم روتے تھے اتنے میں وحی ہوئی کہ کیوں روتے ہو تمہارے گناہ ماضی اور حال استقبال کے سب بخش دیئے اور تمکو بیخوف کر دیا آنحضرت نے عرض کی کہ خداوندا تیرے جلال سے بیخوف ہونا نہ چاہیئے۔ شاید کہ یہ وحی کرنا واسطے امتحان کے ہو اور اس سبب سے کسی بلا میں مبتلا ہو جاؤں سبحان اللہ قربان اس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اس کلام فصاحت التیام سے کیا معرفت اور خوف الٰہی ثابت ہوتا ہے **نقل ہے** محمد بن المنکدر سے کہ حق تعالیٰ نے جب دوزخ کو پیدا کیا فرشتے رونے لگے اور ہمیشہ رویا کرتے تھے جب آدم علیہ السلام پیدا ہوئے فرشتوں کا رونا موقوف ہو گیا اور جانا کہ دوزخ اولاد آدم کیلئے بنائی گئی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ جبرئیل میرے پاس آئے ہوں اور میرا بدن خدا کے خوف سے کانپ نہ اٹھا ہو انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ میں نے کبھی میکائیل کو نہیں ہنستے دیکھا اسکا کیا سبب ہے جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ جب سے دوزخ پیدا ہوئی ہے میں بھی کبھی نہیں ہنسا **نقل ہے** یحییٰ ابن اکثم نے کہا کہ جب داؤد علیہ السلام چاہتے کہ اپنی ذلت پر نوحہ کریں سات دن تک کھانا کھاتے نہ پانی پیتے اور نہ گھر کے لوگوں سے اختلاط کرتے اور آٹھویں دن جنگل میں جاتے اور سلیمان علیہ السلام کو اپنے ساتھ لیجاتے وہاں جا کر انسے فرماتے کہ اے سلیمان جنگل کے رہنے والوں کو آواز دو کہ اے خدا کے بندو جسکو داؤد کی گریہ و زاری سننا ہو وہ آکر موجود ہو چنانچہ ہزاروں آدمی اور وحوش و طیور سب جمع ہوتے تب حضرت داؤد علیہ السلام پہلے حق تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے اور بعد اسکے بیان کیفیت بہشت و دوزخ فرماتے اور پھر اپنی ذلت پر روتے ہزارہا مخلوق غضب الٰہی سے ڈر کر روتے روتے بیہوش ہو جاتی اور بعض کا دم بھی نکل جاتا چنانچہ ایک مرتبہ تلکہ آدمی جمع تھے حضرت داؤد علیہ السلام

نے اس سوز و گداز سے گریہ زاری کی کہ تیس ہزار آدمی کا روتے روتے جگر پھٹ گیا اور مر گئے اور سیکڑوں آدمی
کئی دن کے بعد ہوش میں آئے **نقل ہے** کہ داؤد علیہ السلام کی دو پرستاریں تھیں کہ انکا یہی کام تھا کہ آپ کو
سونے کے وقت سنبھالتیں اور تڑپنے کے وقت بدن کو تھامتیں کہ اذیت نہ پہنچے **نقل ہے** کہ حضرت یحییٰ پیغمبر
علیہ السلام ایام طفولیت اکثر بیت المقدس میں جا کر عبادت کرتے تھے اور جب اور لڑکے انکے ہم عمر کھیلنے کو
بلاتے تو فرماتے کہ مجھ کو خدا نے کھیلنے کیلئے نہیں پیدا کیا جب آپکی عمر پندرہ برس پہنچی تب خلق سے کنارہ کیا اور
گوشہ نشینی اختیار کی اور فرمایا کرتے کہ اللہ کے دوست کو اللہ ہی کا شغل و ذکر بہتر ہے خلق سے ملنا اور تعلقات
دنیا میں مبتلا ہونا مقصد دوست سے اور دوست سے مہجور کر دیتا ہے بعد اکثر جنگل کو چلے جاتے تھے چنانچہ ایکدن باپ
انکے پیچھے پیچھے چلے گئے کیا دیکھتے ہیں کہ نہر میں کھڑے ہیں اور پیاس کی شدت سے برا حال ہے اور
رو رو کر کہتے ہیں کہ مرنے کی خبر نہیں اپنی کیونکر ہوں شاید پانی پینے میں دم نکل جائے اور یاد الٰہی سے
غافل مروں کہتے ہیں کہ یحییٰ علیہ السلام اتنا روئے تھے کہ رخساروں پر گوشت نہ رہا تھا اور لوگوں کو ہڈیاں
صاف معلوم ہوتی تھیں والدہ آپکی ٹکڑے سفید نمدے کے تر کر کے جما دیتی تھیں کہ بدزیب نہ معلوم ہوں۔
نقل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب شہر شداد ہوتے پہلے خرابات کو جاتے کسی نے سبب پوچھا فرمایا میں طبیب
دل ہوں خرابات بیمار کا مقام ہے کہ طبیب دل بیماروں کی خبر لے اسی طرح سے یحییٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ تم
اکثر مسجد میں کیوں جاتے ہو فرمایا کہ میں مشتاق دوست کا ہوں مسجدوں اور عبادت خانوں
میں اسواسطے پھرتا ہوں کہ شاید کبھی اُس مشتاق سے ملوں اور آزادی دوست میں کلام کرنے کے اسمیں دین
کہ صحبت ہمدرد کی محبت کو بڑھاتی ہے **نقل ہے** کہ ایکدن حضرت یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام میں
گفتگو ہوئی حضرت عیسیٰ کہتے تھے ہنسنا رونے سے بہتر ہے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کہتے تھے کہ روتی آنکھ بہتر ہے
آخر دونوں صاحب جب نہ نپٹا سکے حکم الٰہی پر رکھا جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہنستے
منہ کو زیادہ دوست رکھتا ہوں کہ میرے فضل و کرم کا امیدوار ہے اور رونیوالی آنکھ اپنے فعلوں پر نگاہ کرتی
ہے پس چاہیئے کہ خلق خدا کیساتھ ہنسی خوشی سے پیش آئے اور درگاہ الٰہی میں تضرع و زاری کرے
ایکدن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم بہت رویا کرتے ہو ایسا مت رو

تَرْحَمَةِ اللّٰهِ آیا تم رحمت الٰہی سے ناامید ہوگئے حضرت یحییٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ تم ہمیشہ خوش اور شگفتہ
ہنستے ہوا وَأَمِنْتَ مِنْ مَكْرِ اللّٰهِ آیا تم خوف خدا سے امین ہوگئے سبحان اللہ کیا خوب سوال جواب ہیں
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ **نقل ہے** عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ الٰہی اگر تو مجھ کو ایکبار اپنا بنا
کیے تو شور میری ہنسی اور قہقہے کا عرش بریں سے گذر جائے **نقل ہے** جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم
اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کی مفارقت میں اس طرح رویا کرتے
تھے کہ آپکے گھر کی دیوار آپکے ساتھ روتی تھی لوگوں نے شہر کے باہر گھر بنوایا تھا جب رات ہوتی لوگ سو
جاتے تو آپ اپنے گھر کا دروازہ بند کرکے ننگے سر گھر کے گرد پھرتے اور نالہ وزاری کرتے اور زبان شوق
سے یہ فرماتے کہ اے یوسفؑ میں نہیں جانتا کہ تجھ کو کس جنگل میں مارا اور کس تلوار نے تیرے بدن نازک
کو زخمی کیا اور تجھ کو کس کنوئیں میں ڈالدیا اور کس دریا میں ڈبویا اور صبح تک ایسی ہی نالہ وزاری کا کام
تھا اور جب کبھی جنگل میں جا کر نوحہ وزاری کرتے تمام جانور صحرا آپکے گرد آکر صف باندھکر نالہ وزاری
میں موافقت کرتے تھے اسی برس تک وہ آہیں کھینچیں کہ فرشتوں کو طاقت سننے کی نہ رہی جناب باری میں
فریاد کی کہ الٰہی یا تو یوسف علیہ السلام کو یعقوبؑ سے ملادے یا انکو چپ کرادے یا ہمکو بھی حکم دے کہ ان کے
پاس جا کر گریہ وزاری میں شریک ہوں حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ یعقوبؑ سے کہو کہ میرے فرشتوں کو
کبتک اپنے نالہ وزاری سے ایذا پہنچائیگا اور مقربان حضرت صمدیت کو کہاں تک رنج دیگا اگر ایک آہ تیرے جگر
سوختہ سے نکلتی ہے قریب ہے کہ آسمان جلجائے خبردار پھر آہ نہ کیجیو اور نام یوسف کا زبان پر نہ لائیو سنتے ہی حضرت
یعقوبؑ نے گریہ وزاری موقوف کی بنا نالہ تو پرکھکر چپکے چپکے اشک خونین سے رویا کرتے ایکدن روتے روتے
حضرت جبرئیل کو حکم الٰہی ہوا کہ یوسفؑ کی صورت بنکر یعقوبؑ کو دکھا جبرئیل بصورت یوسف یعقوبؑ کو نظر آئے
انہوں نے جانا کہ یوسف ہے بنہایت شوق سے چاہا کہ ہم آغوش ہوں اتنے میں آنکھ آپکی کھل گئی جب
نہ دیکھا چاہا کہ ہائے یوسف کہیں کہ حکم الٰہی یاد آگیا پس خاموش ہو رہے اور دل پکڑ کے رہ گئے جبرئیل اسی
وقت وحی لائے کہ خدا فرماتا ہے کہ قسم ہے مجھ کو اپنے عزت وجلال کی کہ اگر یوسف مرگیا ہوتا تو میں اسکو پھر زندہ کر
تجھ سے ملاتا اب خاطر جمع رکھ کہ یوسف کی ملاقات سے جلد خوش ہوگا بعد اسکے کبھی فراق یوسف سے نہ روئے

کبھی میری ملاقات سے خوش ہوتے **نقل ہے** حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب کسی جانور کو دیکھتے تو یوں کہتے
کہ کاش میں بھی جانور ہوتا اور ابوذر غفاری رویا کرتے اور کہتے کہ کاش میرا نام ونشان نہ ہوتا اور
امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی آیت قرآن مجید کی سنتے تو بیہوش ہو جاتے یہانتک کہ آدمی بطور
بیمار پرسی کو آتے اور آنسو بہتے اس سے خط رخسار مبارک پر پڑ گئے تھے اکثر کہا کرتے کہ کاش میں پیدا نہ ہوتا تو خوب
تھا **نقل ہے** منصور ایکدن یہ آیت پڑھتے تھے يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا
یعنی قیامت کیدن پرہیزگاروں کو دیدار خدا کا روزی ہوگا اور گنہگار لوگ دوزخ میں ڈالینگے اور داخ
لے جو یہ سنا تو بہت روئے اور کہا کہ میں گنہگار ہوں پرہیزگار نہیں ہوں بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور جان
بحق تسلیم کی **نقل ہے** امام زین العابدین علیہ الرحمۃ جب وضو کرتے رنگ چہرہ مبارک کا متغیر ہو جاتا لوگوں
نے سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ بادشاہ عالم کے روبرو جاتا ہوں اس سبب سے ہیبت اس کے ہوش بجا نہیں رہتے **نقل ہے**
حاتم اصم سے کہ اس بات پر مغرور نہ ہو کہ میں نیک جگہ رہتا ہوں سوائے بہشت سے بہتر کوئی جگہ نہیں اور
دیکھو حضرت آدم علیہ السلام پر کیا گذرا اور بہت علم پر بھی مغرور نہ ہو کہ بلعم باعور ایسا عالم تھا کہ دس ہزار دوات
چاندی سونے کی اسکی مجلس میں رکھی جاتی تھیں اور تصنیف اسکی لکھی جاتی تھی اور دیکھو کہ حال اسکا کیا ہوا علم وہ چاہئے
کہ جسکا فائدہ بعد مرگ میسر ہو اور صحبت نیک پر بھی مغرور نہ ہونا چاہئے اسواسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی صحبت میں بہت سے کفار بھی آکر بیٹھے تھے اور آپکا کلام سنتے تھے اور پھر نعمت ایمان سے محروم رہے تھے
نقل ہے سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب میں آئینہ دیکھتا ہوں ڈرتا ہوں کہ سبب گناہوں
کے منہ میرا سیاہ ہو گیا ہوگا **نقل ہے** عطا سلمی کو ایسا خوف الٰہی تھا کہ چالیس برس ہنسے نہیں اور سر اٹھا کر آسمان کو
نہ دیکھا ایکبار آسمان پر نگاہ پڑ گئی نہایت حیرت سے بیہوش ہو گئے اور رات بھر میں کئی بار ہاتھ منہ پر پھیرا کہ صورت
مسخ تو نہیں ہو گئی اگر انکے شہر میں قحط پڑتا یا وبا آتی تو روتے اور کہتے کہ میری ہی شامت اعمال سے یہ بلا آئی ہے کاش
میں مر جاتا تو خلق خدا کو اس آفت سے نجات ہو جاتی **نقل ہے** احمد حنبل نے ایک مرتبہ دعا کی کہ الٰہی جتنا خوف مجھ سے
ہو عطا کر قبول ہوئی پھر ڈرے کہ ایسا نہ ہو کہ عقل زائل ہو جائے پھر دعا کی کہ بار خدایا موافق اپنی طاقت کے چاہتا ہوں
نقل ہے ایک لڑکا بہت زار زار روتے تھے کسی نے پوچھا کہ اتنا کیوں روتے ہو فرمایا کہ وہ گھڑی یاد آتی ہے کہ روز حشر کے دن

آئینگی تمام مخلوق کو کہ فرقہ نیکو نکا الگ ہو اور فرقہ بدونکا علیحدہ ایک تو جنت کو جائیگا اور دوسرا دوزخکو خدا جانے کہ ہمیں کونسے فرقے میں ہونگا **نقل ہے** کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا حال ہے فرمایا کہ کیا حال ہوتا ہے اس شخص کا کہ کشتی اسکی دریا میں پھٹ جائے اور وہ ایک تختے پر بیٹھا ہو یہی حال میرا ہے

نقل ہے عمر بن عبد العزیز کی ایک لونڈی تھی ایکدن سوتی تھی۔ جب جاگی تو کہنے لگی کہ اے آقا میں نے آج عجب خواب دیکھا ہے انہوں نے پوچھا کہ کیا عرض کی کہ میں نے دوزخ کو دیکھا اور اسکے اوپر پل صراط کہ بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تر تیز کیا دیکھتی ہوں کہ عبد الملک بن مروان کو اسپر لیگئے دو قدم بھی چلا کہ دوزخ میں گر پڑا بعد اسکے ولید بن عبد الملک کو لائے وہ بھی دوزخ میں گر پڑا پھر سلیمان بن عبد الملک کو لائے وہ بہ نسبت انکے چند قدم چلا۔ اور پھر دوزخ میں گر پڑا پھر تجھکو حاضر کیا وہ یہ سنتے ہی بیہوش ہوگیا اور ایک نعرہ مارکر زمین پر گر پڑا تب اس لونڈی نے کہا کہ قسم خدا کی کہ تم بسلامت پلصراط سے گذر گئے کہتے ہیں کہ امام حسن بصری کبھی ہنستے نہ تھے ایسے مغموم رہتے کہ جسطرح کسی قیدی کو گردن مارنے کا حکم ہوا ہو ایک شخص نے پوچھا کہ آپ باوجود اس تقوے اور طاعات کے اسقدر کیوں مخوف و مغموم رہا کرتے ہیں فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی گناہ مجھسے ایسا صادر ہو کہ جس کے سبب سے میری تمام عبادات باطل ہو جائیں اور انکے خوف و ہراس کا یہ مرتبہ تھا کہ ایک بار بصرے میں قحط پڑا قریب دو لاکھ آدمی کے جمع ہو کر نماز استسقا کیواسطے جنگل کو چلے انہوں نے بھی کہا کہ تم بھی دعا کرو۔ انہوں نے منبر پہ سے یہ سنکر بہت روئے اور کہنے لگے اگر چاہتے ہو کہ پانی برسے تو مجھ گنہگار کو اپنے درمیان سے دور کرو میرے سبب سے تم سب پر یہ بلا آئی ہے اے عزیزو ذرا انصاف کرو کہ ایسے لوگ متقی وعابد انبیاء تابعین ایسا سمجھتے تھے اور اللہ سے اتنا ڈرتے تھے تم ایسے بے پرواہ ہو کہ گویا تم سے کوئی گناہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہوتا ہے یا یہ سمجھے ہو کہ انکے گناہ تمہارے گناہوں سے زیادہ تھے یا انکو معرفت الٰہی تم سے کم تھی جبکہ وہ لوگ باوجود اس عبادت کے اللہ سے اتنا ڈرتے رہتے ہو ہم گنہگاروں کو چاہیے کہ ہر دم خوف خدا سے رویا کریں اور کمال ادب سے سر در گریبان رہا کریں اور جاننا چاہیے کہ حال آدمی کا ایک طور پر نہیں رہتا مرنیکا وقت بہت سخت ہے اس وقت کی فکر چاہیے کہ اللہ ایمان کیساتھ دنیا سے اٹھائے

نقل ہے بزرگوں نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص پچاس برس ہمارے روبرو توحید کا اقرار کرے اور ایکدم ہماری آنکھ سے غائب ہو جائے ہم اسکے اقرار توحید کی گواہی نہ دیں کہ دل آدمی کا ہمیشہ ایک حال پر نہیں رہتا۔

شاید اسکے دل کا حال اور کچھ ہو گیا ہو **نقل ہے** سفیان ثوریؒ ہر وقت رویا کرتے ایک شخص نے کہا بہت رویا کرو اللہ کا کرم و فضل تمہارے گناہوں سے لاکھوں درجے زیادہ ہے فرمایا کہ اگر مجھ کو بالیقین معلوم ہو جائے کہ میں توحید پر مرونگا تو ہرگز غم نہ کروں اگرچہ میرے گناہ پہاڑوں سے بھی زیادہ ہوں **نقل ہے** ابن الصمت ایک بزرگان دین سے ہیں انہوں نے ایکدن اپنی عمر کا حساب کیا تو ساٹھ برس ٹھہرے کہ جس کے اکیس ہزار چھ سو دن ہوئے کہنے لگے کہ ایک گناہ روز فرض کیجئے تو اکیس ہزار چھ سو گناہ ہوتے ہیں اور اسکا حساب نہیں کہ ایکدن میں کتنے گناہ صادر ہوئے ہونگے اور کہا کرتے تھے کہ خداوندا میں اپنے گناہوں کے عذاب کا کیونکر متحمل ہونگا اگر وہ یہی کہکر اتنا روئے کہ بیہوش ہو گئے اور جان بحق تسلیم کی غرض آدمی بڑا غافل ہے کہ کچھ محاسبہ نفسانی نہیں کرتا اگر اپنے گناہوں کے شمار کیلئے ایک ایک گناہ پر ایک ایک پتھر رکھتا جائے تو تھوڑے دنوں میں اسقدر پتھر جمع ہو جائیں کہ گھر بھر جائے **نقل ہے** کہ امیر المومنین عمرؓ جب رات ہوتی تو اپنے پاؤں پر درے مارتے اور کہتے کہ آج تو کہاں کہاں گیا اور کیا کیا کیا **نقل ہے** کہ بنی اسرائیل میں ایک زاہد تھا اسنے ایک روز حالت جوش میں ایک عورت کا ہاتھ پکڑ کے اپنی طرف کھینچا اس عورت نے کہا کہ خدا سے ڈر زاہد متنبہ ہوا اور تمام دن رویا کیا جب رات ہوئی تو اس ہاتھ کو آگ میں جلایا **نقل ہے** کہ ایک عابد اپنے حجرے میں عبادت کیا کرتا تھا ایکدن ایک عورت خوش صورت اسکے حجرے کے آگے سے نکلی اسنے اسکے دیکھنے کو ایک پاؤں حجرے سے باہر نکالا اور چاہا کہ اس کے نزدیک جائے اتنے میں ہاتف نے آواز دی کہ خدا سے شرم کر پس اسنے توبہ کی اور عہد کیا کہ جو پاؤں بارادہ گناہ حجرے سے باہر نکلا تھا اس پاؤں کو حجرے میں لانا چاہیے کہ ہمیشہ جاڑے گرمی سے تکلیف پایا کرے چنانچہ وہ عابد جبتک زندہ رہا اس نے وہ پاؤں حجرے کے اندر نہ کیا یہاں تک کہ جاڑے کی شدت سے وہ پاؤں گل کر گر پڑا اور وہ ایک پاؤں سے عبادت کیا کرتا تھا **نقل ہے** شیخ جنید بغدادیؒ سے روایت ہے کہ ابن الکریسی نے میرے سامنے نقل کی کہ مجھے ایک رات احتلام ہوا اور اس وقت سردی بہت تھی اور برف پڑتی تھی میں نے چاہا کہ نہاؤں نفس نے کاہلی کی اور کہا کہ اسوقت سردی بہت ہے دن چڑھے حمام میں نہا لیں میں سمجھا کہ یہ نفس مجھکو فریب دیتا ہے اور نماز صبح سے باز رکھتا ہے میں نے قسم کھائی کہ آج سیتا دو کا ٹھنڈا پانی اسپر ڈالونگا چنانچہ اٹھا اور ٹھنڈا پانی برف کا جما ہوا لوٹے بھر بھر کے اپنے بدن پر ڈالتا تھا اور کہتا تھا کہ سزا اس نفس کی یہی ہے جو عبادت خدا میں کاہلی کرے **نقل ہے** ایک بزرگ ایک

نے امر دنیا کی طرف دیکھا اور نفس انکا بہت خوش ہوا اور بعد ایک ساعت کے دلمیں سوچے کہ قیامت میں شاید اسکے عوض میں آگ کی سلائیاں میری آنکھوں میں کیجائینگی بہت پشیمان ہوئے ان کو ٹھنڈا پانی بہت مرغوب تھا اسوقت سے عہد کیا کہ آج سے ٹھنڈا پانی نہ پیونگا کہ نفس خوش ہوا کرے اور جبتک زندہ رہے آب سرد نہ پیا

نقل ہے کہ حسان بن سنان کو ایک عمارت عالی نظر پڑی اس کو دیکھکر بہت متعجب ہوئے اور کہا کہ یہ عمارت کس نے بنائی ہے میں نہیں جانتا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے آدمی ایسی عمارتیں بنا بیٹھے اور پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کرینگے پھر دلمیں خیال کیا کہ مجھکو کسی پر طعن وتشنیع کرنا کیا مناسب ہے مجھکو کسی کے فعل سے کیا کام پھر توبہ کی اور اسکے کفارے میں ایک برس روزے رکھے نقل ہے کہ ایک عابد کی بلا قصد ایک مکان کے کوٹھے پر نظر پڑ گئی اور ایک عورت جمیلہ انکو دکھائی دی پس عہد کیا کہ اب کبھی اوپر نہ دیکھونگا چنانچہ جبتک جیے آنکھ اوپر نہ کی نقل ہے احنف بن قیس رات کو چراغ جلاتے اور ہر بار اسپر انگلی رکھتے کہ فلانا کام تو نے کیوں کیا اور فلانی چیز کیوں پکڑی مشائخ سلف کا دستور تھا کہ جب کوئی کام انسے خلاف رضائے الہی صادر ہوتا تو اپنے نفس کو اسکے عوض میں بہت تکلیف دیتے اور ریاضت سخت اختیار کرتے اور جانتے کہ نفس سرکش ہے اگر اسپر محنت شاقہ نہ پڑیگی تو اور بھی سرکشی اور گمراہی کی راہ اختیار کریگا نقل ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب کبھی کسی وقت کی نماز جماعت فوت ہو جاتی تو اسکے عوض تمام رات سوتے اور بطور ماتم داروں کے بیٹھے رہتے نقل ہے کہ ایکمرتبہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے نماز جماعت کی فوت ہو گئی باغ چھوہارے کا کہ بہت گراں قیمت تھا خیرات کر دیا نقل ہے کہ ابو طلحہ ایکمرتبہ اپنے باغ میں نماز پڑھتے تھے چھوہارے کی لطافت اور باغ کی طراوت کیطرف خیال جا پڑا اور نماز میں سہو واقع ہوا اسی وقت وہ باغ فقیروں اور محتاجوں کو بخشدیا نقل ہے کہ تمیم انصاری ایک رات سو گئے اور نماز عشا فوت ہو گئی پس عہد کیا کہ ایک برس رات کو نہ سوونگا چنانچہ سال بھر برابر رات کو نہ سوئے نقل ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایکمرتبہ نماز عشا کی اول شب ادا نہ ہوئی بعد آدھی رات کے پڑھی مجکو اسکے کفارہ میں کہ نماز اپنے وقت پر ادا نہ ہوئی سو غلام آزاد کیے نقل ہے ایک بزرگ سے کہ وہ کہتے تھے کہ جب میرا نفس عبادت میں کاہلی کرتا ہے مختلف نوع ریاضتیں مقصود اسکی کا خیال کرتا ہوں تو مجھکو رغبت کی ایسی ہو جاتی ہے۔

کہ ایکدم یاد الٰہی سے غافل نہیں ہوتا **نقل ہے** کہ ایک عارف جس مکان میں رہتے تھے اس مکان کی چھت کی ایک کڑی ٹوٹ کے جھک گئی تھی کسی نے کہا کہ خبر نہیں لیتے کڑی ٹوٹ کے گرا چاہتی ہے کہنے لگے کہ میں بیس برس سے یہاں رہتا ہوں آجتک چھت پر نظر نہیں کی سبحان اللہ کیا لوگ تھے کہ بیفائدہ نظر کرنا مکروہ جانتے تھے **نقل ہے** کہ ایکشخص کسی کو اپنے گھر میں مہمان لایا اور اسباب عزت کا جو چاہیے تھا دیا گیا مہمان نے تمام رات آنکھ اوپر نہ اٹھائی اور کسی طرف نہ دیکھا صاحبخانہ نے کہا کہ گھر مستورات سے خالی ہے اور در و دیوار نہایت آراستہ ہیں آنکھ اٹھا کر ملاحظہ کیجیے جواب دیا کہ اللہ کی صنعتیں اور صنعتیں دیکھنے کو کیا تھوڑی ہیں کہ مخلوق کی صنعتوں پر نظر کروں اللہ نے آنکھیں اپنی صفات و مظاہر کے دیکھنے کیلئے بنائی ہیں نقش و نگار بیہودہ کیوں دیکھوں **نقل ہے** منصور بن اسمٰعیل سے کہ عبداللہ بزاز کو بعد انکے مرنیکے خواب میں دیکھا کہ نہایت مغموم اور غمگین ہیں پوچھا کہ سبب اس غم کا کیا ہے کہا جو گناہ میں نے کئے تھے اللہ تعالیٰ کے سامنے سب کا اقرار کیا اس نے اپنے فضل و کرم سے سب گناہ میرے بخشدیئے مگر ایک گناہ کے سبب شرم کے اسکا اقرار نہ کیا وہ نہ بخشا گیا اب ایسا شرمندہ ہوں اور عرق خجالت میں غرق ہوں کہ تمام منہ کا گوشت گل گیا پوچھا کہ وہ کون گناہ تھا کہا کہ ایکدن کسی عورت کو نگاہ بد سے دیکھا تھا اتبک اس عذاب میں گرفتہ ہوں **نقل ہے** کہ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ مکافات گناہ سے کیونکر مخلصی پائی فرمایا کہ بعد مرنے کے حساب میں ایسی سخت گیری ہوئی کہ میں ناامید ہو گیا اور سمجھا کہ دوزخ میں جانا پڑا پس میری ناامیدی اور اضطرار پر دریائے رحمت الٰہی جوش میں آیا اور اس مواخذے سے میں نے نجات پائی **نقل ہے** سلطان ابراہیم ادہم سے وہ کہتے تھے کہ میں نے جبرئیل علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ انکے ہاتھ میں ایک کاغذ سادہ ہے میں نے پوچھا کہ اس کاغذ میں کیا لکھوگے فرمایا کہ اسمیں اللہ کے دوستوں کے نام لکھونگا میں نے کہا کہ میرا نام بھی لکھوگے کہنے لگے کہ تو اللہ کے دوستوں میں شمار نہیں کیا جاتا ہے اور یہ مقام محبت کا ابھی تک تجھکو حاصل نہیں ہوا ہے میں بہت رویا اور جناب باری تعالیٰ میں بہت عاجزی اور گریہ وزاری سے عرض کی کہ خداوندا اگرچہ مجھکو مقام تیری محبت کا حاصل نہیں ہوا لیکن تیرے دوستوں کو میں دل دوست رکھتا ہوں پس بعد ایکدم کے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ حکم الٰہی یوں ہوا کہ اس کاغذ میں اول تیرا نام لکھا جاوے یہ نعمت مجھکو عاجزی اور زاری سے حاصل ہوئی **نقل ہے** سفیان ثوری

کو بعد وفات کے کسی شخص نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ اللہ تعالٰی نے تم سے کیا معاملہ کیا کہنے لگے کہ خدا نے
محض اپنے فضل و کرم سے کیا ورنہ میری طاعت ہرگز قابل بخشش کے نہ تھی **نقل ہے** اسی طرح زبیدہ خاتون
کو ایک درویش نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ کہو بعد مرنے کے تمہیں کیا پیش آیا کہا کہ اللہ تعالٰی نے اپنا کرم کیا اور
رحمت کی ورنہ میں اس لائق نہ تھی اس درویش نے کہا تم نے بہت سا مال راہ کعبہ میں خرچ کیا تھا اسکا عوض ملا ہوگا
وہ بولیں کہ وہ مال سب اللہ کا تھا اللہ کی راہ میں خرچ ہوا میرا کیا تھا **نقل ہے** ابو ایوب سجستانی سے
ایکدن میں دروازے پر بیٹھا تھا کہ اتنے میں ایک فاسق کا جنازہ آیا میں اپنے گھر میں چلا گیا کہ نماز نہ پڑھنا پڑے
رات کو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ فاسق بہت خوش اور بشاش کھڑا ہے میں نے اس سے پوچھا
کہ تو نے کیونکر نجات پائی اس نے کہا محض اللہ کے فضل و کرم سے اور حکم ہوا کہ ابو ایوب کو کہدو کہ اگر
خزانہ رحمت کی کنجی تیرے ہاتھ میں ہوتی تو کوئی گنہگار نہ ہوتا **نقل ہے** شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو
کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ کیونکر رہائی ہوئی کہا کہ تمام عبادت میری بسبب اسکے کہ مخلوق مجھ کو زاہد
اور عابد جان کر میری تعظیم اور توقیر بہت کرتی تھی برباد ہوگئی مگر دو رکعت نماز کہ رات کو سب سے چھپا کر پڑھا
کرتا تھا کام آئی اور موجب مغفرت ہوئی **نقل ہے** ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے تھے عمر دراز تین کاموں
کے واسطے چاہتا ہوں راتیں بڑی واسطے سجود کے اور دن بڑے واسطے بھوک اور پیاس کے اور کثرت
ملاقات علماء و فضلاء کے لئے اسواسطے کہ علماء کے فیض صحبت سے تاریکی ضلالت اور جہالت کی نور علم اور
ایقان ہدایت اور مغفرت سے مبدل ہو جاتی ہے **نقل ہے** شہر ترمذ میں خطبی نام ایک امیر تھا کہ ظلم اسکا شہرہ آفاق
تھا ہمیشہ مخلوق کو اذیت و آزار دیا کرتا تھا اور اسی حالت میں مر گیا خواجہ محمد علی حکیم ترمذی نے اسکو خواب
میں دیکھا کہ وہ باغ بہشت میں سیر کر رہا ہے یہ تعجب ہوا کہ ایسے شخص کو بہشت میں جانا گویا ابلیس کو بہشت کا نصیب
ہونا ہے پوچھا کہ اے خطبی تجھ کو باوجود اس ظلم و جور کے کیونکر رہائی ہوئی اور یہ مقام عالی تجھ کو کیونکر
ملا کہنے لگا کہ کیا بیان کروں مرنے کے وقت نہایت مضطر اور ناامید تھا کہ سوائے فسق و فجور اور ظلم و جور کے کوئی عمل
صالح نہیں ہے دیکھئے کیا گذرتی ہے جب گور میں دفن ہوا تو اس عذاب کا حال کچھ نہ پوچھو کہ کیسا تھا
بعد ایک ساعت کے ایک آواز آئی کہ اس کو اس عذاب سے نجات دینے جناب باری میں عرض کی

کہ خداوندا میرا تو کوئی عمل ایسا نہ تھا کہ سبب مغفرت کا ہوتا تو ایکرات بازار کیطرف مدرسے پر گذرا وہاں ایک طالبعلم اپنا سبق بھول گیا تھا اور چراغ میں تیل نہ تھا اس سبب سے وہ نہایت مغموم بیٹھا تھا تیری مشعل کی روشنی سے اس نے کتاب دیکھکر اپنا سبق یاد کر لیا تو دل اسکا خوش ہوا یہ امر تیری مغفرت کا باعث ہوا پس علما اور فضلا اور طلبا کی خدمت اور صحبت کا کیسا نتیجہ ہوگا **نقل ہے** کہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کبھی روٹی نوالہ نوالہ بناکر نہیں کھاتے تھے سب روٹی کو پانی میں گھولکر پی جاتے تھے کسی نے پوچھا کہ آپ روٹی اس طرح کیوں کھاتے ہیں کہ پانی میں گھولنے سے بے مزہ ہو جاتی ہے فرمایا کہ جتنی دیر میں ایک ایک نوالہ کر کے پیٹ بھروں اتنی دیر میں پچاس آیتیں قرآن مجید کی پڑھی جاتی ہیں پھر عمر کو کیوں ضایع کر دوں **نقل ہے** کہ ابو محمد جریری ایک برس کعبۃ اللہ میں رہے نہ کبھی کسی سے بات کی نہ بیٹھے نہ پاؤں پھیلائے **نقل ہے** ایک مرتبہ فتح موصلیؒ روتے تھے اور آنکھوں سے بجائے آنسو کے خون جاری تھا کسی نے پوچھا کہ آج خون بجائے اشک کے کیوں بہتا ہے فرمایا کہ ایکمدت تک خوف گناہ سے پانی آنکھوں سے بہایا اب ڈرا کہ مبادا رونا میرا باخلاص نہ سمجھا جاوے اسواسطے بجائے آنسو کے روتا ہوں **نقل ہے** اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے ہر رات واسطے ایک عبادت خاص کے مقرر کی تھی کبھی کہتے کہ آج کی رات رکوع کی ہے پس ایک رکوع میں صبح کر دیتے کسی رات کو کہتے کہ آج کی رات سجدہ کی ہے پس فجر تک سر نہ اٹھاتے کسی نے کہا کہ ایسی مشقت مالایطاق نفس کو دینا مناسب نہیں ہے فرمایا کہ قہر الہی سے ڈرتا ہوں اسواسطے ایسی تکلیف اختیار کی ہے کہ وصل دائمی اور راحت ابدی نصیب ہو **نقل ہے** ابو بکر عیاش نے چالیس برس پہلو زمین سے نہ لگایا اور برسوں تک مراقب بیٹھے رہے بینائی جاتی رہی اور بیس برس ایسے رہے کہ گھر کو خبر نہ ہوئی پانچوں وقت کی نماز جماعت سے ادا کرتے دن رات میں پانسو رکعت اور تیس ہزار بار سورہ اخلاص ختم کرتے **نقل ہے** سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے کہ میں ایکرات رابعہ بصریہ کے پاس گیا ایک گوشے میں نماز پڑھ رہی تھی میں بھی نفلیں پڑھنے لگا یہاں تک کہ صبح ہو گئی میں نے خدا کا شکر کیا کہ مجھکو توفیق عبادت اور شب بیداری کی عنایت ہوئی رابعہ نے کہا کہ ہمارا شکر یہ ہے کہ صبحکو روزہ رکھیں **نقل ہے** ربیع خثیم سے کہ ایکدن بعد نماز صبح کے میں واسطے ملاقات رابعہ بصریہ کے گیا دیکھا کہ نماز پڑھتی ہیں جب نماز سے فارغ ہوئیں میں نے چاہا کہ کچھ بات

کردن لگے میں تسبیح شروع کی میں منتظر رہا کہ بعد فراغ وظیفے کے کچھ کلام کرینگی آپ طرح رو بقبلہ ذکر خدا میں
مشغول ہیں کہ نماز پیشین کا وقت آگیا نماز ادا کی اور اسی طرح نماز عصر اور مغرب اور عشا کی پڑھکر جا نماز
پر اُٹھیں یہانتک کہ نماز صبح کی اسی وضو سے پڑھی بعد اشراق اور چاشت کے چاہا کہ تھوڑا سا سو رہوں
سر جھکا کر بیٹھیں کہ الٰہی میں پناہ چاہتی ہوں اس آنکھ سے کہ بہت سوئے اور اس پیٹ سے کہ بہت کھائے
مجھکو یہ بات سنکر عبرت ہوئی اور میں ہم بجود الشکر چلا آیا کہ یہ نصیحت کافی ہے **نقل ہے** کہ شیخ بایزید قدس سرہ
کے عہد میں ایک عورت تھی کہ عبادت بہت کیا کرتی اور اکثر اوقات رویا کرتی تھی شیخ اسکا حال سنکر ایک روز
اس کی ملاقات کو گئے اور کمال شفقت سے فرمایا کہ اے نیکبخت بہت نہ رویا کر کہ رونا بینائی کو ضرر کرتا ہے
اُسنے بے اختیار کہا جن آنکھوں کو قیامت کے دن دیدار نصیب ہو دنیا میں ان کے نہ رہنے کا کچھ غم نہیں اور جو آنکھیں کہ
اس نعمت سے محروم ہیں وہ اسی قابل ہیں کہ اندھی ہو جائیں ۵ سب کا رشتۂ جلوہ دیدار دیکھنا منظور ہے مجھے ہر کا دیکھنا
نقل ہے ایک شخص کا معمول تھا کہ جو حادثہ پیش آتا وہ شکر کرتا اور کہتا کہ بہتری میری اسی میں ہے اس کے گھر میں
ایک کتا تھا حفاظت کیواسطے اور ایک گدہا تھا اسباب لادنے کے لیے اور ایک مرغ تھا کہ اسکی آواز سے صبح کو
واسطے نماز کے جاگتا اتفاقاً بھیڑیئے نے گدہے کو پھاڑ ڈالا اس نے موافق اپنی عادت کے کہا کہ یہ شکر ہے
بعد اس کے کتے نے مرغ کو توڑ ڈالا پھر اس نے شکر کیا عورت اس شخص کی غصے میں آکر کہنے لگی کہ تو دیوانہ ہو گیا ہے
یہ کیا مقام شکر کا ہے اور اس نقصان میں کیا بہتری سمجھا ہے کہ جو چیزیں بکار آمد تھیں وہ تلف ہو گئیں دوسرے
دن جب اس محلہ سے دونوں روانہ ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ ستہ آدمی مرے پڑے ہیں اور مال و اسباب انکا چور
لیگئے اور سب کو قتل کر گئے معلوم ہوا کہ یہ قافلہ یہاں ٹھہرا تھا رات کیوقت گدہوں اور مرغوں کی آواز سنکر
چور آپڑے اور سبکو مار کے مال و اسباب انکا لوٹ لیگئے تب اس شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ دیکھا بہتری
ہماری اسی میں تھی اللہ تعالیٰ اس شخص کے حق میں جو بات بہتر سمجھتا ہے ویسا حکم دیتا ہے آدمی اسکی مصلحت آگاہ ہو یا نہ ہو

تو چہ دانی کہ درین کار خداوند خطاست   زانکہ او ہر چہ کند عین صلاح مست ہوا

نقل ہے ایک شخص ناواقف نے سلطان ابراہیم ادہم کو اپنے باغ کا پاسبان مقرر کیا بعد ایک مدت کے مالک باغ
کا آیا اور اس کے چند آشنا ہمراہ تھے اسنے ان سے کہا کہ تھوڑے سے میٹھے انار توڑ لا دیجیئے وہ تین انار لے آئے جب ان کو اما

چکھے تو سب کھٹے تھے مالک باغ ترش ہو کر بولا کہ اتنی مدت سے باغ میں رہتا ہے آجتک کھٹے میٹھے انار
میں تمیز نہیں کرتا شیخ نے ہنسکر کہا کہ تم نے اپنا باغ واسطے نگہبانی کے میرے سپرد کیا ہے بے اجازت تیرے
کوئی میوہ اس باغ کا کیونکر کھاتا مالک باغ کا یہ سنکر رونے لگا اور کہا کہ اے دوست خدا تیرے اس تقوی اور دیانت
سے معلوم ہوتا ہے کہ تو سلطان ابراہیم ادہم ہے جب ان لوگوں نے پہچان لیا تو وہاں سے چلدیئے نقل ہے کہ بخارا
میں ایک بزرگ دریا کے کنارے پر بیٹھے تھے دیکھا کہ ایک سیب بہتا ہوا چلا جاتا ہے دل میں خیال کیا کہ اگر
نہ اٹھا لونگا تو ضایع ہو جاویگا اس خیال سے اس سیب کو اٹھا کر کھا لیا بعد اسکے سوچے کہ میں نے یہ سیب کھا لیا
خدا جانے حلال تھا یا حرام عبث اپنے تئیں مواخذہ میں ڈالا جستجو کے کہ وہ سیب بہتا ہوا آیا تھا اسی طرف
دریا کے کنارے چلے کہ اگر مالک سیب کا ملجاوے تو اس سے معاف کرا لوں بعد تھوڑی مسافت کے دریا کے
کنارے پر ایک باغ دیکھا کہ اسمیں سیب کے درخت بہت سے ہیں اور ایک درخت سیب کا عین دریا کے کنارے پر ہے
یقین ہوا کہ اسی درخت سے وہ سیب گرا ہوگا باغ کے اندر گئے اور باغبان سے کہا کہ میں نے تیرے
باغ کا ایک سیب کھا لیا ہے مجھے معاف کر دے اس نے کہا کہ داروغہ اس باغ کا دوسرے باغ میں ہے مجکو معاف
کرنے کا اختیار نہیں ہے وہ اس باغ کا مختار ہے یہ بزرگ اس باغ میں گئے اس سے بھی یہی کہا اسنے کہا میں بھی
اس باغ کی محافظت کیواسطے نوکر ہوں مالک اس باغ کا بلخ میں ہے بے اجازت مالک کے نوکر کو معاف کرنیکا
کیا اختیار ہے یہ سوچے کہ بلخ کا جانا آسان ہے دوزخ کے جانے سے پس بلخ کو روانہ ہوئے اور مالک باغ
کو تلاش کر کے اس کے پاس گئے اور یہ حال کہا اس نے جواب دیا کہ میں اس باغ کو مزید کیا چاہتا ہوں ابھی دقت
اس شرط کی فیصل نہیں ہوئی اور مالک اس باغ کا کوفہ ہے یہ بزرگ کوفہ کو روانہ ہوئے اور مالک
باغ کو تلاش کیا بعد دریافت کے اس سے ملاقات کی دیکھا کہ وہ شخص بزازی کی دکان کرتا ہے جا کر اسکو
سلام علیک کہا اور سب حال اول سے آخر تک اس سے بیان کیا وہ شخص یہ حال سنکر بہت متعجب ہوا کہ یہ شخص بڑا
محتاط و متدین ہے کہ ایک سیب کیلئے اتنی مسافت اور تکلیف گوارا کی اس بزرگ کا ہاتھ پکڑ کے
اپنے گھر میں لایا اور بہت تعظیم اور پاسداری سے پیش آیا اور نہایت تکلف سے کھانا آگے رکھا یہ بولے
جبتک اس سیب کو معاف نہ کر دوگے میں کھانا نہ کھاؤنگا اسنے کہا بیچ اس باغ کی میری لڑکی کی ہے تم کھانا کھا لو میں اسے

معاف کروالونگا ناچار اسکے اصرار سے کھانا کھایا پھر وہ سوداگر انکو اپنے گھر لے گیا اور اپنے گھر والوں سے کہا کہ ایک شخص نہایت متقی اور پرہیزگار آیا ہے اور اس بزرگ کا سب حال مفصل بیان کر کے کہا میں نے عہد کیا تھا کہ میں اس لڑکی کا نکاح کسی مرد صالح نیکوکار کیساتھ کر دونگا اب اس شخص سے بہتر کوئی اور کہاں ملیگا مناسب ہے کہ اس لڑکی کا عقد اسی شخص کے ساتھ کر دو اسکی عورت بولی کہ ہم سا سوداگر متمول نامی اس شہر میں کوئی دوسرا نہیں ہے، اور لڑکی بھی حسن جمال میں شہرۂ آفاق دیکھتا ہے سب لوگ طعنہ دینگے کہ اس نے اپنی لڑکی ایک فقیر مسافر کے حوالے کی سوداگر بولا کہ میں اپنے عہد کو نہ چھوڑونگا اور سوا اسکے ایسا آدمی پرہیزگار کہاں میسر آویگا یہ کہکر باہر آیا اور اسے کہا کہ لڑکی کہتی ہے میں اس شرط سے معاف کرتی ہوں کہ وہ شخص میرے ساتھ نکاح کرے نہیں تو معاف نہ کرونگی اور اب سن لو کہ اس لڑکی میں تین عیب ہیں ایک یہ کہ اندھی ہے دوسرے یہ کہ بہری ہے تیسرے لنگڑی لولی ہے یہ بزرگ اسحال کو سنکر اپنے دل میں سوچے بہرکیف اس عذاب میں گرفتار و مبتلا ہونا عذاب دوزخ سے ہزار درجے بہتر ہے قبول کر لینا چاہیے پس اس سے کہا کہ وہ سب عیب بخشش سے تو مجھ کو قبول ہیں سوداگر ان کا ہاتھ پکڑ کے گھر میں لیگیا اور قاضی کو بلا کر اپنی لڑکی کا عقد ان کے ساتھ کر دیا جب یکجا ہوئے تو دیکھا کہ لڑکی آنکھ کان ہاتھ پاؤں سے تندرست ہے حسن جمال میں بے مثل بہت متحیر ہوئے اور سر جھکا کر بیٹھ رہے تب اس لڑکی کی ماں نے پوچھا کہ کیوں ملول بیٹھے ہو وہ بولے میں تمکو راست گو سمجھتا تھا اور جھوٹ بولنے سے زیادہ کوئی بات بری نہیں ہوتی میں اس لڑکی کو برخلاف تمہارے قول کے دیکھتا ہوں کہ سب طرح صحیح و سالم ہے تب اس کی ماں نے کہا کہ جو کچھ اسکے باپ نے تم سے کہا تھا وہ سب صحیح ہے اور وہ جھوٹ نہیں لا یہ سن لو کہ ہماری لڑکی واقع میں آنکھوں سے اندھی ہے یعنی کسی نامحرم کو نہیں دیکھتی اور کانوں سے بہری ہے یعنی کلام ناحق اور لغو نہیں سنتی اور کسی چیز نادوا کو ہاتھ نہیں لگاتی یہ بزرگ اس بات کو سنکر بہت خوش ہوئے اور دو رکعت نماز شکرانہ کی ادا کی آواز غیب سے آئی کہ اے فقیر تو نے جو اسقدر محنت اور مشقت ہماری خوشنودی کیواسطے اٹھائی ہم نے اسکا عوض دنیا میں تجھ کو دیا اور آخرت میں اور بہت کچھ بخشونگا خداوندا صدقہ اپنے رسول مقبول کا مجھ کو بھی متابعت ان بزرگوں کی عطا فرما۔

مقصد تیسرا رحمت اور شفاعت کے بیان میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت پر اللہ تعالیٰ نے بڑی رحمت فرمائی ہے دنیا میں ان پر فقط اتنا ہی عذاب ہوگا کہ کبھی آفت زلزلہ زمین اور کبھی کسی قدر صدمہ برق اور کبھی کسی بیماری میں مبتلا ہونگے اور سخت عذابوں سے محفوظ رہینگے مثل مسخ و خسف ہو جانیکے یعنی صورت بدلجانا یا زمین میں سما جانا اور عذاب کہ اگلی امتوں پر نازل ہوتے تھے میری امت پر کچھ نہ ہونگے اور قیامت میں اعمال ان کے ہاتھ میں دیے جائینگے اور جو لوگ کہ گنہگار ہونگے بقدر اپنے گناہوں کے دوزخ میں ڈالے جائینگے اور اللہ کی رحمت اور فضل و کرم سے جنت میں داخل ہونگے ایضاً اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا کہ جس طرح میری حیات تمہارے واسطے موجب بہبودی کا ہے ویسے ہی موت بھی میری تمہارے لیے باعث خیر و بہتری کا ہے یعنی جبتک تم میں موجود ہوں تمکو ہدایت کرتا ہوں اور گمراہی اور ضلالت سے بچاتا ہوں اور جب دنیا سے چلا جاؤنگا تو تمہارے اعمال میرے پاس آیا کرینگے جو عمل نیک دیکھونگا اسپر شکر کرونگا اور جو عمل بد دیکھونگا اللہ سے تمہارے واسطے مغفرت چاہونگا ایضاً اور حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن ایک فرشتہ آواز بلند کہیگا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بعد جو حقوق کہ میرے تمہارے اوپر تھے وہ میں نے بخشدیے اب تم آپس میں ایکدوسرے کا حق معاف کردو اور جنت میں چلے جاؤ نقل ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک جوان تھا کہ ہمیشہ گناہوں میں مبتلا رہتا تھا جب عمر اسکی آخر ہوئی اور وقت مرگ قریب پہنچا اسکی ماں اسکا حال دیکھکر بہت روئی اور کہنے لگی کہ اے فرزند میں تجھکو ہمیشہ منع کیا کرتی تھی کہ گناہوں سے کنارہ کر اللہ تعالیٰ سخت گیر ہے اور گنہگار کا حال اچھا نہیں جوان بولا کہ اے مادر مہربان اگرچہ گناہ میرے پہاڑوں سے بھی زیادہ ہیں مگر میں خوب جانتا ہوں کہ رحمت اللہ کی اس سے بہت بڑی ہے میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بندہ نوازی کریگا اور مجھکو بخشدیگا کہتے ہیں بعد موت اس کے ایک شخص نے اسکو خواب میں دیکھا کہ بہشت میں پھرتا ہے پوچھا کہ تجھکو یہ مقام عالی کس نیکی کے عوض میں نصیب ہوا اس نے کہا اس سبب سے کہ میں درگاہ الٰہی سے امید رکھتا تھا روایت ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کی نیکیاں اور بدیاں پلہ میزان میں برابر ہونگی یعنی جسقدر نیکی اسیقدر بدی تب

اس کو حکم ہوگا کہ تو ایک نیکی کسی سے مانگ لا کہ وہ تیری نیکی کا بدی کے پلے سے بھاری ہو جائے وہ شخص ایک نیکی مانگنے کیلئے ہر شخص کے پاس یہاں تک کہ اپنے ماں باپ کے پاس بھی جائیگا مگر اسحالت میں ہر شخص اپنے اپنے حال میں گرفتار ہوگا کسی کو دوسرے کی کیا پرواہ ہوگی وہ بیچارہ جس شخص سے ایک نیکی کا سوال کریگا وہ کچھ جواب نہ دیگا اسحال میں ایک شخص کہ اسکے نامۂ اعمال میں فقط ایک ہی نیکی ہوگی وہ اسکو مضطرب دیکھ کر کہیگا کہ بھائی میرے پاس ایک ہی نیکی ہے وہ میں تجھے دیتا ہوں اسواسطے کہ میرا ایک نیکی سے کیا بھلا ہوگا تو ایک نیکی کے ملنے سے نجات پاتا ہے لے میں نے اپنی نیکی تجھے دی میرا مالک اللہ ہے جو چاہیگا سو کریگا اس شخص کی اسباب پر دریائے رحمت الٰہی جوش میں آئیگا اور جناب ایزد تعالیٰ اپنے کمال فضل و کرم سے ان دونوں شخصوں کو بخشدیگا اور جنت میں بھیجدیگا سبحان اللہ کیا رحمت ہے اور سخاوت کا کیا ثمرہ ہے ایک روایت میں آیا ہے کہ روز حشر کے ایک شخص اپنے اعمال بد کے ننانوے نامے لکھے پائیگا اور نیکی ایک بھی نہ ہوگی اور ہر نامہ ایک بدی کا طول و عرض میں مشرق سے مغرب تک ہوگا تب وہ شخص اپنی نجات سے مایوس ہو جائیگا اور کہیگا کہ اب کون صورت نجات کی ہے اور اس غم سے نہایت ملول اور خوفناک ہوگا اتنے میں فرشتے اسکو نہایت مضطرب دیکھکر کہینگے کہ اے بندہ خدا اتنا کیوں ناامید و مضطرب ہوتا ہے تیری ایک نیکی ہمکو یاد ہے خاطر جمع رکھ یقین ہے کہ وہ نیکی تیری اللہ کے فضل و کرم سے باعث مغفرت ہو جائیگی اور ایک چھوٹا کاغذ اس کے حوالے کرینگے وہ شخص اس پرچے کو دیکھکر کہیگا کہ بھلا ایسے طوماروں کے سامنے اس پرچۂ حقیر کی کیا قدر ہوگی اور کیونکر یہ ذرا سا پرچہ اتنے بڑے طوماروں سے ہم پلہ ہوگا تب جناب کبریائی درگاہ والا سے حکم ہوگا کہ ہماری ذات عادل اور رحیم ہے ہم کسی پر ظلم نہیں کرتے جسقدر یہ نیکی تیری ہوگی اسیقدر تجھکو ثواب بھی ملیگا تب وہ پرچہ ان طوماروں کیساتھ وزن کیا جائیگا تو اللہ کی عنایت سے وہ پلہ جسمیں وہ کاغذ نیکی کا رکھا جائیگا بدی کے پلے سے بھاری نکلیگا اور اسکی برکت سے وہ شخص نجات پاکر بہشت میں داخل ہوگا سبحان اللہ اللہ کی نعمت اور شفقت کا پایاں نہیں ہے وہ بڑا رحیم ہے الغرض نکتہ نواز اسی کی ذات پاک ہے راوی کہتا ہے کہ میرے خیال میں یہ بات آتی ہے کہ وہ نیکی اسکی اقرار نبوت و رسالت رسول مقبول صلی

علیہ وسلم کا تھا یعنی اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اُسکے کہ جملی برکت
سب گناہ اس شخص کی محو ہوگئیں حقیقت میں اس شہادت کا یہی مرتبہ ہے **نقل ہے** علی مرتضیٰ کرم اللہ
وجہہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن نامہ اعمال ہر ایک بندے کے اسکے ہاتھ میں دیئے جاوینگے گنہگار
اعمال بد دیکھ کر ناامیدی سے سر جھکا لینگے اور متحیر ہو جاوینگے تب حکم ہوگا اپنے نامہ اعمال کیوں نہیں پڑھتے
ہو یہ عرض کرینگے کہ خداوندا اگر نجات ہماری ان ہی نامہ اعمال پر منحصر ہے تو امید نجات کی کہاں اور
فی الواقع قابل دوزخ کے ہیں پھر حقتعالیٰ فرمائیگا کہ میں نہیں حکم دیتا کہ تم دوزخ میں ڈالے جاؤ
تو چاہیے کہ اپنے نامہ اعمال پڑھو اور خیال کرو کہ ہم نے کیا کیا کیا ہے اور میں اسکے عوض تم سے کیا چاہتا
ہوں آیا اعمال تمہارے لایق دوزخ کے ہیں یا نہیں مگر میں اپنے فضل کرم و کرم سے تمکو بہشت میں داخل کرتا
ہوں **نقل ھے** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو بندہ کہتا ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ روز قیامت ثواب سبحان اللہ کا آگے اور ثواب الحمد للہ کا داہنی طرف اور ثواب
لا الہ الا اللہ کا بائیں طرف اور ثواب اللہ اکبر کا پیچھے پیٹھ کے ہوگا اصحاب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
ثواب لا الہ الا اللہ کا سب تسبیحوں سے زیادہ ہے اسکے بائیں طرف ہونیکا کیا سبب ہے فرمایا کہ دوزخ آدمیوں کے
بائیں طرف ہوگی اسواسطے ثواب کلمہ توحید کا بائیں طرف ہوگا کہ مومن اسکی گرمی اور حرارت سے
محفوظ رہے دیگر اور آدمیوں کو چاہیے کہ چھینکنے کے وقت الحمد للہ کہنے کی عادت کرے اسواسطے
کہ روز قیامت کے جسوقت ٹھنڈی ہوا عرش کی اسکے دماغ میں جائیگی اور اسکو چھینک آئیگی
یہ اپنی عادت کے موافق الحمد للہ کہیگا اسوقت جناب کبریا اپنے فرشتوں سے فرمائیگا کہ اے
فرشتو اس بندے نے میری نعمت کا شکریہ ادا کیا اسکا کیا ثواب دوں فرشتے عرض کرینگے کہ خداوندا
تو کریم اور رحیم ہے جو چاہے سو عنایت کر تب حکم ہوگا کہ اسکو ایک موتی کے دانے کا گھر کہ جسمیں سات
سو قطعے مکان کے چاندی اور سونے کے ہوں دیا جاوے اور ہر ایک قطعے میں ایک تخت مشک کا کہ
جسمیں لؤلؤ لگائے ہوں لعل جڑے ہوں اور دروازہ ہر ایک گھر کا دنیا کے برابر ہو **نقل ھے** کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا کہ
ہمیشہ چوری کیا کرتا تھا آخر کو اس نے توبہ کی اور چوری کو ترک کیا پھر دل میں سوچا کہ یقین ہے اس توبہ کی برکت سے

یہ گناہ تو میرا معاف ہوا مگر اب بطور کفارے کے کچھ کیا چاہیئے کہ زیادہ تر ثواب حاصل ہو تب اس نے یہ بات اختیار
کی کہ تمام رات عبادت کرتا اور دن کو روزہ رکھتا بعد چند روز کے اس زمانے کے پیغمبر کو وحی ہوئی کہ
اس شخص سے کہدو کہ تیری عبادت میری درگاہ میں مقبول نہیں ہے کیوں عبث تکلیف اٹھاتا ہے جب اسکو
یہ حکم سنایا تب عبادت اور ریاضت زیادہ تر شروع کی چنانچہ ہفتہ میں ایک مرتبہ کھاتا اور آٹھ پہر یاد الٰہی
میں مصروف رہتا بعد چند روز کے پھر اسوقت کے پیغمبر کو حکم ہوا کہ اب اس میرے بندے کو کہدو کہ اب
میں تجھ سے راضی اور خوشنود ہوا اور تیری عبادت میری درگاہ میں قبول ہوئی تب اس نبی نے اسکو یہ
پیغام الٰہی پہنچایا اور پوچھا کہ اے عزیز اب تو نے کونسا عمل خیر اختیار کیا کہ جس کے سبب سے تو مستحق رحمت
الٰہی کا ہوا اس نے کہا کہ میں نے کمال عجز و زاری سے جناب باری میں عرض کی کہ خداوندا ایک بندہ تیرا
دعوی خدائی کا کرتا ہے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلیٰ کہتا ہے اور اس کو قطع نظر اور تکالیف کے کبھی درد سر بھی نہیں ہوتا
اور میں تیری درگاہ میں التجا اور عاجزی کرتا ہوں تیری بندہ نوازی اور کارسازی کیا عجیب ہے کہ مجھ کو محروم
اور مردود کرے یہ دعا میری قبول ہوئی ہوگی اے عزیز جب گنہگار دل نے ایسے رنج کھینچے ہیں اور محنتیں کی
ہیں تب اللہ کی درگاہ میں قبولیت پائی ہے تم ایک بار اپنی زبان سے یارب کہتے ہو اور چاہتے ہو کہ اللہ کی
درگاہ میں قبول ہو جائیں بڑا مقام تعجب ہے نقل ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص
ہمیشہ رویا کرتا تھا ایک مرتبہ معاذ بن جبل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں اسکا حال عرض کیا
آپ نے اسکو بلایا اور رونے کا سبب پوچھا اس نے اپنے گناہ سب بیان کئے آپ کو ہیبت الٰہی سے لرزہ آیا اور فرمایا
کہ اس شخص کو مدینے سے نکالدو ایسا نہ ہو کہ اسکی شامت گناہ سے یہ تمام شہر غضب الٰہی میں گرفتار ہو
جاوے لوگوں کو اسکو مدینے سے باہر نکال دیا اس نے جناب باری میں کمال سوز و گداز سے التجا کی کہ اے رحیم
احمد نے مجھ کو قبول نہ کیا تو خدائے احد ہے عذر میرا قبول کر غرض اس نے اس عجز و زاری سے دعا کی کہ
سب ملائک آسمان و زمین کے جوش و خروش میں آئے اور حضرت جبرائیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس آکر کہا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بخشنے والا گنہگاروں کا میں ہوں تو نے اس شخص کو اپنی رحمت
سے محروم کر دیا اس نے میری درگاہ میں گریہ و زاری کی میں نے اسکے گناہ بخشدیئے یہ پیغام اسکو

پہنچا دے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اسکی تلاش کو تشریف لیگئے اور اصحاب بھی آپکے ہمراہ ہوئے دیکھا کہ وہ شخص جنگل میں خاک پر اپنا منہ ملتا ہے اور گریہ وزاری سے کہتا ہے کہ خداوندا اگر میرے گناہ قابل بخشنے کے نہیں ہیں تو اس صحرا کے درندوں کو حکم دے کہ مجھ کو کھا جاویں اب مجھ میں زیادہ طاقت خجالت و ندامت کی نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے نزدیک جا کر اپنا دست مبارک اس کے سر پر رکھا وہ سمجھا کہ ملک الموت واسطے قبض روح کے آئے ہیں فریاد کی اور چلایا کہ اے قابض الارواح مجھ کو اتنی امان اور فرصت دے کہ ایکبار پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوں شاید کہ مجھ کو مژدہ مغفرت سنادیں سنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم روئے اور فرمایا کہ اے جوانمرد سر اٹھا کہ میں ملک الموت نہیں ہوں محمد الرسول اللہ ہوں وہ آپکا نام سنکر بہت خوش ہوا اور سر اٹھایا آپنے فرمایا کہ میں تجھ کو خوشخبری دیتا ہوں اس بات کی کہ خدا تعالے نے تیری مغفرت کی اور سب گناہ تیرے معاف کئے **نقل ہے** کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا آپ نے اسکو کلمہ شہادت پڑھایا اور فرمایا کہ تجھ کو ایمان نصیب ہوا اسکو اس بات کے دریافت ہونے سے اتنی خوشی ہوئی کہ فرط نشاط سے جان بھی تسلیم کی اور شادی مرگ ہوا حضرت جبرائیل آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ روح اس اعرابی کی اعلےٰ علیین میں پہنچی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سر اسکا زانوئے مبارک پر رکھا اور خاک اس کے چہرے کی اپنے دست مبارک سے صاف کرتے تھے اور روتے تھے اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ رونے کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا کہ میں بھی مسافر ہوں اور یہ بھی مسافر تھا اور مسافر کی قدر مسافر جانتا ہے اور موت مسافر کی بہت سخت ہوتی ہے جب اسکی تجہیز و تکفین سے فراغت کر کے قبر میں رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اصحاب نے کہا کہ یا حضرت مسکرانیکا کیا سبب ہے آپنے فرمایا کہ دو فرشتے آئے ایک نے کہا افسوس یہ شخص بھوکا آیا اور دنیا سے بھوکا گیا دوسرے نے کہا کہ میں نے اسکو بہشت کے کھانے بہت اچھے اچھے کھلائے اے عزیز و مسافروں کی بیتابی پر ترحم کیا کرو کہ قبر بھی انکی پژمردہ دلی اور بیسر و سامانی پر تاسف کرتی ہے اور زبان حال سے کہتی ہے کہ ان بیچاروں کا تکیہ ہے نہ بچھونا نہ نقد و اسباب دنیا میں انکی خوراک غم و الم تھا اور قبر میں کیڑوں کی خوراک ہیں **نقل ہے** کہ جب یوسف علیہ السلام کو انکے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالا حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور پوچھا کہ کیا حال ہے آپ نے کہا کہ کیا حال پوچھتے ہو اس شخص کا کہ کنار پدر سے جدا ہو کر قعر چاہ میں بیٹھے جب کاروان نے آپ کو کنوئیں سے نکالا اور

بھائیوں نے خبر پاکر آپ کو اسکے ہاتھ بیچا جب اس نے مول لے کر مصر کی روانگی کا ارادہ کیا یوسف علیہ السلام نے مالک سے کہا کہ مجھکو اجازت دو کہ میں ان بیچنے والوں سے رخصت ہو لوں چنانچہ آپ اس سے اجازت لے کر اپنے بھائیوں کے پاس آئے اور ان کے حق میں دعا کی اور کہا کہ اللہ تمکو مواخذے سے نجات دے اب میرا حال میرے باپ سے نہ کہنا کہ اسکو اسکے سننے کی طاقت نہ ہوگی جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس مصیبت اور کربت وغربت پر صبر کیا ورنہ بادشاہی کا پایا پس جو کوئی اس سرائے فانی میں اپنے تئیں مسافر اور غریب الوطن سمجھے رنج والم میں صابر اور شاکر رہیگا امید ہے کہ اسکو بھی نتیجہ نیک ملیگا اور عاقبت بخیر ہوگی انشاء اللہ تعالی

نقل ہے کہ ابو قلابہ سے کہ ایک رات میں گورستان کے مردوں کو خواب میں دیکھا کہ ہر ایک کے سامنے ایک ایک طباق نور کا بھرا ہوا رکھا ہے مگر ایک شخص کے آگے نہیں ہے اور وہ شخص اپنا سر نیچے کئے ہوئے شرمندہ بیٹھا ہے ابو قلابہ نے حال ان طباقوں کا پوچھا سب نے کہا کہ صدقہ ہمارے زندوں کا ہے کہ انہوں نے اپنے مردوں کیلئے دیا ہے وہ شخص بولا کہ میرا ایک بیٹا ہے بدعمال وہ کبھی کچھ میرے نام پر صدقہ نہیں دیتا اور مجھ پر رحم نہیں کرتا میں اس سبب سے ان سب مردوں کے آگے شرمندہ ہوں ابو قلابہ نے اس شخص سے نام اس لڑکے کا اور محلے کا پوچھ لیا جب صبح ہوئی تو اس کے لڑکے کو بلا کر اسکے باپ کا حال اس سے مفصل بیان کیا وہ لڑکا بہت شرمندہ ہوا اور برے اعمال سے توبہ کی اور اپنے باپ کے نام پر بہت سی خیرات کی اور اسکی قبر پر جا کر ننگے سر ہو کر بہت گریہ وزاری کی اور عذر کیا دوسری رات ابو قلابہ نے اس شخص کو پھر خواب میں دیکھا کہ وہ شخص بہت خوش ہے اور دعا کرتا ہے کہ جیسے تو نے مجھ کو اس شرمندگی سے نجات دی اللہ تجھے اسکا عوض اور جزائے خیر عنایت فرماوے لکھا ہے کہ ہر شب جمعہ کو روحیں مردوں کی اپنی اولاد اور وارثوں کے دروازے پر آتی ہیں اور گریہ وزاری کرکے کہتی ہیں کہ اے عزیزو ہمکو کیوں بھول گئے جو ہڈی کے کتے کو دیتے ہو اگر ہمارے نام پر دو تو بہت غنیمت ہے کہ ہم ثواب کے محتاج ہیں خداوند بتصدق اپنے حبیب پاک کے ہمکو دنیا سے با ایمان اٹھانا اور ہمارے وارثوں کو توفیق فاتحہ اور درود کی عنایت کرنا

نقل ہے شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک شخص کو دیکھا کہ قبر پر روتا ہے یہ بھی اسکے ساتھ رونے لگے اور کہا کہ اے عزیز آب دریا سے جسم ظاہر طاہر ہوتا ہے اور آب چشم سے کثافت دل کی دور ہوتی ہے اور نجاست گناہ کی صفائی قلب سے زائل ہو جاتی ہے نقل ہے قثم بن عباس رضی اللہ عنہ

کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو قبر شریف میں رکھا اس کے بعد میں نے روئے مبارک کو دیکھے کیا نظر پڑا آپ کے لب مبارک ہلتے ہیں میں نے جو کان اپنا آپ کے ہونٹھ کے قریب کیا سنتا ہوں کہ آپ امتی امتی فرماتے ہیں یعنی اپنی امت کیلیئے دعا کرتے ہیں کہ خداوندا میری امت کے گنہگاروں کو بخشش اور رحمت کر سبحان اللہ قربان ایسے نبی کریم کے جبتک اس عالم شہود میں رونق افروز رہے ہدایت فرمایا کئے اور بعد نقل اس سرائے فانی سے بھی امت کی یاد نہ بھولے ۔ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد صاحب الرحمۃ والرافۃ ۔ نقل ہے کہ جب قیامت قایم ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دینگے کہ تم دوزخ کی راہ گھیر کر کھڑے ہو جاؤ اگر کسی شخص کو میری امت سے دوزخ میں لیجائیں تم ہرگز نہ جانے دیجیو جبتک میں نہ پہنچوں اور عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیگا کہ تم میزان کے پاس جاکر کھڑے رہو اور خبردار رہو کہ اعمال میری امت کے اچھی طرح سے تولے جائیں اگر کسی کا پلہ عبادت ہلکا ہو تو اسکا تولنا موقوف ہے جبتک میں آ نہ جاؤں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لیجائینگے حکم ہوگا کہ اسکی عبادت میرے روبرو وزن کرو فرشتے اپنا کام بجا لائینگے جب کہ وقت پر کسی کی عبادت کا پلہ بھی طرف مایل ہوگا آپ اپنے دست مبارک سے اس پلے کو دبا دینگے کہ بھاری ہو جاینگا تب فرشتوں کو حکم الٰہی پہنچیگا کہ فرشتو میرے حبیب کے خلاف مرضی کوئی کام نہ کرو آج ان کو میں نے اختیار دیا ہے جو چاہے سو کرے اور عثمان رضی اللہ عنہ حوض کوثر پر مامور ہونگے کہ دیکھے تا کہ میری امت سیراب ہووے اور علی مرتضی کرم اللہ دوزخ کے دروازے پر معین کئے جاینگے کہ کوئی امتی میرا دوزخ میں جانے نہ پائے جبتک میں نہ آجاؤں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سایہ عرش میں جاکر اپنے عاصیان امت کی شفاعت میں مصروف ہونگے اسی حالت میں جبرائیل علیہ السلام سراسیمہ آپ کے پاس آئینگے آپ ان سے سراسیمگی کا سبب پوچھینگے وہ عرض کرینگے کہ یا رسول اللہ اسوقت میں گذرا دوزخ کی طرف ہوا میں نے دیکھا کہ ایک شخص آپکی امت کا عذاب میں گرفتار ہے اور رو رو کر کہتا ہے کہ افسوس کوئی ایسا نہیں کہ میرا حال پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرے اور آپ کو میری خبر دے اسکی فریاد سن کے میرا حال متغیر ہوا آپ یہ سن کے روتے ہوئے دوزخ کی طرف تشریف لیجاینگے اور اس کو عذاب سے چھڑا دینگے مالک کو حکم ہوگا کہ ہرگز میرے حبیب کے امر

دخل دینا اور چون وچرا نہ کرنا بعد اسکے آنحضرت میزان کے پاس تشریف لیجائینگے اور اعمال کے تولنے والوں کو حکم دینگے اعمال امت کے اچھی طرح سے تولنا پھر کنارہ دوزخ پر جاکر فرمائینگے کہ اے مالک اگر کوئی شخص میری امت کا آئے اسپر سختی نہ کرنا جبتک کہ میں آؤں آخر کو یہانتک نوبت پہنچیگی کہ جس شخص کو ملائکہ عذاب ہاتھ میں دیکھینگے جناب باری میں عرض کرینگے کہ اے بارخدایا اسکو میری التماس سے بخشدے یا مجھ کو بھی اسکے ساتھ جانیکا حکم دے اے عزیزو کچھ جانتے ہو کہ احکام الٰہی میں کیا کیا اسرار ہیں **نقل ہے** ایکدن جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ جو شخص آپ کی امت کا بغیر توبہ کے مریگا درجہ اول دوزخ میں ڈالا جائیگا یہ سنکر رسولخدا صلعم بہت روئے اور گھر میں تشریف لیگئے دروازہ بند کیا اور نالہ وزاری میں مشغول ہوئے اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں وہ بھی یہ حال سنکر آہ وزاری میں آپکی شریک ہوئیں نقل ہے کہ قیامت کیدن گنہگاروں کو بھیڑ بکریوں کی طرح دوزخ کی طرف کھدیڑینگے جوان لوگ اپنی جوانی کا افسوس کرینگے اور بوڑھے آدمی اپنے سفید بالوں سے شرمائینگے اور عورتیں عاجزی سے شور وفریاد کرینگی جو وقت مالک داروغۂ دوزخ کی نگاہ انپر پڑیگی پوچھیگا کہ تم کون قوم ہو کہ تمہارا منہ زرد اور آنکھیں کبود نہیں ہیں یہ لوگ بسبب ہیبت کے اپنے سوال کو بھول جائینگے اور کہینگے کہ ہم وہ لوگ ہیں کہ جنپر قرآن نازل ہوا تھا اور پانچ وقت کی نماز اور ایک مہینے کے روزے سال میں فرض ہوئے تھے یہ بات سنکر مالک کہیگا کہ یہ احکام امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر صادر ہوئے تھے یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام جب سنینگے فریاد کرینگے کہ یا رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیک ہمکو اس عذاب سے بچائیے پھر مالک انکو دوزخ میں جانیکا حکم کریگا تب یہ کہینگے کہ ہم کو اسقدر فرصت دے کہ ہم اپنے اوپر نوحہ وزاری کرلیں تب جناب کبریا سے حکم پہنچیگا کہ انکو اجازت دے چنانچہ وہ لوگ چالیس برس تک ایسے روئینگے کہ آنکھوں میں آنسو نہ رہیگا اور خون جاری ہوگا تب مالک کہیگا کہ یہ رونا تمکو دنیا میں لازم تھا کہ آج تمہارے کام آتا اور موجب نجات کا ہوتا پھر مالک آگ سے مخاطب ہوکر کہیگا کہ انکو لے جب آگ انکے لینے کا قصد کریگی یہ فریاد کرینگے اور بآواز بلند کہینگے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پس آگ انکے پاس سے بھاگیگی پھر آگ سے کہیگا کہ انکو لے آگ پھر قصد نکریگی اور کہیگی کہ کسطرح سے انکو لوں کہ یہ کلمہ [illegible] علیہ السلام کا پڑھتے ہیں پھر مالک آگ سے کہیگا کہ لے انکو حکم خدا ہے لیکن انکا منہ اور

اور آتش جلانا چاہا چنانچہ بعضوں کو گھٹنوں تک اور بعضوں کو کمر تک جلائیگی تب جناب کبریا کا حکم حضرت جبرائیل کو ہوگا کہ اے جبرائیل دوزخ میں جا اور عاصیان امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حال دیکھ تب حضرت جبرائیل دوزخ کے دروازے پر آئینگے مالک انسے سبب آنیکا پوچھیگا حضرت جبرائیل کہینگے کہ سرپوش دوزخ کا اٹھا میں گنہگاران امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھونگا مالک سرپوش دوزخ کا اٹھائیگا حضرت جبرائیل دیکھینگے کہ تمام جسم انکا جلگیا ہے مگر منہ پر اثر سیاہی کا نہیں اور جلنے سے محفوظ ہے وہ لوگ حضرت جبرائیل کو دیکھ کر پوچھینگے کہ تم کون ہو تمہاری صورت ان فرشتوں کے مشابہ نہیں ہے حضرت جبرائیل کہینگے کہ میں وہ فرشتہ ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لاتا تھا جب یہ لوگ آپکا نام سنینگے کمال گریہ وزاری سے التجا کرینگے کہ اے جبرائیل ہمارا سلام آنحضرت کو پہنچاؤ اور حال ہمارا انکو سناؤ کہ آتش جہنم نے ہمکو خاک سیاہ کر دیا ہے حضرت جبرائیل پھر اپنے مقام سدرۃ المنتہی پر چلے جائینگے حکم الہی ہوگا کہ اے جبرائیل جنت میں جا کر میرا سلام میرے دوست سے کہہ اور انکی امت کے گنہگاروں کا حال ان سے بیان کر کہ جو تو نے دوزخ میں دیکھا ہے حضرت جبرائیل بموجب حکم خدا کے جنت میں آئینگے دیکھینگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک خیمہ مروارید میں کہ جسکے چار ہزار دروازے زبرجد کے ہونگے مسند عزت پر رونق افروز ہیں حضرت جبرائیل کو دیکھکر خوش ہونگے اور فرمائینگے کہ مرحبا اے بھائی جبرائیل آج کہو تو کیا اتفاق ہوا حضرت جبرائیل خدا کا سلام پہنچا کر گنہگاران امت کا حال عرض کرینگے رسول خدا صلعم یہ سنتے ہی بے تامل اٹھ کھڑے ہونگے اور مقام شفاعت میں آکر امت کی شفاعت چاہیں گے اللہ تعالی فرمائیگا کہ میں نے تیری خاطر سب کو بخشا تب آپ دوزخ کی طرف تشریف لیجائینگے مالک آپکے حکم سے دروازہ دوزخ کا کھولدیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب گنہگاروں کو دوزخ سے نکلوا کر آب حیوان میں غسل دلوائیں گے کہ ان کا گوشت اور پوست صحیح وسالم ہوجائیگا اور خازن بہشت سب کیواسطے حلہ سبز لاکر حاضر کریگا۔

اور ایک ایک براق بھی سبکی سواری کیلئے موجود ہوگا کہ یہ سب بصد حرمت سے بکمال عزت وحرمت بہشت میں داخل ہونگے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ بِحُرْمَۃِ نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللہ تعالی نے وہ وہ نعمتیں بہشت میں پیدا کی ہیں کہ دنیا میں کسی نے دیکھیں نہ سنیں بلکہ کسی کے خیال میں بھی نہیں گذریں لکھا ہے کہ ادنی قطعہ بہشت کا دنیا کے برابر ہوگا اور جو نعمتیں کہ اسمیں مہیا ہیں وہ عقل میں

سے افزون ہیں کمترین بندے کو بہشت میں ستر کوشک ملینگے اور ہر کوشک میں ستر ہزار سرائیں اور ہر سرائے میں ہزار گھر ہر گھر میں ایک مہینے کی راہ کا فاصلہ ہوگا اور ستر ستر تخت مرصع اور ہر تخت پر ایک حور نہایت خوش جمال بیٹھی ہوگی اور ستر پرستاران خوب صورت دست بستہ اسکے سامنے کھڑی ہونگی ہر کوشک کا ایک مہتمم واسطے آرایش کے موجود رہیگا اور ستر فرشتے نوبت نقارے کی ہر کوشک کے دروازے پر بجایا کرینگے اور وہ جنتی براق پر سوار ہو کر اپنے حد مقبوضہ کی سیر کیا کرینگے اور براق ہوا پر اڑیگا اور ہر کوشک تک پہنچیگا کچھ حاجت باگ پھیرنے کی نہوگی سیل اختر کو شکونکی سیر کرائیگا پھر ایک کوشک نور کا نظر آئیگا کہ اگر اسکی روشنی دنیا میں آپڑے تو دیکھنے والونکی آنکھ خیرہ ہو جاوے اس کوشک کے خادم کمال تعظیم اور تکریم سے پیش آئینگے اور دوڑ کر اس کی رکاب چومینگے اس کوشک میں ستر تخت ہونگے ہر تخت پر ہزار خلعت مرصع کرسیوں کے اوپر رکھے ہونگے اور ہر تخت کے تلے نو پائے اور ایک پائے سے دوسرے پائے تک ایک برس کی راہ کا فاصلہ ہوگا جب مومن چاہیگا اسپر قدم رکھنا وہ تخت سر جھکا لیگا اور جب یہ مومن قدم اسپر رکھ دیگا وہ سر اٹھا لیگا اور بلندی اسکی نوے برس کی راہ کی ہوگی اللہ اپنے فضل و کرم سے سب مسلمانوں کو ایسا مقام نصیب کرے اور دنیا میں توفیق صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ کی عنایت فرمائے بحرمتہ محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم :۔

مقصد چوتھا سکرات موت اور عذاب قبر کے بیان میں

بزرگوں کا اسبات پر اتفاق ہے کہ کوئی تکلیف اور الم جان کندنی سے زیادہ سخت نہیں ہے اگر ملوا تکٹرے کریں تب بھی تکلیف نزع کے مقابل نہو سکے چنانچہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے ترغیب جہاد میں فرمایا ہے کہ جہاد کرو راہ خدا میں اور سستی نہ کرو کہ سختی جان کندنی کی ہزار مرتبہ ضرب شمشیر سے زیادہ ہے نقل ہی شمایل ترمذی میں لکھا ہے کہ وقت جان کندنی کے ایسی سختی آنحضرت صلعم پر گذری کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا دیکھ کر رونے لگیں پوچھا کہ آپ پر بہت تکلیف ہے آپنے فرمایا کہ ایسی تکلیف مجھ کو کبھی ہوئی تھی لیکن اب نہ ہوگی اے بیٹی۔ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سکرات موت لاحق ہوئی آپنے ایک پیالہ پانی کا بھرا ہوا منگایا اور بار بار اپنا دست مبارک

اس میں ترکرکے اپنے روئے مبارک پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اِنَّ سَکَرَاتَ الْمَوْتِ حَقٌّ ایضاً
اور روایت ہے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب سے میں نے آنحضرت کو سکرات موت کی تکلیف
میں دیکھا تمنا اسباب کی نرمی کہ جان بآسانی نکلے اسواسطے کہ اگر بآسانی مرنا دلیل مغفرت کی ہوتی
تو پیغمبر خدا پر مطلق تکلیف نہ ہوتی دیگر مرآۃ العالمین میں لکھا ہے کہ سکرات موت اس شدت سے جناب
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم پر طاری ہوئی کہ رنگ چہرہ مبارک کا کبھی سرخ ہوجاتا اور کبھی زرد ہاتھ
اپنا پانی سے ترکرکے اپنی پیشانی نورانی پر پھیرلیتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدایا مدد کر میری سکرات
موت میں کبھی اپنا ہاتھ اور کبھی بایاں ہاتھ دراز کرتے تھے اور اسوقت سقف خانہ پر نگاہ کرکے ہاتھ اٹھایا
اور فرمایا کہ مَعَ الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ناگاہ دست حق پرست زمین کی طرف مائل ہوا اور روح پرفتوح بجوار رحمت الٰہی
منتقل ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ایضاً مشکوٰۃ شریف میں لکھا ہے کہ جسوقت بندہ مومن باایمان
مرتا ہے فرشتے رحمت کے نازل ہوتے ہیں اور کفن اور خوشبو جنت سے لاتے ہیں اور اسکے سامنے بیٹھتے ہیں بعد اسکے
ملک الموت آکے اسکے سر کے پاس بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے نفس پاک نکل اور چل طرف رحمت خدا
کے پس روح اسکی جسم سے نکلتی ہے جسطرح کہ قطرہ پانی کا مشک سے نکلتا ہے اسوقت وہ فرشتے اسکی روح
کو ملک الموت کے ہاتھ سے لیکر اسی کفن اور خوشبو میں لپیٹتے ہیں کہ اس سے ایسی خوشبو نکلتی ہے کہ کسی نے کبھی
زمین پر نہ سونگھی ہوگی پھر اس روح کو آسمان پر لیجاتے ہیں آسمان کے فرشتے پوچھتے ہیں کہ یہ کیسی کی روح لطیف ہے
کہ تمام آسمانوں کو معطر کردیا وہ جواب دیتے ہیں کہ فلانا شخص فلانے کا بیٹا ہے وہ یہ سنکر تعظیم تمام پیش آکر
دروازہ آسمان کا کھولدیتے ہیں اور اس آسمان کے فرشتے اسکے ہمراہ ہوتے ہیں اسی طرح ساتویں آسمان تک
پہنچتے ہیں تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لکھو نام اس میرے بندے کا علیین میں اور لیجاؤ اسکی روح اسکے بدن میں
اسواسطے کہ یہ زمین سے پیدا ہوئی ہے اور روز قیامت کے اسکو زمین سے اٹھاؤنگا فرشتے پھر اسکی روح
اس کے جسم میں لاکر ڈالتے ہیں پھر دو فرشتے قبر میں آکر مردے کو بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تیرا
پروردگار کون ہے وہ جواب دیتا ہے کہ اللہ پھر پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے کہ دین اسلام
پھر پوچھتے ہیں کہ کیا جانتا ہے تو اس شخص کو کہ تم میں پیدا ہوا تھا واسطے ہدایت کے وہ کہتا ہے کہ وہ

51672

[redacted] وہ رسول اللہ ہی پھر سوال کرتے ہین کہ تونے کیونکر جانا کہ وہ رسول اللہ
ہی وہ کہتا ہی کہ کتاب اللہ اونسے پونہچائی اور سنائی اور مینے اوسکی تصدیق کی بعد اسکے آسمان سے
آواز آتی ہی کہ سچ کہتا ہی بندہ میرا اب بہشت سے فرش لاکر اسکی قبر مین بچھاؤ اور ایک دروازہ بہشت کا
اسکی قبر کی طرف کھولدو کہ ہوا خوش بہشت کی اسکی قبر مین آیا کرے اور قبر اسکی اتنی وسیع ہوجاتی ہی کہ
جہانتک اسکی نگاہ پونہچے بعد اسکے ایک شخص نہایت خوبصورت اچھے کپڑے پہنے ہوے اور خوشبو
لگائے ہوے آتا ہی اور اوس سے کہتا ہی کہ خوشخبری ہو تجکو کہ یہ دن وہ ہی کہ اللہ تعالی نے تجھسے
وعدہ کیا تھا وہ پوچھیگا کہ تو کون ہی کہ تیرے دیکھنے سے روح کو نہایت فرحت ہوتی ہی وہ
کہیگا کہ مین تیرے اعمال صالح ہون تب یہ مردہ کہتا ہی کہ الٰہی قیامت جلد قائم کر کہ مین پھر زندہ ہون
اور میرے عزیز واقربا مجکو دیکھین کہ اللہ تعالی نے مجھپر ایسی عنایت کی اور جب بندہ کافر مرتا ہی نازل
ہوتے ہین اوسپر فرشتے بدصورت سیاہ رنگ اور اونکے پاس ٹاٹ ہوتا ہی اوسکے سامنے بیٹھتے ہین
بعد اوسکے ملک الموت اوسکے سر کے پاس آکر بیٹھتے ہین اور کہتے ہین نکل اے جان پلید اور چل طرف
غضب اللہ کے اوسوقت اوسکی روح چھپتی پھرتی ہی تمام بدن مین اور نہین چاہتی کہ جسم سے
نکلے اوسوقت ملک الموت اوسکو کمال شدت اور تکلیف سے کھینچتے ہین کہ جیسے گرم سیخکو بھیگے ہوے
نمدے سے بزور کھینچتے ہین اور ریزے اوس نمدے کے سیخ مین لپٹ کرتے ہین پھر وہ فرشتے ایک لحظے
ملک الموت کے پاس نہین چھوڑتے ہین اور ٹاٹ مین لپیٹتے ہین اور ایسی بدبو نکلتی ہی کہ اگر دنیا مین وہ بو
آجائے تو ساری دنیا مرجائے اور جب آسمان کیطرف لیجانے کا قصد کرتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ یہ کسکی روح خبیث
ہی یہ فرشتے اوسکا نام کمال حقارت سے لیکر کہتے ہین کہ فلانا ہی اور دروازے آسمان کے نہین کھولتے
پھر اللہ تعالی فرماتا ہی کہ نام اسکا سجین مین لکھو اور سجین ساتوان طبقہ ہی دوزخ کا نیچے زمین کے پھر اسکی
روح کو اوسکے بدن مین پھینک دیتے ہین تب دو فرشتے اوسکی قبر مین آکر اوسکو بٹھاتے ہین اور پوچھتے ہین
کون ہی رب تیرا یہ ہاے ہاے کرتا ہی اور کہتا ہی کہ مین نہین جانتا پھر پوچھتے ہین کہ دین تیرا کیا ہی وہ کہتا ہی
کہ مین نہین جانتا پھر پوچھتے ہین کہ اوس شخص کو پہچانتا ہی کہ جو تم مین واسطے ہدایت کے پیدا ہوا تھا

وہ اوسی طرح سے ملے کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مین نہین جانتا پھر آسمان سے ایک آواز آتی ہے کہ یہ جھوٹا ہے پس اسکی قبر مین آگ بچھاتے ہین اور ایک دروازہ دوزخ کا اسکی قبر کی طرف کھولتے ہین کہ اوسکی لپٹ اوسکو پہنچا کرتی ہے اور قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ پسلیان اسکی اودھر سے اودھر نکل جاتی ہین پھر ایک شخص نہایت بدصورت بدبو اسکے پاس آتا ہے اور کہتا ہے افسوس کہ اپنے حال پر کہ تونے جو دنیا مین کیا تھا اور اللہ نے اوسکی سزا کا وعدہ کیا تھا وہ دن یہی ہے تب پوچھتا ہے کہ تو کون ہے کہ تجکو دیکھکر مجھے شرم آتی ہے وہ کہتا ہے کہ مین تیرے اعمال بد ہون پھر یہ تمنا کرتا ہے کہ الٰہی ابھی قیامت قائم نہو کہ میرے خویش و اقربا مجکو اس حال مین دیکھین اور مین اونکے سامنے شرمندہ ہون **نقل** ہے کہ حاتم رحمۃ اللہ علیہ ایکدن وعظ کہتے تھے اور مجلس مین ایک کفن چور بھی موجود تھا اوسنے خوف خدا سے اپنے فعل سے توبہ کی لوگون نے اوس سے پوچھا کہ تونے کتنی قبرین کھودی ہونگی مسلمانون کی تو نے قبلے کیطرف سے پھرا ہوا پایا اور کتنون کا قبلے کیطرف اوسنے کہا کہ مینے بیس برس یہ پیشہ کیا ہے اس مدت مین سات ہزار قبرین مسلمانون کی کھولین تو دو آدمی کا منہ مینے قبلے کیطرف دیکھا ہے اور باقی سب کا منہ قبلے کے رخ سے پھرا پایا اے عزیز مسلمانون کو مناسب ہے کہ عذاب قبر اور سوالات نکیرین کے برحق جانین اور اپنے تئین گناہون سے بچائین کہ اوسوقت پھر کوئی کام نہین آتا ہمیشہ جہانتک ہو سکے فکر آخرت کیا کرین **نقل** رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص موت کو بہت یاد کریگا اور توشہ آخرت کے سامان سے انجام دین مین مشغول رہیگا بعد مرنے کے اپنی قبر کو باغ پائیگا باغہائے جنت سے اور وہان ایک چہرہ نورانی نظر آئیگا چاند سے زیادہ خوبصورت اور مشک سے زیادہ معطر وہ شخص اوس سے پوچھیگا کہ تو کون ہے وہ جواب دیگا کہ مین تیرے اعمال نیک اور اخلاق حمیدہ ہون اس خانۂ پر وحشت مین تیری غمگساری کے لیے آیا ہون اور اس تاریک مکان مین قیامت تک چراغ رہونگا وہ بندہ خوش ہو کر کہیگا کہ کاش قیامت جلد آئے تو میرے خویش و اقربا مجکو دیکھین کہ اللہ تعالی نے میرے حال پر کیسی عنایت فرمائی اور جو شخص موت کو بھول کر تمام ہمت اپنی طلب دنیا مین اور حرص مال و متاع مین صرف کریگا

اور گوشۂ آخرت سے غافل رہیگا تو وہ اپنی قبر کو ایک غار پائیگا مانند دوزخ سے اور مونس
اور رفیق اوسکے شعلہای دوزخ جلانے والے اور ایذا پہونچانے والے ہونگے اور کہینگے کہ اے
بدبخت ہم تیرے اعمال بد ہین **نقل** ایک جماعت نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
کہ یا رسول اللہ کس شخص کو ثواب شہید کا ملتا ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہر روز اپنی موت کو بیس بار
یاد کرتا ہے اوسکو شہید کا ثواب ملتا ہے **دیگر** حدیث شریف میں آیا ہے کہ جتنی فہمید انسان مین ہے اگر
حیوانات مین ہوتی کبھی خوف الٰہی سے موٹے نہوتے **دیگر** حسن بصری رح ہمیشہ ذکر قبر اور قیامت
کی باتین کیا کرتے تھے اور ربیع خثیم نے اپنے گھر مین قبر کھودی تھی ہر روز دو مرتبہ و سمین لیٹا کرتے کہ موت
فراموش نہوجائے **دیگر** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو اپنی امت مین دو بات کا ڈر ہے ایک کہ خواہش
نفسانی مین مبتلا ہون دوسرے یہ کہ زندگانی دراز کی امید کرین جسکے لیئے سمجھا کہ عمر میری بہت ہوگی
اور نوبت مرنیکی دیر مین پہونچے گی اوس شخص سے عمل نیک ظہور مین آئینگے **دیگر** رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جب قضائے حاجت کو تشریف لیجاتے بعد فراغ کے جب تک پانی ملے آپ تیمم کرتے کہ شاید پانی کے
پہونچنے تک زندگی وفا نکرے **دیگر** حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ غم روزی کا نکھایا کر اگر
کل تک نہ رہیگا اللہ روزی بھی دیگا **نقل** اسود جبی نماز مین داہنے بائین دیکھا کرتے کسی نے کہا
کہ نماز مین ادھر اودھر دیکھنا جائز نہین ہے جواب دیا کہ مین یہ دیکھتا ہون کہ حضرت عزرائیل کدھر سے
آئے **نقل** رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ چیزون کو غنیمت جانو ایک جوانی کو قبل
پیری کے دوسرے تندرستی کو قبل بیماری کے تیسرے توانگری کو قبل محتاجی کے چوتھے
فراغت کو قبل مشغولی کے پانچوین زندگی کو قبل موت کے **نقل** ایک زاہد دعائی جلد جلد چلے جاتے تھے
کسی نے پوچھا کہ آج اتنے جلد کیون جاتے ہو بولے کہ یہ لشکر شہر کے باہر میرا منتظر ہے جب تک مین
نجاؤنگا وہ نہ اوٹھینگے اوسنے کہا کہ ہمکو تو کوئی لشکر نظر نہین پڑتا کیا تم دیوانے ہو اونھون نے کہا
کہ مین گورستان کے مردون کو کہتا ہون **نقل** ہے کہ ابو موسی اشعری بڑھاپے مین نماز بہت پڑھتے
اور ہر دم عبادت مین مشغول رہتے کسی نے کہا کہ اس عمر مین اتنا رنج اور مشقت کیون اوٹھاتے ہو فرمایا کہ جب

دو شخص گھوڑے سے دوڑاتے ہین تو ہر ایک کوشش کرتا ہے کہ مجکو سبقت حاصل ہو اور گھوڑا میرا اچھا جانے
مین بھی آخر عمر مین سعی کرتا ہون کہ مردان طریقت سے پیچھے نہ رہجاؤن اور بازی نہ ہار جاؤن
نقل ہے جب یوسف علیہ السلام کو کنوے مین ڈالا اور بھائی اونکے اونکو تنہا چھوڑ کر چلے گئے
حضرت جبرئیل بہشت سے پیراہن لائے اور اونکو پہنایا جسوقت مجکو تنگ قبر مین چھوڑینگے اگر حضرت
یوسف کیطرح زندگی ہوگی تو حلے بہشت کے ملینگے اور اگر نمرود کیطرح منکر اور بے ایمان مرے تو دوزخ
کے ٹاٹ مین لپیٹے جائینگے **نقل** ایکدن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم گورستان بقیع کی سیر
فرماتے تھے ناگاہ ایک قبر سے آواز آہ و نالے کی آپ نے سنی کہ مردہ اوسکا زبان سے کہتا ہے اَلنَّارُ عَنْ
یَمِیْنِیْ وَالنَّارُ عَنْ شِمَالِیْ وَالنَّارُ عَنْ تَحْتِیْ وَالنَّارُ عَنْ فَوْقِیْ یعنی چارون طرف سے مجھے آگ نے گھیر لیا ہے
عذاب سخت مین گرفتار ہون حضرت نے حکم منادی کا دیا کہ جن لوگون کے عزیز و اقربا اس گورستان
مین دفن ہون وہ سب حاضر ہون سب لوگ اطراف مدینے کے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے مردون کی قبر پر
کھڑے ہوے مگر اوس قبر پر کوئی نہ کھڑا ہوا آپنے پھر منادی کا حکم دیا تب ایک عورت بہت بڑھی عصا ہاتھ
مین لیکر گرتی پڑتی آئی اور اوس قبر پر کھڑی ہوئی آپنے ارشاد کیا کہ یہ قبر کسکی ہے اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ
یہ قبر میرے بیٹے کی ہے چالیس برس ہوے کہ یہ مرا ہے آپنے فرمایا کہ یہ شخص سخت عذاب مین گرفتار ہے
اسکا عمل دنیا مین کیا تھا اور کیا کام کیا کرتا تھا اوسنے کہا کہ مین اس سے بہت ناخوش تھی اور یہ
مجکو نہایت اذیت دیا کرتا تھا آپنے فرمایا کہ اب تو اسکی خطا سے درگذر اور معاف کردے انکار
کرتی تھی اوسوقت آپ نے دعا کی کہ عذاب اسکا اس پیرزن کو دکھلادے خدا کے حکم سے حجاب
قبر کا اوسکی آنکھون سے اوٹھ گیا کیا دیکھتی ہے کہ تمام قبر اوسکی آگ سے بھری ہے یہ دیکھکر وہ بیتاب ہوئی
اور چلائی اور کہنے لگی کہ خداوندا مین اس سے راضی ہوئی تو بھی اپنا کرم کر اور بخشدے اوسیوقت
وہ عذاب اوسکا موقوف ہوگیا اور آگ سرد ہوگئی اے عزیز ماں باپ کی نارضامندی بہت بڑی
بات ہے اور آدمی عذاب سخت مین گرفتار ہوتا ہے استرضای والدین مین جہان تک ممکن ہو آدمی
کوشش کرے ایضاً حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب کسیکو قبر مین رکھتے ہین تو گور کہتی ہے کہ اے فرزند آدم

تو دنیا مین کیا مغرور تھا اور یہ نہین جانتا تھا کہ مجکو اس گھر مین کیسی طرح طرح کے کیڑون سے بھرا ہی آنا پڑیگا کہ مجھپر کس نازو غرور سے گذر کرتا تھا اور تخت سے چلتا تھا **ایضاً** اور حدیث مین آیا ہی کہ جب مردے پر قبر مین عذاب ہوتا ہی تو وہ اپنے ہمسایون کو پکارتا ہی اور کہتا ہی کہ تم لوگ مجھسے پیچھے رہگئے ہو کیون عبرت نہین کرتے اور تمھین مہلت عبادت کی حاصل ہی کیون قصور کرتے ہو اور یہ بھی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو لوگ مردے کے جنازے کے ساتھہ جاتے ہین مردہ اونکے پاؤن کی آواز سنتا ہی **ایضاً** یہ بھی حدیث شریف مین آیا ہی کہ گنہگار کی قبر مین ننانوے جانور مسلط ہوتے ہین ایک کے ہاتھہ مین آگ کا گرز ہوتا ہی قیامت تک دونون طرف سے مارتے ہین اور ان جانورون کے نہ آنکھہ ہوتی ہی نہ کان کہ اسکا حال دیکھکر رحم کرین یا اسکی فریاد وزاری سنکر ترس کھائین **ایضاً** حدیث شریف مین آیا ہی کہ کافر کی قبر مین ننانوے اژدہے ہوتے ہین اور ہر اژدہے کے ساتھہ ننانوے ننانوے سانپ یہ سب اوسکو کاٹتے ہین اور قیامت تک اسی عذاب مین گرفتار رہتا ہی **ایضاً** حدیث شریف مین آیا ہی کہ آخرت کے سفر کی بہت منزلین ہین اون مین سے منزل اول قبر ہی اگر یہ منزل آسانی سے کٹی تو سب منزلین آسان ہو جاتی ہین اور اگر منزل اول دشوار ہو گئی تو اور سب بھی دشوار ہو جاتی ہین **نقل** سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ بادشاہی چھوڑ کر گورستان مین کیون بیٹھے رہتے ہو اور مردون سے صحبت رکھتے ہو فرمایا کہ مینے اہل دنیا کو چار قسم پر پایا بعضے مر گئے ہین اور بعضے جیتے ہین اور دنیا مین موجود ہین اور بعضے مان کے پیٹ مین اور بعضے باپ کی پیٹھہ مین آنے کے مستعد جو کہ مر گئے ہین وہ قبرون مین چلاتے ہین کہ ای باقیماندو ہم لوگ بغیر تمھارے قیدخانہ لحد مین گرفتار ہین تم آچکو تو قیامت برپا ہو اور ہم اس تنگی اور تاریکی سے مخلصی پائین اور جو کہ پشت پدر اور رحم مادر مین ہین وہ کہتے ہین کہ دنیا کے رہنے والے عدم کو جلد کیون نہین جاتے اور دنیا ہمارے لیے کیون نہین خالی کرتے غرض ایک طرف سے بھگاتے ہین اور دوسرے طرف کو ٹھیلتے ہین اس صورت مین کس طرح ترک دنیا نکرون اور ملک آخرت کا طالب نہون کہ ملک وہان کا بیزوال اور بادشاہ اوس ملک کا لایزال ہی بہت بادشاہ زمانے کے مرگئے اور کچھہ نام ونشان انکا باقی نرہا موت عجب بلا ہی کہ امیر وزیر درویش

توانگر غنی فقیر خواجہ غلام سب اس راہ میں چلتے ہیں جسنے شربت زندگانی کا پیا ضرور ہی کہ زہر موت
کا بھی چکھے خوشحال ان لوگون کا کہ قبل مرنیکے ترک ماسوی اللہ کرکے راضی اور مستعد کوچ کے
رہیں **نقل** حدیث شریف میں آیا ہو کہ جب کسیکا بیٹا یا بیٹی مرتی ہی حق تعالی ملک الموت سے خطاب
فرماتا ہی کہ میرے بندے کے فرزند کی روح تونے قبض کی اوسکو کسطرح پر پایا وہ کہتا ہو کہ خداوندا
تیرا شکر اور حمد کرتا تھا اور کہتا تھا انا للہ وانا الیہ راجعون تب حکم ہوتا ہی کہ ایک گھر اسکے
کے لیے جنت میں بناؤ اور نام اوسکا خانۂ حمد رکھو **نقل** حدیث شریف میں آیا ہی کہ جو مرد و
مومنہ داغ فرزندی میں صابر اور شاکر ہے قیامت کے دن اللہ تعالی جبرئیل علیہ السلام سے فرمائیگا
کہ ان سبکو حاضر کرو اور جنت میں لیجاؤ **نقل** اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ لڑکا معصوم قیامت
کے دن دروازہ بہشت کا پکڑ کے کھڑا ہو جائیگا کہ خداوندا جب تک میرے ماں باپ بہشت میں
نہ جالیں دوسرا کوئی نہ جائے اللہ تعالی فرمائیگا کہ مجکو لڑنے حساب کرنا ہی تب وہ لڑکا کہے گا
الہی میرا بھی تجھسے کچھ حساب ہی حکم ہوگا کہ تو مجھسے کیا حساب رکھتا ہی وہ عرض کریگا کہ الہی تو رحیم
و کریم ہی اگر تجھسے عرض حساب نکروں کس سے کہوں الہی کہ تو نے مجکو گوشۂ عدم سے صحرائے وجود میں دیا
اور نو مہینے ماں کے پیٹ میں قید رکھا پھر ہزار تکلیف پیدا کیا ہنوز میں نے شاخسار زندگانی سے
ثمر جوانی کا نکھایا اور کچھ لطف زیست کا نہ اوٹھایا کہ حضرت عزرائیل نے مجکو ملک عدم دکھایا
اور شربت موت کا چکھایا باوجود اس عاجزی و بیچارگی کے میں تجھسے راضی اور خوش ہوں
تو بے نیاز اور بندہ نواز ہی اگر میری التماس سے میرے ماں باپ کو بخشدے نہایت مہربانی ہی
اوسوقت حق تعالی دو فرشتے اوسکے ماں باپ کی صورت اوسکے پاس بھیجیگا تب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم بتقاضائے کمال شفقت اور امت نوازی کے بہشت کے دروازے پر تشریف لائینگے
اور فرمائینگے کہ اے لڑکے یہ دونوں تیرے ماں باپ ہیں وہ کہیگا کہ یا رسول اللہ یہ نہیں ہیں جناب
فرمائینگے کہ انکو سونگھ اور بو شفقت پدری و مادری سے معلوم کر جب وہ سونگھے گا چلائیگا
کہ الہی یہ میرے ماں باپ نہیں ہیں پوچھا جائیگا کہ تو نے کیونکر جانا وہ عرض کریگا کہ ان سے

بوسی شفقت پدری نہین آتی اللہ تعالی فرمائیگا کہ تو سچ کہتا ہی ماں باپ تیرے دوزخ مین ہین
تیری خاطر سے مینے اونکو بخشا جا دوزخ سے اونکو نکال لا تب دروازۂ دوزخ پر جاکر اپنے ماں باپ
کو جہنم سے نکال کے اپنے ساتھہ جنت کو لیجائیگا ایضاً حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نے
حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ تو نہین جانتا کہ جو مصیبت میرے بندے کو دنیا مین پہونچتی ہی اور وہ اوسپر
صبر اور شکر کرتا ہی عوض اوسکے ثواب عظیم عنایت کرتا ہون یہانتک کہ اگر کسیکے پاؤن مین کانٹا چبھتا ہی
اوسکی جزا مین گل مراد شگفتہ پاتا ہی اور غور کر کہ جو شخص اپنے تن نازنین کو گرد وغبار سے پاک صاف
رکھتے تھے وہ لوگ گور تنگ وتاریک مین آپڑے اور جسم اونکا کیڑونکی خوراک ہوا پھر کیونکر اونکے حال پر
شفقت اور عنایت نکرون اور عوض اوس رنج وشدائد کے درجات عالی دیکر جنت مین داخل نکرون
ایضاً حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو مسلمان اکثر بیمار رہتے ہین وہ قیامت کے دن اپنے مرتبے دیکھکر
کہینگے کہ کاش ہم دنیا مین ایکدم بھی تندرست نرہتے تو اس سے زیادہ ہمکو مرتبہ حاصل ہوتا **نقل**
عمران حصین سے کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھپر کمال عنایت فرماتے تھے اور بہت التفات
کرتے تھے ایکدن مجھسے فرمایا کہ فاطمہ بیمار ہی مین اوسکی عیادت کو جاتا ہون تو بھی میرے
ساتھہ چل جب دروازے پر پہنچے حضرت فاطمہ نے پوچھا کہ کون ہی آپ نے فرمایا کہ مین ہون محمد تیرا باپ
کہا تشریف لائیے آپ نے فرمایا کہ عمران بھی میرے ساتھہ ہی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے
پاس سوا ایک پرانے کملی کے اور کوئی کپڑا نہین ہی آپنے فرمایا وہی کملی اپنے بدن پر لپیٹ لو آپ نے
اوس کملی سے تمام جسم اپنا چھپا لیا مگر سر کھلا رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ردائے مبارک
پھینکدی کہ اس سے اپنا سر چھپا لو بعد اسکے آپ اندر تشریف لیگئے اور پوچھا کہ ای فرزند کیا حال ہی
عرض کیا کہ یا رسول اللہ ظاہر مین تپ کی بیماری ہی اور اصل مین بھوک کی شدت ہی یہ حال دیکھکر آنحضرت
رو دئے اور فرمایا کہ ای فرزند مینے بھی تین دن سے کچھہ نہین کھایا اور نہ کچھہ میسر ہوا آج جو دنیا مین اس
بھوک اور بیماری اور برہنگی پر صبر کر کل قیامت کے دن اسکی عوض اللہ ایسا درجہ عنایت کریگا کہ تو بہت
خوش ہوگی اوسیوقت حضرت جبرئیل آئے اور کہا یا رسول اللہ خداے تعالی فرماتا ہی کہ میرے دوست کو

میرا سلام کہو اور کہدے کہ اگر تجکو منظور ہو تو تمام پہاڑ روی زمین کے تیرے واسطے سونے کے کردون
آپنے کہا کہ مجھے منظور نہین دنیا سرای فانی ہی چند روزہ زندگانی کے لیے مال جمع کرنا غافلونکا کام ہی
نقل حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایکدن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب کبریا سے عرض کیا کہ خداوندا
مقام مومنین کونسا مقام تیرے پسند ہی اور تو اوسکا دوست سب سے زیادہ دوست رکھتا ہی خطاب ہوا
کہ خطیرۃ القدس حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ الٰہی وس مین کون لوگ رہتے ہین فرمایا کہ وہ مقام
اون شخصونکا ہی کہ جب اونپر بلا بھیجتا ہون صبر کرتے ہین اور جب اونکو نعمت دیتا ہون شکر کرتے ہین
اور جو کوئی اونمین سے مرتا ہو کہتے ہین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ نقل حدیث شریف مین آیا ہی
کہ مسلمان بیمار کے نالہ و آہ کا ثواب تسبیح کے برابر ہی اور فریاد اوسکی تہلیل کے برابر اور سانس لینا اوسکا صدقہ
ہی اور خواب اوسکا عبادت اور کروٹ لینا جہاد ہر دم اوسکے حسنات لکھے جاتے ہین جب صحت پاتا ہی
خوش و خرم ہوتا ہی اور اگر مر جاتا ہی مغفور اور مقبول مرتا ہی نقل حدیث شریف مین آیا ہی کہ عاشقان الٰہی
کو ہر مصیبت اور زحمت پر ایسا اجر اور ثواب ملتا ہی کہ مرد اوسکا اونمین کا دل چاہتا ہی الٰہی صدقہ
اپنے رسول مقبول کا اس گنہگار کا بھی خاتمہ بخیر کر اور سکرات موت اور عذاب قبر سے محفوظ رکھ

مقصد پانچوان مسلمانون کے حقوق بایکدیگر کے بیان مین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کے بائیس حق ہین
اول یہ کہ جو کچھ اپنے اوپر گوارا نکرے دوسرے پر بھی روا نرکھے دوسرے کسی مسلمان سے غرور اور تکبر نکرے
کہ اللہ تعالیٰ متکبر کو دشمن رکھتا ہی اور مخبر صادق نے فرمایا ہی کہ نہ داخل ہوگا جنت مین جسکو ذرا بھی
تکبر ہوگا آدمی کو چاہیے کہ کسیکو نظر حقارت سے نہ دیکھے اللہ کے دوست اوسکے بندون مین چھپے
ہوئے ہین کیا تعجب ہی اہل کی ہو تیسرے یہ کہ بات نمام اور چغل کی کسی کے حق مین
قبول نکرے اور سمجھے کہ نمام و غماز فاسق ہوتا ہی اور پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ نمام پر بہشت حرام ہی
ایسے شخص سے دور رہنا اور اوسکو جھوٹا جانتا چاہیے اور جو شخص اور کسی کی بدی تجھسے
کہے گا ضرور ہی کہ تیری بھی بدی دوسرے سے کہیگا چوتھے یہ کہ کسی پر بہتان نکرے اور مین

سے زیادہ کسی مسلمان کا کینہ دل مین نہ رکھے سب سے بہتر اللہ تعالی کے نزدیک وہ شخص ہے کہ اپنے بھائی مسلمان پر سلام علیک کرے اور اخلاق سے پیش آئے حق تعالی فرماتا ہے کہ مین نے درجہ بہشت کا اس سبب سے بڑھایا کہ اپنے بھائیون سے انتقام نہ لیا پانچوین یہ کہ سب پر احسان کیا کرے اور بدلہ مین توقع نرکھے کہ احسان کا عوض احسان ہے کسی پر ہو چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین بیت ہر نیک و بد بذل کن سیم و زر کہ آن کسب خیر ست و این دفع شر ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہترین آدمیون کا وہ شخص ہے کہ کسیکو نفع پہونچائے اور بدترین انسان وہ آدمی ہے کہ جس سے کسیکو نقصان پہونچے چھٹے یہ کہ بوڑھون کی حرمت اور عزت کرے اور لڑکون سے شفقت و محبت پیش آئے جو شخص سفید بالون والے کی حرمت اور بچون پر شفقت نکریگا وہ میری امت مین نہین لکھا ہے کہ جب اصحاب اپنے لڑکون کو واسطے نام رکھنے کے یا دعا کرنیکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے آپ انکو اپنی گود مین بٹھالیتے اور جب کوئی لڑکا آپ پر پیشاب کر دیتا اور باپ اوسکا چاہتا کہ اس لڑکے کو آپکی گود سے جلد لے لون آپ فرماتے کہ کچھ مضایقہ نہین سختی اور درشتی سے نہ بولو اور مہربانی کرو میرے کپڑے پانی سے پاک ہو جائینگے انکا دل جھڑکنے سے ملول ہوگا ساتوین یہ کہ ہر شخص سے بکشادہ پیشانی اور شگفتہ روئی پیش آیا کرے اور اللہ تعالی خندہ رو سے خوش ہوتا ہے اور بہشت مین داخل کرتا ہے ترش رو کج خلق سے ناراض رہتا ہے آٹھوین یہ کہ کسی سے وعدہ خلافی نکرے جس شخص سے جو وعدہ کرے اوسکو وفا کرے لکھا ہے کہ جس شخص مین تین خصلتین ہین وہ منافق ہے اگرچہ نماز گزار اور روزہ دار ہو پہلی جھوٹ دوسری وعدہ خلافی تیسری چوری اور جب آپسمین کسی بات پر تکرار ہو گالی نہ دو اور نماز نہ چھوڑو کہ یہ معاملہ اہل اسلام نہین کرتے نوین یہ کہ ہر شخص کی حرمت اوسکے مرتبے کے موافق کیا کرو کہ جسکی عزت مخلوق مین زیادہ ہو اوسکی حرمت زیادہ کرنا چاہیے مثلاً اگر سردار اور مہتر قوم کا تم سے ملے اوسکی عزت اور اکرام بہت کرنا چاہیے **نقل** ہے کہ ایک دفعہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کسی سفر مین کھانا تناول فرماتی تھین ایک محتاج کو دیکھکر اوسکو روٹی دلادی بعد اسکے ایک سوار آیا آپ نے اوسکو بلا کے بہت حرمت سے بٹھایا اور کھانا کھلایا کسی نے

کہا کہ آپ نے کسی محتاج کو نہ بلایا اور تونگر پر کرم فرمایا ارشاد کیا کہ حق تعالیٰ نے ہر ایک کو ایک درجہ
دیا ہے اور اوسکے رتبے کے موافق اوس سے سلوک کیا چاہیے محتاج آدمی ایک دمڑی سے خوش ہو جاتا ہے
اور تونگر بہت احسان سے خوش ہو جاتا ہے دسوین یہ کہ اگر دو آدمیون مین خصومت ہو کوشش
کرکے صلح کرا دے کہ دو مسلمان مین صلح کرا دینا دس ہزار رکعت نفل سے بہتر ہے گیارھوین یہ کہ عیب
مسلمان کا چھپائے جو کوئی دنیا مین کسیکا عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ آخرت مین اوسکے گناہ
چھپائیگا اگرچہ پہاڑ سے زیادہ ہون بارھوین یہ کہ اپنے تئین تہمت سے محفوظ رکھے اور دوسرونکو
بدگمانی مین نہ ڈالے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آخر ماہ رمضان مبارک مین اپنی زوجہ مطہرہ صفیہ خاتون سے
مسجد مین باتین کرتے تھے دو شخص اودھر سے گذرے آپنے بلا کر فرمایا کہ یہ عورت میری زوجہ
ہے اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ پر کیسا گمان ہوگا فرمایا کہ شیطان آدمی کے جسم مین مانند
خون کے ہر رگ و پے مین پہنچا ہے تیرھوین یہ کہ جسقدر آدمی کو رتبہ اور منصب حاصل ہو حکام وقت
سے سعی اور سفارش مظلومون کی کیا کرے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ شفاعت مومن کی اسطرح
کرنا کہ خون ناحق نہو اور کوئی بیگناہ مارا نجائے یا کوئی مسلمان رنج واذیت نہ پائے بہتر ہے ستر
حج نفل سے چودھوین یہ کہ اگر کوئی کسیکی بدی کرے اور وہ حاضر نہو چاہیے کہ اوسکی طرف سے
آپ جواب معقول دے اور اوسکو اوس بے حرمتی سے بچائے کہ اسکی عوض مین وقت حاجت
اور درماندگی کے اللہ تعالیٰ اسکی مدد کریگا پندرھوین یہ کہ اگر اتفاقاً کسی بد کی صحبت مین گرفتار
ہو جائے نرمی اور چرب زبانی سے اپنے تئین خلاص کرے سختی اور درشتی نکرے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی بہت حرمت کی جب وہ چلا گیا اصحابون نے عرض کیا کہ یا
رسول اللہ یہ کون بزرگ تھا فرمایا کہ یہ بدگو تھا مینے اوسکی عزت اسواسطے کی کہ میری بدی
نکرے جو چاہیے کہ اپنے تئین بدگوئی اور غیبت سے بچائے بدگو کے ساتھ حسن سلوک
سے پیش آئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین سولھوین یہ کہ مسکینون اور محتاجونکی صحبت سے عار او
کنارہ نکرے موسیٰ علیہ السلام مسکینونکو بہت دوست رکھتے تھے اور کسی نام کو مسکین سے زیادہ پسند نکرتے

جو کوئی اپنے تئین مسکین کہتا اوس سے نہایت خوش ہوتے اور جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی
اپنی مناجات مین فرمایا ہے کہ الٰہی جبتک زندہ رہون مسکین ہو کر رہون اور وقت مرنیکے بھی مسکین ہون اور روز قیامت
کے بھی مجکو زمرۂ مساکین مین محشور کرنا سترھوین یہ کہ اول سب پر سلام علیک مین سبقت کرے حدیث
شریف مین آیا ہے کہ جب بعض شخص آپسمین سلام علیک کرتے ہین ستر رحمتین اللہ کی اونپر نازل ہوتی ہین نوے
اوسپر جسنے پہلے سلام کرتا ہے اور دس جواب دینے والے پر اور جب کوئی دست بوسی یعنی مصافحہ کرتا ہے اوسوقت
بھی ستر رحمتین نازل ہوتی ہین ننانوے خندان اور کشادہ پیشانی پر اور ایک طرف ثانی پر اٹھارھوین
یہ کہ جب چھینک آئے الحمد للہ کہے اور سننے والا یرحمک اللہ کہے اونیسوین یہ کہ بیمارون کی عیادت کیا کرے
دور ہو یا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بیمار کی عیادت کرتا ہے اور پوچھنے کو جاتا ہے
گویا جنت مین بیٹھتا ہے اور جب پھرتا ہے ستر ہزار فرشتے متعین ہوتے ہین کہ اس شخص کے واسطے بخشش اور
آمرزش چاہتے ہین اور جو مومن بیمار ہوتا ہے گناہ اوسکے ایسے معاف ہوتے ہین کہ جسطرح خزانمین پتے جہڑ جاتے
ہوتا ہے بیسوین یہ کہ ہر مسلمان کے جنازے کے ساتھ جایا کرے حق تعالی نے توریت مین فرمایا ہے کہ جو کوئی جنازے کے ساتھ
ایک میل راہ جائیگا اور نماز پڑھیگا اوسکو ایک قیراط کا ثواب ملیگا اور جو شخص چار میل راہ جائیگا جو دعا مانگیگا
قبول ہوگی اور نماز کے بعد دفن تک صبر کریگا دو قیراط کا ثواب ملیگا اور قیراط سے مراد مقدار کوہ احد ہے اور جنازے کے
ساتھ جانا یون چاہیے کہ پیچھے جنازے کے چلے اور نہ ہنسے اور نہ بات کرے اور اللہ کو یاد کرتا رہے اور آنکھین نیچے
کیے ہوئے غمگین چلا جائے اکیسوین یہ کہ مسلمانون کی قبر پر جایا کرے اور اونکے واسطے دعاے آمرزش و مغفرت کیا کرے
اور سمجھے کہ جسطرح یہ مر گئے ہین مجکو بھی مرنا ہے بائیسوین یہ کہ مسلمان کے دلکو خوش کیا کرے اور راحت
پہنچائے اور درویشون کو صدقے دے اور حاجتمندون کی حاجت روا کیا کرے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی دردمند یا غمگین یا مصیبت زدہ کا حال دلسوزی سے پوچھتا ہے اور مقصد
اوسکا بر لاتا ہے حق تعالی ہزار برس کی بندگی مقبول اوسکے نامۂ اعمال مین لکھواتا ہے اور ثواب اوسکا
اوسی دینے کو عنایت کرتا ہے نقل ہے کہ ایک شخص خراسان سے واسطے حج کے مکہ معظمہ کو گیا حج کرکے
پھر آیا تب لوگون نے پوچھا کہ سفر مین کیا کیا عجائبات دیکھے اونسے کہا کہ مینے ایک شہر مین ایک بیمار کو دیکھا

کہ سینخ لوہے کی آگ مین سرخ کرکے ہاتھہ سے پکڑتا ہے اور ہاتھہ اوسکا مطلق نہین جلتا ہے مین نے اس سبب
اوسکا پوچھا اونے کہا کہ مین پہلے نان پز تھا ایکدن مسجد مین نماز کے لیے گیا کیا دیکھا کہ ایک شخص سر جھکائے
ہوے مسجد مین پڑا ہے مجھکو دیکھکر سر اوٹھایا اور میری طرف مخاطب ہوا اور کہا کہ اگر کچھہ کھانا موجود ہو
مجھکو کھلا دیجیے کہا بہت خوب ذرا صبر کیجیے کھانا حاضر کرتا ہون مین یہ کہکر دکان سے کھانا لایا
اور ایک آبخورے مین پانی اور ایک پیالہ دوشاب کا اوس فقیر نے کھانا کھاکر دعا دی کہ اللہ تعالی
اس شخص پر آگ کو سرد کرے اسکے بعد جب دکان مین آیا اور روٹیان تنور مین لگائین یعنی تنور مین
گر پڑتی تھی اوسکو ہاتھہ سے اوٹھا لیتا تھا اور آگ کی گرمی مطلق محسوس نہوتی تھی مینے جانا کہ یہ
تاثیر اوس فقیر کی دعا کی ہے اوس دن سے نان بائی کا کام چھوڑکر آہنگری اختیار کی مگر جب سے آگ
آگ مین نہین جلتا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بقدر ایک چھوارے کے راہ خدا مین
صدقہ کرے شر سے اور بلیات آسمان سے محفوظ رہتا ہے جو شخص کہ مال نرکھتا ہو اوسکا مال قناعت
ہے حرص کو چھوڑدے اور اگر مالدار ہو تو چاہیے کہ سخاوت کرے بخیل نہ بنے سخاوت ایک درخت ہے
کہ جڑ اوسکی جنت مین ہے شاخین دنیا مین جسنے شاخ پکڑی جنت کو پہونچا اور اسیطرح بخل بھی ایک درخت ہے
کہ جڑ اوسکی دوزخ مین ہے اور شاخین دنیا مین جسنے اوسکی شاخ ہاتھہ مین لی دوزخ مین جا گرا
نعوذ باللہ من غضب اللہ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی سخاوت او خلق
نیک کو سب صفات بشری سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور حسد اور بخل کو سب سے زیادہ
دشمن جانتا ہے **نقل** ہے کہ ایک قوم کفار جہاد مین گرفتار ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم فرمایا کہ اگر یہ لوگ اسلام قبول نکرین سبکو قتل کرو چنانچہ اون سبنے اسلام قبول نکیا اور قتل
ہوے ایک شخص باقی رہگیا تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لائے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ
اسکو چھوڑدو نہ مارو کہ یہ شخص سخی ہے سمجھنا چاہیے کہ سخی کے گھر کا کھانا دوا ہے اور بخیل کا بیماری
بخیل کی روٹی سے پرہیز کیا چاہیے **نقل** ہے کہ امیر المومنین حضرت علی اور حسن حسین عبد اللہ بن جعفر
رضی اللہ عنہم ایک دفعہ بالاتفاق حج کو تشریف لیے جاتے تھے اتفاقا اونٹ کھانے کا پیچھے رہگیا اور

بھوک نے غلبہ کیا دور سے ایک شخص کا گھر دیکھا اوسکی طرف متوجہ ہوے دیکھا کہ دروازے پر ایک بڑھیا بیٹھی ہے فرمایا کہ اے نیکبخت تیرے یہان کچھہ پانی ہے اوسنے عرض کیا کہ موجود ہے تم سواری سے اُترو اور دم لو پانی پیو یہ تینون بزرگوار اوترے اور بیٹھہ گئے اوس بڑھیا کی ایک بکری تھی اوسنے اوسکا دودھ دوہکر پیالے مین لاکر حاضر کیا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے نیکبخت ہم لوگ قریشی ہین جب حج سے پھرینگے تو کبھی مدینے مین آئیو کہ تیری خدمت کا حق ادا کرینگے اوس بڑھیا نے یہ سنکر کہا کہ اے فرزند اس بکری کو ذبح کرو جب ذبح کیا تو اوسنے پکاکر بخوشی تمام آگے لاکر رکھا سب نے خوب کھایا اور کچھہ باقی رہگیا بڑھیا نے کہا کہ جو بچ رہا ہے اوسکو اپنے ساتھہ لیجاؤ راہ دور ہے خدا جانے کھانا تمھارا کب پہونچے یہ بزرگوار لیکر روانہ ہوے جب خاوند اوس بڑھیا کا آیا اور بکری کو نہ دیکھا پوچھا کہ بکری کیا ہوئی بڑھیا نے تمام حال بیان کیا وہ بہت غصے ہوا اور کہنے لگا کہ قوت ہمارا اوسی کے دودھ پر تھا اب اس جنگل مین کسطرح اوقات بسر کرینگے بڑھیا نے کہا خدا رزاق ہے عوض ہر چیز کا دیتا ہے غرض کہ ایک مدت کے بعد یہ دونون مدینے کو گئے اتفاقاً ایک کوچے سے یہ بڑھیا گذرتی تھی حضرت امام حسن نے اوسکو پہچانکر کہا کہ اے مادر مہربان مجکو پہچانتی ہے اوسنے کہا کہ مین اس شہر مین مسافر ہون کسیکو پہچانتی نہین آپ نے فرمایا کہ مین وہ ہون کہ دو شخص اور میرے ہمراہ تھے اور تیرے مکان پر گئے تھے اور تو کمال مہربانی اور شفقت سے پیش آئی تھی اور بکری اپنی ذبح کرکے ہماری ضیافت کی تھی اب تیرے حق کے ادا کرنے کا وقت ہے آپنے ہزار بکریان منگوا کے اوسکو دین ایک آدمی اوسکے ساتھہ کرکے حضرت امام حسین کے پاس بھیجدیا آپنے بھی ہزار بکریان عنایت کین اور عبد اللہ رض کے پاس بھیجدیا اونھون نے بھی ہزار بکریان دین وہ تین ہزار بکریان پاکر بہت ممنون و شکرگذار ہوئی دیکھو کہ یہ نتیجہ اوس سخاوت کا ہے کہ اوسنے ایک بکری حسبۃً للہ دی تھی اللہ تعالی نے اوسکے عوض مین تین ہزار بکریان دلائین غرض کہ بدلہ خلوص دل سے حسنات کا اللہ کی درگاہ مین شمار سے خارج ہے خصوصاً عندالمستطاعت ہے بیت بقنطار زر بخش کردن ز گنج ۔ نباشد چو قیراطے از دست رنج

مقصد چھٹا بیان مین حقوق ہمسایہ و بروالدین و خویش و اقربا کے اور معاشرت جورو خاوند کے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص اللہ پر ایمان لایا ہی اوسکو لازم ہی کہ اپنے ہمسایے
کے ساتھہ سلوک نیک کیا کرے اور اوسے ناراض نکرے اور کسیطرح کی اذیت نہ دے او خوش
رکھے اور منجملہ حقوق ہمسائے کے ایک یہ ہی کہ جس کام مین تمسے مدد چاہے اوسکی مدد کیا کرو اور
اوسکی حاجت روائی مین حتی الامکان دریغ اور مضایقہ نکرو اور تمھارے مکان کے پیچھواڑے اگر کوئی
کوڑا ڈالا کرے تو منع نکرو اور ہمسائے کی عزت اور ناموس کو اپنی عزت جانو اور ہمسائے کے گھر اگر
موت ہو جائے تو اوسکی تجہیز و تکفین مین مدد کرو اور اوسکے جنازے کے ساتھہ گورستان تک جاؤ اور اوسکے
رنج و راحت مین شریک ہوا کرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص اپنے عزیز و اقربا سے نیک
سلوک سے پیش آتا ہی اور احسان کرتا ہی اور اونکو راضی و خوشنود رکھتا ہی اللہ تعالی اوسکو اپنا تقرب
عنایت کرتا ہی اور اوس سے خوش ہوتا ہی اور سب اخلاق سے ایک بات یہ ہی کہ جو کوئی بیگانہ تم سے
بیگانگی اختیار کرے اوسکو مروت اور اخلاق سے منہی کرو اور ایسا احسان کرو کہ وہ یگانگی اختیار کرے
اور لونڈی غلامون کے باب مین یہ حکم ہی کہ اونکو کھانا کپڑا اچھی طرح سے دیا کرو اور اپنے کھانے کپڑے کے
مثل اونکو کھانا کپڑا دیا کرو اور اونسے خدمت شاقہ نہ لیا کرو اونکی طاقت کے موافق اونسے کام لیا کرو
اور اپنے مان باپ کو راضی رکھا کرو چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص اپنے والدین
کو راضی رکھتا ہی پانسو برس کی راہ سے بو جنت کی اوسکے دماغ مین پہنچے گی اور اطاعت مان باپ
کی امورات دنیوی مین فرض ہی ایک شخص نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت جہاد کی چاہی آپنے فرمایا
کہ تیرے والدین تجھے جانے پر راضی ہین اوسنے عرض کیا کہ نہین آپنے فرمایا کہ بے رضامندی اونکے
اللہ راضی نہوگا اور حق عورت کا مرد پر یہ ہی کہ لقمہ حرام اپنی عورت کو نکھلائے اور اگر کسب حلال
نرکھتا ہو نکاح نکرے اور جب اپنی بات کا یقین ہو کہ مین اگر نکاح نکرونگا تو مرتکب زنا کا ہو جاؤنگا تو نکاح
کرنا ضرور ہی اور اپنے عیال و اطفال کو نان و نفقہ دینا ایسا ثواب رکھتا ہی گویا راہ خدا مین صدقہ دیا ہی اور
اپنی عورت کو نظر نامحرم سے بچائے اور جسکی دو عورتین ہون اون دونون کو جمیع امور مین برابر سمجھے اور
ماکول و ملبوس مین فرق نکرے اور خاطر داری مین معاملہ مساوات کا جاری رکھے اور اگر اونکی رعایت مین

کوتاہی کریگا تو قیامت کے دن اوسکا منہ آدھا ٹیڑھا ہوگا اور اس کمی کے سبب سے اسکی صورت نہایت بدزیب
ہو جائیگی اور اگر برابر رکھنا ممکن نہو تو ایک کو طلاق دے اور جب لڑکے کا پیدا ہو دائنے کان مین اذان بائین کان مین تکبیر
کہین تب کچھ اور نام لڑکے کا اچھا رکھے اور دختر کے پیدا ہونے سے مغموم نہوئے کہ اللہ نے اسکے حق مین یہی مصلحت
سمجھی ہوگی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جس شخص کے ایک بیٹی ہو اور وہ اوسکی پرورش
کرے اور اوسکا بوجھ اوٹھاوے اور جب بالغ ہو جائے اوسکا نکاح کر دے اللہ تعالیٰ اوسکی مغفرت کریگا اور جو شخص
کسی شخص کی بیٹی کے کام مین اعانت کریگا تو وہ میرے ساتھ جنت مین جائیگا اور جو اپنے خرد سال لڑکے کو خوش کرتا ہی
اور کچھ دیتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکو آتش دوزخ سے بچاتا ہی اور نار جہنم کو اوسکے بدن پر حرام کرتا ہی ودر معنی المقصود
جورو کو طلاق نہ دے اور طلاق دینے کو بہت برا سمجھے اور بیوجہ اور بے سبب اپنی جورو سے آزردہ نہوا کرے اور
اگر کبھی کسی بات پر آزردہ ہو تو لفظ طلاق کا ایک مرتبہ سے زیادہ زبان سے نہ نکالے کہ تین مرتبہ ایک دفعہ مین
لفظ طلاق کا زبان پر لانا مکروہ ہی اور حالت حیض مین طلاق دینا حرام ہی اور اگر طلاق دینا منظور ہو تو
حقارت و ذلت سے طلاق نہ دے بلکہ کمال نرمی اور دلجوئی سے طلاق دے اور کچھ اوسکو دیکر خوش کرے باب
حقوق مرد کے جو عورت پر ہین اوسکو سننا چاہیے کہ حق مرد کے عورت پر بہت سے ہین گویا کہ عورت اپنے شوہر کی بجائے
لونڈی کے ہی اسواسطے حدیث شریف مین آیا ہی کہ اگر سوا خدا کے کسی آدمی کو سجدہ جائز ہوتا تو مین عورتون کو حکم دیتا کہ
اپنے خاوندون کو سجدہ کیا کرین عورتون کو مناسب ہی کہ گھر مین بیٹھی رہین اور بے اجازت شوہر کے کہین نجائین اور
اپنے ہمسایون سے بہت باتین نکیا کرین اور اپنے خاوندون سے شگفتہ روئی سے پیش آیا کرین اور ترشروئی اور
بدمزاجی سے گفتگو نکیا کرین اور ہر حال مین رضامندی شوہر کی سب باتون پر مقدم جانین اور شوہر کے مال کو فضولی کے
ساتھ خرچ نکرین بلکہ کفایت و جزرسی ہمیشہ کیا کرین اور اگر کوئی دوست خاوند کا دروازہ پر آواز دے اوسکا جواب
اسطرح سے دے کہ آواز صاحب خانہ کی نہ پہچانے اور عورت نامحرمون سے پردہ کیا کرے اور جو کچھ خاوند کو میسر آوے
اوس پر راضی اور شاکر رہے اور زیادہ طلبی نکرے اور ہمیشہ اپنے تئین پاک صاف رکھا کرے کہ خاوند کی رغبت و محبت
رہے اور جسقدر خدمت ہوسکے کیا کرے اور کبھی یہ نکہے کہ تو نے میرے ساتھ کیا کیا مجکو تیرے گھر مین ہمیشہ
تکلیف و مصیبت ہی رہی اور ذرا سی بات پر آزردہ نہو جائے اور اپنے شوہر سے طلاق نچاہے پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مینے شب معراج مین دوزخ کو دیکھا اور اوسمین اکثر عورتین تھین مین نے
پوچھا کہ یہ عورتین کس گناہ سے جہنم مین پڑی ہین معلوم ہوا کہ یہ اپنے خاوندونکو ہمیشہ رنج دیا کرتی
تھین اور آزردہ رکھتی تھین اور نماز نہین پڑھتی تھین حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو روتے ہوے دیکھا آپنے پوچھا کہ اے فاطمہ آج کیون روتی ہو
عرض کیا کہ یا رسول اللہ علی مجھسے خفا ہوگئے ہین حضرت نے فرمایا کہ اے فرزند جو عورت اپنے خاوند کو
راضی اور خوش رکھتی ہے اللہ تعالی اوس عورت سے بہت راضی ہوتا ہے تمکو مناسب ہے کہ جب علی آوین تو اونسے
بہت عذرخواہی کرنا نہین تو بعد مرنیکے تمھارے جنازے پر نماز نہ پڑھونگا اے فاطمہ خاوند کے منہ کو شگفتگی
سے دیکھنا درجۂ عالی کو پہنچاتا ہے جسوقت کہ اپنی عورت سے کہے کہ مین تجھسے بہت خوش ہون اوس عورت کے
گناہ ایسے ساقط ہو جاتے ہین جیسے خزان مین درختون کا پت جھڑ ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ عورت کو چاہیے کہ اپنے تئین طہارت اور نماز اور عبادت سے معطر رکھے اور خوشبو اگر اپنے بدن مین
لگاوے اس صورت سے کہ کسی نامحرم کے دماغ مین بو نہ پہونچے ورنہ گناہ زنا کا اوسکے نامۂ اعمال مین
لکھا جائیگا اللہ تعالی کو کوئی بو خوش طہارت سے زیادہ پسند نہین ہے جو شخص ہمیشہ طاہر اور پاک رہتا ہے
شیطان اوس سے بھاگتا ہے اور فرشتے اوسکے واسطے مغفرت چاہتے ہین اے فاطمہ مین امورات خانہ داری
تم مین اور علی مین تقسیم کیے دیتا ہون یعنی جو کام کہ گھر مین کرنیکا ہو وہ تم کیا کرو اور جو کام باہر کا ہو وہ
علی کیا کرین اے فاطمہ جو عورت اپنے ہاتھ سے چرخہ کاتے کہ کپڑا بنوا کر اپنے شوہر کے کپڑے بنائے اوسکو اللہ تعالی
حلۂ بہشت سے آراستہ کریگا اور اوسکے نامۂ اعمال مین ہر تار سے حسنات لکھے جاوینگے جو عورت کہ خمیر کا
پاکیزگی سے گوندھے یا روٹی پکاوے اور خاوند اوسکا کھاوے اللہ تعالی اوسکے عوض مین اوس عورت کو ثواب
عظیم عنایت کریگا اے فاطمہ اگر شوہر عورت کا بیمار ہو اور وہ عورت اپنا جگر اوسکی دوا مین صرف کرے
تو اپنے خاوند کے حق سے ادا نہوا اے فاطمہ اگر کوئی عورت تمام زمانے کی عورتون سے خوبصورت ہو بیحد
کا خزانہ اوسکے پاس ہو اور اپنے خاوند کو دیوے بعد اسکے حرف احسان کا اپنی زبان پر لاوے اور رنجش رکھے
تمام اعمال صالحہ اوسکے باطل ہو جائین اور ثواب اوس مرد دیندار کا کچھ نہ ملے خلاصۃ الاحکام مین لکھا ہے

کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مرد اپنی جورو کی بدخوئی پر صبر کرے اور امید ثواب کی اللہ تعالیٰ سے رکھے اللہ تعالیٰ اسکو اسقدر ثواب دیتا ہے کہ جتنا حضرت ایوب علیہ السلام کو صبر بلیات پر ملا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ اپنی عورتوں کو اچھی طرح رکھو اور خوش اخلاقی سے پیش آؤ کیونکہ یہ تمہارے قید میں امانت خدا کی تمہارے سپرد ہے جس شخص نے اپنی عورت کو تھوڑے قصور پر مارا یا بے سبب اس کو رنج دیا قیامت کے دن اسکا مدعی اللہ تعالیٰ ہوگا۔ کہ حقیقت میں سب عورتیں اللہ کی لونڈیاں ہیں۔ کہ اپنے غلاموں کا نکاح ان کے ساتھ کردیا ہے۔ ہر وقت غصہ اور بدخوئی اور اذیت رسانی اختیار نہ کیا چاہیے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو عورت اپنے تئیں گالی زنا کی دیگی قیامت کے دن اسکے عوض میں ستّو کوڑے آگ کے اسکو مارے جاوینگے اور جس مرد نے اپنی عورت فرمانبردار کو گالی دی گویا اس نے مدد کی فرعون کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں اگر کوئی عورت نافرمانی کرے اور اسکو کمی اور ہٹ دھرمی سے نصیحت کرے اگر نہ مانے تو کنارہ کرے اسپر بھی اگر سیدھی نہ ہو تو مارے اگرچہ تدبیر بھی مفید نہ ہو تو سمجھ لے کہ خدا جانے میں نے کیا نافرمانی اللہ تعالیٰ کی کی ہے کہ اس بلا میں گرفتار ہوا ہوں حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک بڑھیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئی اور بہت روئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میری ایک بیٹی تھی میں نے اسکا نکاح کردیا تھا۔ چند دن کے بعد مرگئی اور اب میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ سولی پر چڑھی ہے اور فریاد وزاری کرتی ہے میں نے پوچھا کہ اے جان مادر کیا ہے۔ وہ بولی کہ میں خاوند کو گالی دیا کرتی تھی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کو دار پر کھینچو یہ سنکر بیہوش ہوگئی جب ہوش میں آئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ اسکے سر سے آگ کے شعلے اٹھتے ہیں اور اسکو کہتے ہیں کہ اپنے بال نامحرموں سے کیوں نہیں چھپاتی تھی پھر دیکھتی ہوں کہ وہ شخص جنہوں نے آگ کے ہاتھ میں پہنے ہوئے اور اسکے کانوں میں مار رہے ہیں کہ دو شخص کان سے باہر نکلتا ہے اور کہتے ہیں کہ اپنی زبان کیوں کلکر کرتی تھی کہ گھر کے گوشہ میں علیحدہ جاتی تھی پھر دیکھا کہ ایک ببول کے کانٹوں کا گٹھا اسکی دونوں آنکھوں میں لاکر گھسیڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اپنی آنکھیں نامحرموں سے کیوں نہیں چھپاتی تھی اور انکو کیوں دیکھتی تھی پھر زبان اسکی کے منہ سے نکال کر کاٹی اور کہتے ہیں کہ اپنے خاوند کو جواب تلخ کیوں دیا کرتی تھی اور کیوں سخت گوئی کیا کرتی تھی یہ اسکی سزا ہے پھر دیکھا کہ دو شخص سیاہ پوش

موجود ہونے لگے بدن پر بال مانند سیخ کے کھڑے تھے ان دونوں نے بہت بھاری بیڑیاں لاکر اُس کو پہنائیں کہ جگہ سے نہل سکے اور دونوں نے آگ کے گرز مارنا شروع کئے کہ بحکم خداوند کے گھر سے کیوں باہر نکلتی تھی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اسکی فریادرسی کیجیے کہ وہ سخت عذاب میں گرفتار ہے آپ گورستان میں تشریف لیگئے اور بلال کو حکم دیا کہ واسطے حاضر ہونے تمام اہل شہر کے منادی کردے سارا شہر جمع ہوکر اپنے اپنے مردوں کی قبر پر کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا کہ اے بڑھیا دیکھ کہ نہیں تیرا داماد بھی آیا یا نہیں اس بڑھیا نے ادہر ادھر دیکھ کر ایک شخص کیطرف اشارہ کیا کہ یا حبیب اللہ یہ داماد میرا وہ ہے سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ تیری عورت بڑے عذاب میں گرفتار ہے اس نے عرض کی کہ یارسول اللہ وہ اسی قابل ہے مجھکو نہایت رنج دیتی تھی اور میں اُس سے بہت ناخوش رہتا تھا آپ نے فرمایا کہ اب اُس سے راضی ہو اور قصور اُسکا معاف کر اسکے عوض میں اللہ تجھ پر رحمت اللہ کریگا وہ ہرگز راضی نہ ہوتا تھا تب آپ نے دعا کی کہ یا خدایا عذاب اس عورت کا اس شخص کو دکھاوے اللہ تعالی نے عذاب قبر کا اس مرد کی آنکھوں سے اُٹھا دیا اُس نے دیکھا کہ قبر اسکی آگ سے بھری ہے یہ دیکھکر رویا کہ یارسول اللہ میں اُس سے راضی ہوا اور اُسکا قصور معاف کیا جب اس مرد نے یہ کہا حقتعالی نے اسکا عذاب موقوف کیا اور مغفرت کی دوسری رات اسکی ماں نے اُس کو خواب میں دیکھا کہ بہشت میں ایک یاقوت سرخ کے تخت پر بیٹھی ہے کہ اُسنے اُس تخت کے موتیوں جڑے ہیں جب ماں کو دیکھا اس کو لپٹ گئی کہ اے مادر مہربان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم کی برکت سے میں نے اس عذاب الیم سے نجات پائی سلام میرا سرورعالم کے حضور میں عرض کرنا کہ آپ نے کمال شفقت و عنایت فرمائی کہ میری قبر پر تشریف لائے اور میرے شوہر کو راضی کیا اور میں جنت کی کامیاب ہوئی خداوندا صدقہ اپنے حبیب پاک کا ہم گنہگاروں کے حال پر بھی ایسی رحمت فرما اور اطاعت اور شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت کر آمین یارب العالمین

مقصد ساتواں فضیلت جمعہ و تلاوت قرآن مجید کے بیان میں

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص جمعے کیدن نہلائے اور اپنا بدن پاک کرے سات برس کے گناہوں کا کفارہ ہو اور جو شخص مسجد کیطرف جائے ہر قدم پر ایک برس کی عبادت لکھی جائے۔ جو سلسلہ جمعے

کے دن مسجد میں اذان کہتا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ دروازے آسمانوں کے کھول دو اور جو لوگ نماز جمعہ کیواسطے
کھڑے ہوتے ہیں مسجد سے عرش تک انکے درمیان سے حجاب اٹھا دیا جاتا ہے جب رکعت اول پڑھتے ہیں حکم الٰہی ہوتا
ہے کہ اے فرشتو دیکھو کہ میرے بندے کس طرح میری عبادت میں مصروف ہیں تم سنو کہ میں اپنے بندوں سے کیا
خطاب کرتا ہوں فرشتے سنیں گے کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے کہ اے سجدہ کرنے والو تم میری رضامندی
کیواسطے مجھ کو سجدہ کرتے ہو اور میں تم کو دیکھتا ہوں قریب ہے کہ میں تمہیں بخشوں اور تم مجھ کو دیکھو حدیث شریف میں آیا
ہے حق تعالےٰ نے چوتھے آسمان پر ایک مقام پیدا کیا ہے نام اسکا بیت المعمور ہے جس طرح سے زمین پر کعبہ معظم
اور حرم محترم ہے آسمان پر وہ مقام ہے اس مکان کے چار ستون ہیں ایک سبز زمرد کا ایک سرخ یاقوت کا
ایک سونے کا ایک چاندی کا جمعے کے دن فرشتے وہاں جمع ہوتے ہیں جبرئیل علیہ السلام اسکی چھت پر چڑھ
کے بانگ نماز کہتے ہیں اور حضرت میکائیل علیہ السلام منبر پر خطبہ پڑھتے ہیں اور اسرافیل علیہ السلام امام ہو کر
سب کو نماز پڑھاتے ہیں پھر جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں نے ثواب بانگ نماز کا امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے اذان دینے والوں کو دیا اور میکائیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں نے ثواب خطبے کا اور اسرافیل کہتے
ہیں کہ میں نے ثواب جماعت کا انکو دیا تب حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرشتو تم گواہ رہو جو کوئی دنیا
میں نماز جمعے کی پڑھے گا میں بھی اُسپر رحمت کرونگا حدیث شریف میں آیا ہے کہ ہمیشہ شب جمعہ کو
روحیں مومنوں کی اپنے اپنے گھروں پر آتی ہیں۔ اور اپنی اپنی اولاد کو دیکھ کر فریاد و زاری کرتی ہیں
اور کہتی ہیں کہ ہم کو بھول گئے لازم ہے کہ ہمارے نام پر صدقہ دو اور الحمد اور قل ہو اللہ پڑھکر ثواب
اسکا ہم کو بخشو روایت ہے کہ جب روحیں اپنے مقامات سے اجازت سیر کی پاتی ہیں اول اپنی قبر پر جاتی ہیں
کیا دیکھتی ہیں کہ تن لطیف خاک میں ملگیا اور تمام اعضائے جسم علیحدہ علیحدہ ہڈی ہڈی الگ الگ جوڑ جوڑ
جدا ہے یہ حال اپنے بدن کا دیکھ کر نہایت مغموم اور اندوہگین ہو کر کہیں گی کہ الٰہی یہ جسم ہمارے ہیں حکم ہوگا۔ کہ
ہاں تمہارے ہیں اب خانۂ اصلی میں جاؤ کہ وہاں اس سے بھی زیادہ عجائبات دیکھوگی اے مسلمانو چاہیئے کہ جو
دوست تمہارے مر گئے ہیں انکو دعائے خیر سے ہر روز یاد کیا کرو۔ اور انکا حال اپنے دل میں تصور کر کے
عبرت کرو کہ دیکھو کس طرح سے خاک میں مل گئے یہی حال ایکدن تمہارا بھی ہوگا پس

مناسب ہے کہ وہ راہ اختیار کرو جس سے وہاں کی راحت میسر ہو اور دنیا کی غفلت میں وہاں کی عیش برباد نہ ہو جائے موت کو ہر وقت سر پر سمجھو اور ہرگز نہ بھولو کیا موت کی غفلت کو دور کرتی ہے **نقل ہے** کہ اسکندر ذوالقرنین ایک شہر میں وارد ہوئے کیا دیکھا کہ قبریں مردوں کی مکانوں کے قریب بنی ہیں پوچھا کہ اپنے مردوں کو شہر کے باہر کیوں نہیں دفن کرتے ہو جواب دیا کہ قبروں کو دیکھکر اپنا مرنا بھی نہ بھولیں گے اور ہمیشہ یہ خیال رہیگا کہ ایکدن ہمکو بھی یہی معاملہ پیش آئیگا اس تصور سے البتہ کچھ غفلت کم ہوگی پھر سکندر نے پوچھا کہ تم اپنے گھروں کے دروازے کیوں نہیں بند کرتے ہو اور کوٹھوں میں زنجیر کیوں نہیں لگاتے کہا اس شہر میں کوئی چور نہیں ہے پھر پوچھا کہ تمہارے شہر میں کچھ تونگر و محتاج میں فرق نہیں پایا جاتا اسکا سبب کیا ہے جواب دیا کہ آپس میں ایکدوسرے کی کفالت کیا کرتے ہیں اور کوئی کسی کو ذلیل و حقیر نہیں سمجھتا پھر سکندر نے پوچھا کہ اپنے بادشاہ کا حال بیان کرو انہوں نے کہا کہ ہمارا ایک شہزادہ ہے اسکا حال یہ ہے کہ جب سے اسکا باپ مرا ہے اس نے بادشاہی قبول نہ کی اور تخت پر نہ بیٹھا اور شہر کا رہنا چھوڑ کر گورستان میں رہنا اختیار کیا ہے اور تھوڑی سی ہڈیاں مردوں کی اپنے پاس رکھتا ہے اور انکو دیکھکر کہا کرتا ہے کہ یہ ہڈیاں بھی آگے ایسی ہی تھیں جیسا کہ اب میں ہوں اور ایکدن میں بھی ایسا ہی ہو جاؤنگا کہ جیسی یہ ہیں یہ سنکر سکندر اسکے پاس گئے اور پوچھا کہ اے شہزادے تو نے سلطنت کیوں چھوڑ دی اور یہ وضع کسلئے اختیار کی ہے اس نے کہا کہ اے سکندر میرے دل میں آٹھ سوال لگے ہیں انکے جواب کی تدبیر میں مشغول رہتا ہوں اور اب تک جواب ان کا میرے ذہن میں نہیں آیا اب میں تم سے ان سوالوں کو بیان کرتا ہوں اگر تم جواب دو تو میں تخت پر بیٹھوں اور بادشاہی کیا کروں سکندر نے پوچھا کہ وہ سوال کیا ہیں اس نے کہا کہ پہلا سوال یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے روز ازل آدمؑ کی اولاد کو انکی پشت سے پیدا کیا اس میں دو فرقے کئے داہنی طرف کے فرقے کو فرمایا کہ یہ جنتی ہیں بائیں طرف کے فرقے کو فرمایا کہ یہ دوزخی ہیں مجھے معلوم نہیں کہ میں کس فرقے سے ہوں آیا جنتی یا دوزخی اگر تم کو معلوم ہو تو بتلاؤ سکندر نے کہا میں بھی نہیں جانتا اس نے کہا دوسرا سوال یہ ہے کہ جب نطفہ آدمی کا پشت پدر سے رحم مادر میں قرار پکڑتا ہے

پیدا ہوتی ہے بنکر مستعد جان کا ہوتا ہے تب فرشتہ کہ رحم کے اوپر موکل ہے جناب باری میں عرض کرتا ہے کہ خدا
وندا اسکی پیشانی پر کیا لکھوں سعید یا شقی میں نہیں جانتا کہ میرے لئے کیا حکم ہوا سعادت یا شقاوت
کا اگر تم جانتے ہو کہو تیسرا سوال یہ ہے کہ وقت قبض روح کے حضرت عزرائیل جناب الٰہی سے پوچھتے
ہیں کہ خداوندا اس بندے کی جان ساتھ ایمان کے قبض کروں یا کفر کے ساتھ خدا جانے میرے میں کیا
جواب ہوگا۔ چوتھا سوال یہ ہے کہ جسوقت آدمی قبر میں رکھا جاتا ہے اور دوست عزیز اسکے اس کو
دفن کرکے رخصت ہوتے ہیں دو فرشتے آکر موجود ہوتے اور پوچھتے ہیں کہ رب تیرا کون ہے بعضے
جواب باصواب دیتے ہیں اور بعضے عاجز ہوجاتے ہیں میں نہیں جانتا کہ مجھ سے جواب اچھا دیا جائیگا یا عاجز ہو
جاؤنگا پانچواں سوال یہ ہے کہ قیامت کے دن جب آدمی زندہ ہوکر اٹھیں گے بعضوں کا منہ سفید
ہوگا اور بعضوں کا سیاہ میں نہیں جانتا کہ میرا منہ سفید ہوگا یا کالا چھٹا سوال یہ ہے کہ جب نامہ اعمال آدمیوں کے
میزان میں تولے جائینگے بعضوں کا پلہ نیکی بھاری ہوگی بعضوں کا ہلکا میرا نیکی کا پلہ کیسا ہوگا بھاری یا ہلکا
ساتواں سوال یہ ہے کہ قیامت کے دن نامہ اعمال ہر شخص کے کسی کے داہنے ہاتھ میں دیئے جائینگے
کسی کے بائیں ہاتھ میں جنکے داہنے ہاتھ میں دیئے جائینگے انکو عذاب سے نجات ہوگی میں نہیں جانتا
کہ مجھکو کس طرف سے دیئے جائینگے آٹھواں سوال یہ ہے کہ قیامت کے دن سب آدمی جسوقت جمع ہونگے
اسوقت حکم الٰہی ہوگا کہ نیکوں کو الگ کرو اور بدوں کو الگ بعد ان دونوں فرقوں میں تفرقہ ہوجائے گا
نیک لوگ خوش کئے جائینگے اور بہ راحت بہشت میں پہنچیں گے میں نہیں جانتا کہ میں کس گروہ میں ہونگا سکندر
نے یہ سب سوال سنکر کہا کہ اے عزیز سچ ہے کہ جس شخص کو ایسے امور کا غم ہو وہ کیا خاک بادشاہی
کرے اور زندگی میں راحت پاوے سکندر نے بہت روئے اور کہا کہ تو سب بادشاہوں سے بہتر ہے
اور اس سرائے فانی میں آسائش اور آرام تیرے ہی واسطے ہے **نقل ہے** صالح مری سے کہ
میں نے ایک مرتبہ ایک گاؤں سے شب جمعہ کو نماز جمعہ کیلئے ارادہ شہر کا کیا صبح کیوقت قریب مقبرے
کے ایک مسجد میں نماز پڑھکر ایک گورستان میں توقف کیا اتنے میں مجھکو نیند آگئی کیا دیکھتا ہوں کہ
سب مردے قبروں سے نکلکر حلقہ باندھے ہوئے بیٹھے ہیں اور کچھ باتیں کرتے ہیں ایک شخص انمیں نہایت

غمگین کپڑے میلے پہنے ہوئے آنکھیں نیچی کئے ہوئے بیٹھا ہے ناگاہ طباق نور کے سرپوشوں سے چھپے ہوئے
ہر ایک شخص کے آگے لاکر رکھے گئے سب خوش خوش اپنی قبروں میں چلے گئے اور کسی شخص کے
آگے کسی نے طباق نہیں رکھا وہ ناامید ہو کر اٹھا میں نے پوچھا کہ اے جوان یہ کیا معاملہ تھا اور یہ طباق
کیسے تھے اور کہاں سے آئے تھے اس نے کہا کہ یہ تحفہ تھا کہ زندوں نے اپنے مُردوں کے لئے اس ہفتہ
میں جو خیرات کی تھی وہ سب جمعے کی شب میں جمع ہو کے مُردوں کو پہنچائی گئی ہے میں مرد غریب الوطن ہوں عہد
طفولیت میں اپنی ماں کیساتھ کعبے کو جاتا تھا اس شہر میں آکر مر گیا میری ماں نے بعد چند روز کے
اور خاوند کر لیا اور مجھکو ایسی بھول گئی کہ کبھی یاد بھی نہیں کرتی کہ میرا بیٹا تھا یا نہ تھا میں نے پوچھا کہ ماں
تیری کس شہر میں اور کس محلہ میں رہتی ہے اس نے نام اسکا اور نام شہر اور نام محلے کا مجھ کو بتلا دیا میں نے
اس کی ماں کو تلاش کر کے اس سے یہ سب نقشہ بیان کیا اس نے کہا کہ فی الواقع ایسا ہی ہے اور یہ سنکر
بہت روئی اور گھر میں جاکر ہزار دینار لاکر مجھکو دیئے کہ میرے فرزند کے نام پر محتاجوں کو تقسیم کر دو دوسرے
جمعے کو پھر میرا گذر اسی گورستان میں ہوا میں نے اس جوان کی قبر پر بیٹھکر قرآن پڑھا اور تکیہ
لگا کر سو گیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ جوان کپڑے سفید پہنے ہوئے خوش اور خرم میرے پاس آیا اور
مجھ کو سلام کر کے کہا کہ تمہاری مہربانی اور شفقت سے میں نہایت آسائش میں ہوں اور جو کچھ تم نے میرے
نام پر خیرات کیا سب مجھ کو پہنچا۔ **نقل ہے**۔ بشر حافیؒ بعد نماز جمعے کے کچھ طعام مول لیکر محتاجوں
اور گوشہ نشینوں کو کھلایا کرتے تھے اور بغداد سے دمشق کو جاتے اور اسی روز پھر آتے ایک روز موافق
عادت کے نماز پڑھ کر نکلے اور گوشت روٹی اور حلوا بازار سے خرید کے کمر میں باندھا اور چلے
ایک شخص نے دیکھ کے خیال کیا کہ یہ مرد دعوے زہد کا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں روزہ رکھتا ہوں
اور چھپا کے یہ حلوا گوشت کھاتا ہے جہاں بیٹھکر کھائیگا میں اس کو فضیحت کرونگا تو سب جانیں کہ
یہ مکار ہے جب شہر کے دروازے سے باہر نکلے یہ منکر بھی پیچھے ہو لیا تھوڑی دور چلکر ایک مسجد نظر آئی اور
اسمیں ایک پیر مرد نورانی بیٹھے دیکھا شیخ نے سلام علیک کر کے وہ کھانا آگے رکھا پیر مرد نے کھایا
وہ شخص منکر یہ حال دیکھکر اپنے دل میں بہت پشیمان ہوا کہ ایسے ولی اللہ کی نسبت اسطرح کی بدگمانی کی

خیر اب جب مسجد سے باہر آئینگے تو بہت عذر خواہی کرونگا اسی فکر میں سو گیا اور وہ دونوں نکلکر بغداد کو چلے گئے جب اسکی آنکھ کھلی اور ان کو نہ پایا تو بہت حیران ہوا اور ہر طرف دیکھتا تھا اور کہتا تھا کدھر جاؤں آخر کسی نے پوچھا کہ دروازہ بغداد کا کس طرف ہے وہ ہنسا اور کہنے لگا کیا نشے میں ہے یا شراب پئے ہے کہ دمشق میں دروازہ بغداد کا پوچھتا ہے تب تو یہ نہایت مضطرب ہوا اور واویلا کرنے لگا کہ افسوس زن و فرزند بغداد میں ہے اور میرے پاس ایک کوڑی بھی نہیں میں دمشق سے بغداد کیونکر پہنچونگا ناچار مسجد میں جا کر تمام حال اس پیر مرد سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ یہاں شہر کی جمعہ کو جب بشر حافی یہاں آئینگے میں تجھکو انکے ساتھ کر دونگا جب دوسرے جمعہ کو قریب عصر کے بشر حافی اسیطرح تشریف لائے جب کھانا کھا چکے تو پیر مرد نے کہا کہ اس شخص کو بغداد میں پہنچا دیجئے آپ اسکا ہاتھ پکڑ کے مسجد سے نکلے اور کہا آنکھیں بند کر لے بعد چند قدم کے بغداد میں پہنچ گئے سبحان اللہ دوستان خدا کو وہی پہچانتا ہے جسکو چشم خدا بینی نصیب ہوتی ہے جمعے کا دن بہت متبرک اور افضل ہے اسی واسطے اس کو عید المومنین کہتے ہیں چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے بے عذر شرعی تین جمعے ترک کئے اس نے اسلام سے منہ پھیرا اور دل اسکا زنگ آلودہ ہوا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالی ہر جمعے کو تین لاکھ گنہگاروں کو آتش دوزخ سے نجات دیتا ہے اور دوزخ ہر روز دوپہر کے وقت زیادہ گرم کیجاتی ہے جمعے کے دن گرم نہیں کرتے اور جو مسلمان جمعے کو مرتا ہے ثواب شہید کا پاتا ہے اور قیامت تک اسپر عذاب نہیں ہوتا اور جو شخص کہ واسطے نماز جمعے کے ساعت اول میں داخل مسجد ہوتا ہے ایک اونٹ کی قربانی کا ثواب پاتا ہے اور دوسری ساعت میں ایک گائے کا اور تیسری ساعت میں ایک بکری کا اور چوتھی ساعت میں ایک مرغ کا اور پانچویں ساعت میں ایسا جیسا کوئی ایک انڈا مرغ کا راہ خدا میں صدقہ کرے اور جب خطبہ پڑھا جاتا ہے فرشتے کاتب اعمال کے لکھنا موقوف کرتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہوتے ہیں اسوقت جو شخص نماز کیلئے آتا ہے سوا ثواب نماز کے اسکو اور کچھ نہیں ملتا ہے اور جو شخص بعد نماز جمعے کے سات بار الحمد اور سات بار چاروں قل پڑھے اللہ تعالی اسکو شر شیاطین اور بلیات سے محفوظ رکھتا ہے امام احمد حنبل فرماتے ہیں کہ میں نے ستر مرتبہ اللہ تعالی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اے پروردگار

وہ کونسا عمل ہے کہ جسکے سبب سے بندہ زیادہ مستحق رحمت ہوجاتا ہے فرمایا کہ قرآن پڑھنا میں عرض کیا کہ اگر معنی نہ سمجھتا ہو حکم ہوا کہ اگر معنی نہ سمجھے ہماری خوشنودی ہے کیونکہ ہمارا کلام اسکی زبان پر گذرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو قرآن شریف حفظ ہو اور وہ یہ جانے کہ مجھ سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالی نے کسی کو دی اسنے گویا اپنے تئیں قتل کیا اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک قرآن سے زیادہ کوئی شفاعت کرنیوالا نہیں ہے نہ سوائے فرشتہ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ کوئی چیز سیاہی قلب کو دور نہیں کرتی سوا تلاوت قرآن اور یاد موت کے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے بعد اپنے دو واعظ اپنی امت کیواسطے چھوڑے ایک ان میں سے خاموش ہے اور دوسرا گویا یعنی موت اور قرآن نقل ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن کا پڑھنا سب عبادتوں سے بہتر اور افضل ہے ہر حرف پر دس نیکیاں نامہ اعمال میں بھی لکھی جاتی ہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے اور جو عمل نیک بندہ دنیا میں کرتا ہے قیامت کیدن میزان میں تولا جائیگا پس کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ جس پلے میں لکھا جائیگا دوسرے پلے سے بھاری ہو جائیگا اگرچہ زمین و آسمان و ما فیہا اسمیں رکھے ہوں اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صدق دل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کہتا ہے اور اسپر عمل کرتا ہے اگرچہ گناہ اسکے زمین و آسمان سے بھی زیادہ ہوں اللہ تعالی بخشدیگا اور اسیطرح نماز پنجگانہ کے باب میں بھی حدیثیں متواتر آئی ہیں کہ نماز ستون دین ہے اور تمام عبادتوں سے افضل ہے اور جو شخص پانچ وقت کی نماز اسکے شرائط سے ادا کرے اللہ تعالی نے عہد کیا ہے کہ دین و دنیا میں اسکو اپنی حفظ و حمایت میں رکھے اور جو شخص کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرے تو نماز پنجگانہ اسکے صغیرہ کیواسطے کفارہ ہو جائیگی مثل ان پانچوں نمازوں کی بزرگوں نے یہ لکھی ہے کہ گویا پانچ دریا نہایت پاک و صاف تمہارے دروازوں پر جاری ہیں اور انمیں پانچ بار نہاتے ہو تو کیسا تمہارا جسم پاک و صاف ہوگا اسیطرح سے نماز میں مسلمان کے دل کو آلودگی سے پاک کرتی ہیں روایت ہے کہ نماز کنجی بہشت کی ہے اگر اللہ تعالے بعد توحید کے اور کسی چیز کو نماز سے زیادہ دوست رکھتا تو فرشتوں کو اسی کام کا حکم دیتا حالانکہ فرشتے ہر وقت نماز میں مشغول ہیں. بعضے رکوع میں اور بعضے سجود میں اور بعضے

قیام میں اور بعضے قعود میں اور بعضے تشہد میں اور نماز جماعت کی یہ فضیلت ہے کہ رکعت جماعت کی ستر رکعت سے بہتر ہے کہ اکیلے پڑہے جو شخص عشا کی نماز جماعت کے ساتھ پڑہتا ہے تو ڈیڑھ رات عبادت کا ثواب ملتا ہے اور صبح کی نماز جو شخص جماعت سے پڑہتا ہے اسکو اتنا ثواب ملتا ہے کہ گویا تمام رات یاد الٰہی میں جاگا اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چالیس روز متواتر نماز جماعت کی پڑہے اسطرح سے کہ تکبیر اول فوت نہو اللہ تعالیٰ اسکو دو چیز سے رہائی دیتا ہے ایک نفاق اور دوسری دوزخ سے اسی سبب سے اگلے لوگ جن سے تکبیر اولے فوت ہو جاتی تھی تین دن ماتم داری کرتے تھے اگر نماز جماعت فوت ہو جاتی تو سات دن اور اپنے نفس کو نہایت زجر اور توبیخ اور ملامت اور تشنیع کرتے اور قیامت کے دن اول نماز پوچھی جاویگی اور بے نماز کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا بلکہ اعمال اسکے منہ پر الٹے مارے جاتے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اچھی طرح سے وضو کرکے اور نماز وقت پر ادا کرے اور رکوع و سجود بخوبی بجالاوے اور بکمال خشوع اور خضوع سے نماز پڑہے ایسی نماز فرشتے عرش مجید پر لیجاتے ہیں اور نماز نمازی سے کہتی ہے کہ اللہ تعالے تجھکو عزیز رکھے اور اپنی رضامندی میں جمیع بلیات سے محفوظ رکھے جیسا تو نے مجھکو شرایط سے ادا کیا اور جو شخص نماز وقت پر نہیں پڑہتا اور وضو بھی اچھی طرح سے نہیں کرتا اور رکوع اور سجود میں کوتاہی کرتا ہے اور بے سوز و گداز نماز پڑہتا ہے اسکی نماز سیاہ اور تاریک آسمان تک پہنچتی ہے اور نمازی کو کہتی ہے کہ اللہ تعالے تجھکو ضایع کرے جیسا تو نے مجھکو ضایع کیا آخر اس نماز کو پرانے کپڑے کیطرح لپیٹ کے اسکے منہ پر مارتے ہیں اکثر لوگوں کو نماز سے سوا اٹھنے بیٹھنے کے اور کچھ منفعت نہیں ہوتی حدیث شریف میں آیا ہے کہ بہت شخص نماز پڑہتے ہیں اور چھٹا حصہ بلکہ دسواں حصہ انکی نماز کا نامہ اعمال میں لکھا نہیں جاتا اس سبب سے کہ جسقدر نماز دل لگا کے پڑہی جاتی ہے اتنی ہی لکھی جاتی ہے لکھا ہے کہ نماز اسطرح سے ادا کرو کہ جیسے کوئی شخص اپنے دوست کو وداع کرتا ہے یعنی نماز کیوقت سوا اللہ کے اور جس چیز کو دوست رکھتے ہو سب کو وداع کرکے اللہ کی طرف متوجہ ہو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے باتیں کرتے ہوتے جب نماز کا وقت آتا تو ایسے متوجہ یاد الٰہی میں ہو جاتے کہ گویا ہمکو پہچانتے بھی نہیں جب نماز میں بتمام متوجہ نہیں ہوتا اللہ تعالے نے اس نماز کی طرف

نظر نہیں فرمایا نقل ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز میں مشغول ہوتے تھے دو میل
تک شغل دل کی آواز جاتی تھی اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص نماز میں داہنے
بائیں دیکھتا ہے اسکی نماز نہیں ہوتی حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ یعنی نماز کو پڑھ
واسطے یاد میری کے چنانچہ سلف کے لوگوں کی عادت تھی کہ جس وقت اذان سنتے یہ حال ہوتا کہ اگر لوہار نے
ہتھوڑا اٹھایا ہوتا ویسے ہی ہاتھ کو تھام لیتا اور کفش دوز ٹانکا لگاتا ہاتھ روک لیتا اور غلہ فروش
ایک طرف باٹ اور ایک طرف اناج ترازو میں چھوڑ کے فوراً واسطے نماز کے کھڑا ہوتا اور اس منادی سے
دن قیامت کا یاد کرتے اور یقین کرتے کہ جس طرح اس وقت نماز کی طرف دوڑے جاتے ہیں قیامت کے دن
اسی طرح سے بہشت کی طرف دوڑینگے لکھا ہے کہ ایک گروہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح سے نماز میں مستغرق
ہو جاتا تھا کہ درندے جانور انکو مردہ جانکر پاس آ بیٹھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو نماز میں
داڑھی پر ہاتھ پھیرتے دیکھتے فرماتے کہ جو دل خشوع میں ہوتا ہے ظاہر میں بھی ویسی ہی صفتیں اس سے ظہور کرتی
ہیں اور جاننا چاہیے کہ دل کو دو طرح سے غفلت ہوتی ہے ایک پریشانی ظاہر کی کہ باعث پریشانی باطن کی ہوتی
دوسری پریشانی سبب باطن کی پریشانی ظاہر کی یہ ہے کہ نماز ایسی جگہ پڑھے کہ وہاں کچھ دیکھا جائے اور سنا
جائے اور دل اس طرف مصروف ہو جائے۔ اسکا علاج یہ ہے کہ نماز ایسی جگہ پڑھا کرے کہ جہاں کچھ دکھائی نہ دے بلکہ اگر
اس مکان میں اندھیرا ہو تو اور بھی بہتر ہے چنانچہ اکثر عابدوں نے عبادتخانے چھوٹے اور تاریک بنائے ہیں اسواسطے کہ
مکان روشن اور کشادہ دل کو پراگندہ کرتا ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز پڑھتے تو تلوار اور ہتھیار اور
جو کچھ کہ سامنے ہوتا اٹھوا دیتے اور علیحدہ کرا دیتے تاکہ نظر اسپر نہ پڑے اور طبیعت دوسری طرف متوجہ ہو جائے اور
باطن کی پریشانی یہ ہے کہ خیالات اور اندیشے دل میں گذریں انکا دفع نہایت دشوار ہے اور یہ دو سبب سے
واقع ہوتے ہیں ایک یہ کہ آدمی کی طبیعت کسی کام کے متعلق ہوئی تو مناسب ہے کہ اس کام سے
فراغت کرکے نماز پڑھے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کھانا موجود ہو اور نماز کا
وقت بھی آ جائے تو پہلے کھانا کھائے بعد اسکے نماز پڑھے اگر کسی سے کچھ بات کہنا ہو تو اس سے کہہ
لے تاکہ دل اس کے وسوسے سے خالی ہو جائے اور پھر اسکا خیال نہ آئے اور اگر کسی ایسے کام میں طبیعت

متعلق ہے کہ اس سے سرسری فارغ ہونا ممکن نہیں ہے تو اس حالت میں معانی قرآن پر جو کہ نماز میں پڑھتا ہے
توجہ کرے کہ طبیعت اس اندیشہ کی طرف سے اس طرف متوجہ ہو جائیگی اور جبتک وسوسہ دل سے
دفع نہو گا نماز خالص نہو گی اور تمثیل اسکی یہ ہے کہ ایک شخص درخت کے نیچے بیٹھا ہو اور چاہے کہ چڑیوں کی
آواز نہ سنے ہر چند لکڑی یا ڈھیلے سے چڑیوں کو دور کریگا مگر انکا بیٹھنا موقوف نہو گا جبتک درخت
کو نہ کاٹ ڈالیگا نقل ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ایک پیرہن بطور ہدیہ کے
لایا آپ نماز پڑھ رہے تھے آپکی نگاہ اس پر پڑی پسند آیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے وہ پیرہن اسکو
پھیر دیا اور نماز دوبارہ ادا کی اسیطرح سے ایکدن آپکی نعلین مبارک میں نیا دوال یعنی تسمہ پڑا تھا ناگاہ
نماز میں اس پر نگاہ پڑگئی بعد نماز کے اس دوال کو نعلین مبارک سے نکلوا ڈالا اور پھر وہی پرانا تسمہ ڈلوا دیا
اور نماز پھر ادا کی ایضاً ایکبار کوئی شخص بہت اچھی نعلین حضور میں لایا آپکی نظر اسپر پڑی اور وہ بھلی
معلوم ہوئی اسی وقت آپنے سجدہ کیا اور فرمایا کہ یہ سجدہ تواضع کا تھا یعنی اللہ تعالی میری اس تکبر کرنے کو
دشمن جانے اور مسجد سے باہر تشریف لا کر وہ نعلین ایک شخص کو مرحمت فرمائیں اے عزیز جبتک خیال تعلقات
دنیوی اپنی طبیعت سے دفع نہو گا مرتبہ خلوص اخلاص کا حاصل نہو گا مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنی ہمت ہمیشہ
دفع وسواس پر مقصور رکھا کرے اور جہانتک ممکن ہو نماز کو بلا وسواس ادا کیا کرے۔

مقصد آٹھواں کسب حلال اور کاسب کی فضیلت میں

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لقمہ حلال وہ ہے کہ کسب اور پیشہ مشروع سے بہم پہنچے۔ جو شخص کہ
کسب حلال سے آپ کھائے اور اپنے عیال و اطفال کو کھلائے اور مخلوق کی محتاجی سے انکو
بچائے گویا راہ خدا میں جہاد کرتا ہے اور اکثر عبادتوں سے اسکو فضیلت ہے ایکدن پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
بیٹھے تھے کہ ایک شخص اسی راہ سے اپنی دکان کو کئی مرتبہ آیا گیا کسی نے کہا کہ افسوس اگر یہ شخص اتنی کوشش دین کی راہ
میں کرتا کیا خوب ہوتا آپنے فرمایا کہ یہ نہ کہو اگر یہ شخص اسواسطے سعی کرتا ہے کہ اتنی قوت بازو سے لقمہ
حلال حاصل کرے اور خلق کا دست نگر نہو تو گویا یہ کوشش اسکی خدا کی راہ میں ہے اور اگر مراد اسکی
تفاخر اور تونگری ہے تو شیطان کی راہ میں دوڑتا ہے اگر کوئی مال حلال اسواسطے پیدا کرے کہ خلق کا

محتاج نہ ہو اور پرورش اپنے عیال و اطفال کی کرے اور خدمت والدین اور اعانت دوست و آشنا اور ہمسایے کی بجا لاوے قیامت کے دن اسکا منہ ایسا روشن ہوگا جیسے چودہویں رات کا چاند ایضاً مومن پیشہ ور کو اللہ تعالیٰ بہت دوست رکھتا ہے ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ عبادت میں مشغول ہے آپ نے پوچھا کہ تیرے اور بھی کوئی ہے اور تو کچھ پیشہ بھی کرتا ہے وہ بولا کہ میں کچھ پیشہ نہیں کرتا میرا ایک بھائی ہے وہ کچھ کسب کر کے پیدا کرتا ہے مجھے بھی روٹی کپڑا دیتا ہے حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ بھائی تیرا تجھ سے زیادہ عابد ہے کہ اسکی روٹی نزدیک اللہ کے تیری عبادت سے بہت فضیلت رکھتی ہے ایضاً امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسب سے ہاتھ نہ اٹھاؤ کہ اللہ تعالیٰ روزی دیتا ہے لیکن آسمان سے چاندی سونا نہیں برستا ایضاً لقمان حکیم اپنے بیٹے کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ کسب چھوڑنا ورنہ محتاج خلق کا ہو جائیگا پھر دین میں تباہی اور عقل میں ضعف اور عزت میں فرق پڑ جائیگا اور آدمی تجھ کو نظر حقارت سے دیکھا کرینگے ایضاً ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ عابد بہتر ہے یا سوداگر دیانتدار جواب دیا کہ سوداگر اس سے افضل ہے ہیں واسطے کہ وہ ہمیشہ شیطان کے ساتھ جہاد کیا کرتا ہے یعنی شیطان ہر وقت اسکے دل میں وسوسہ خیانت کا ڈالتا ہے اور وہ جہاد کرکے راستی اور درستی سے خرید و فروخت کرتا ہے نقل ہے امام احمد حنبلؒ سے کسی نے پوچھا کہ تم اس شخص کے حق میں کیا کہتے ہو جو مسجد میں نماز پڑھکے بیٹھ رہے اور کہنے لگے کہ الٰہی مجھ کو روزی دے امام احمد حنبلؒ نے فرمایا کہ وہ احکام شریعت سے جاہل ہے اور حدیث سے آگاہ نہیں کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تو نے میری روزی تیر میں کے سر پر رکھی ہے یعنی جہاد کرنا کافروں کے ساتھ اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہم کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع کرنے مال کیلیے حکم نہیں دیا ہے بلکہ واسطے تسبیح اور عبادت کے بہت تاکید فرمائی ہے اس صورت میں کسب کو کیونکر عبادت پر فضیلت ہو سکتی ہے جواب اسکا یہ ہے کہ جو شخص اپنے عیال و اطفال کی پرورش کا مقدور رکھتا ہے اسکی عبادت بیشک کسب سے افضل ہے اور اگر صاحب مقدور نہ ہو اسکے لئے کسب حلال بہتر ہے اور جو شخص زیادتی مال و اسباب کے واسطے کسب کرے اسکے لئے کچھ فضیلت نہیں ہے بلکہ موجب مواخذہ ہے فائدہ سلف میں ایسے لوگ تھے کہ بغیر مانگے دیتے تھے بلکہ لینے والے کا احسان مانتے تھے اور لینے والے بھی بقدر ضرورت لیا کرتے تھے جمع کرنیکے واسطے نہیں لیتے ورنہ از حاجت کوئی چیز اپنے پاس نہیں رکھتے تھے اس حالت میں اگر عبادت ہی کرتے اور کسب نہ

کرتے تو کچھ مضائقہ نہ تھا بخلاف اس زمانے کے کہ بغیر مانگے نہیں دیتے بلکہ مانگنے پر بھی نہیں پس اگر کسب کرے تو سوال کی نوبت نہ پہنچے پس اس عہد میں کسب بہت اولیٰ اور افضل ہے اور فضیلت تمام عبادتوں پر ذکر الٰہی کی ہے اور یہ بات کسب میں زیادہ تر جمعی سے ہو سکتی ہے **نقل ہے** کہ ایک شخص بازار میں گیہوں بیچتا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وہاں اتفاقاً تشریف فرما ہوئے اور دست مبارک گیہوں میں ڈالا ہاتھ آپ کا تر ہو گیا فرمایا کہ اسمیں نمی کسطرح سے پہنچی اس نے عرض کیا کہ حضرت یہ گیہوں مینہ سے بھیگ گئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو نے اسی طرح باہر ڈال گیہوں دیئے کہ خریدار دیکھتے اور اس عیب سے آگاہ ہو جاتے تو نے فریب کی سن لے جو کوئی مال ناقص کو اچھا کہہ کے بیچے وہ شخص میری امت میں نہیں ہے یہاں سے معلوم ہوا کہ ہر سوداگر کو چاہیئے کہ اپنے مال کا عیب خریدار کو بتادے اگر چھپا کر بیچے گا تو گنہگار ہوگا **نقل ہے** کہ ایک شخص نے تین سو درہم کو اونٹ خرید کیا اور اسکے ایک پاؤں میں کچھ عیب تھا بیچنے والے نے ظاہر نہ کیا ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہاں موجود تھے اور انکو اس عیب سے آگاہی تھی مگر اسوقت کسی باعث سے انکو اتفاق کہنے کا نہ ہوا جب وہ شخص اونٹ لیکر چلا گیا تب انکو یاد آیا پیچھے اسکے دوڑے گئے اور اس سے جا کر کہا کہ اس اونٹ کے پاؤں میں عیب ہے وہ سنکر پھر آیا اور اونٹ پھیر دیا سوداگر نے صحابی سے شکایت کی کہ تم نے میرا سودا بگاڑ دیا مجھسے تم کو کیا عداوت تھی انہوں نے جواب دیا کہ میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ سودا بیچنا اور اسکا عیب ظاہر نہ کرنا حلال نہیں اور جو شخص کہ جانتا ہو اسکو بھی روا نہیں کہ ظاہر نہ کرے اور چھپائے **نقل ہے** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی کی خاطر سے کسی چیز کا عیب چھپائے اور دوسرے مسلمان کا نقصان ہو یہ بات ہرگز جائز نہیں چاہیئے کہ اول تو خود کوئی چیز عیب دار خرید نہ کرے اور اگر کسی نے فریب دے کر کوئی چیز عیب دار اسکے ہاتھ بیچی ہو تو مسلمان کو لازم ہے کہ وہ نقصان اپنا دوسرے پر نہ ڈالے اور سمجھے کہ جسطرح میرا فریب دینے والا مستحق لعن وطعن کا ہے اسیطرح میں بھی فریب دیکر اسکا مستحق ہو جاؤنگا حاصل کلام یہ ہے کہ فریب سے کچھ روزی میں زیادتی اور افزونی نہیں ہوتی بلکہ برکت مال کی جاتی رہتی ہے جو کچھ فریب و مکر سے مدت مدید میں جمع ہوتا ہے وہ ایک ساعت میں ضائع و تلف ہو جاتا ہے اور مظلمہ اسکا اسکی گردن پر رہجاتا ہے جس معاملہ میں خیانت ہوئی اسمیں برکت نہ رہی اور برکت کے معنی یہ ہیں کہ تھوڑی سی چیز میں اسکو بہت آسودگی

ہو جاوے اور دوسرے کو بھی راحت پہنچے اور بے برکتی اسکو کہتے ہیں کہ مال بہت ہو مگر نہ اسکے مصارف کو توفیق
کرے اور نہ دوسرے کو کچھ اس میں سے نفع پہنچے اور آخر کو باعث ہلاکت ہو جاوے اور دین دنیا میں کچھ کام نہ آوے آدمی کو
چاہیئے کہ ہمیشہ برکت کی طلب کرے اور برکت بغیر امانت اور دیانت کے حاصل نہیں ہوتی جو شخص امانت
میں خیانت نہیں کرتا ہے امانت اسکی خلق میں مشہور ہو جاتی ہے اور لوگ اسکے ساتھ معاملہ کرتے ہیں اور
رغبت کر کے خرید و فروخت بہت کرتے ہیں اور جو شخص خائن مشہور ہو جاتا ہے لوگ اس سے حذر کرتے ہیں
اور اس سے سالقہ وادوستد کا موقوف کر دیتے ہیں جبتک مسلمان آخرت کو دنیا سے زیادہ دوست
رکھتا ہے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی حمایت میں رہتا ہے اور جب محبت دنیا کی
غالب ہوئی اس کلمہ طیبہ کی حمایت سے باہر ہوا۔ **نقل ہے** امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کسی شخص نے
پوچھا کہ رفو کرنا درست ہے فرمایا اپنے کپڑے میں رفو کرے تو درست ہے اور اگر بیچنے کیواسطے رفو کرے تو
معصیت ہے اگر خریدار نے چیز مول لے لی تو قیمت حرام ہو جاتی ہے اسیطرح ترازو میں جو کچھ تولے پورا تولے
اور کچھ کمی وزن میں نکرے چنانچہ اس مقدمے میں نہی اور ممانعت قرآن میں ارشاد ہوئی ہے وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ
یعنی ویل ہے واسطے کم تولنے والوں کے اور ویل کے کئی معنی ہیں منجملہ انکے ایک طبقہ جہنم کا بھی نام ہے اسلاف
کی عادت تھی کہ جب کچھ خرید کرتے کم لیتے اور جب کچھ بیچتے زیادہ دیتے اور جو شخص لینے کی ترازو علیحدہ اور دینے
کی ترازو علیحدہ رکھے یا غلہ فروش غلے میں کچھ ملاوے یا اسکو نمی دیکر رکھے فاسق اور عاصی ہے اور بیع حرام
اعتدال سب معاملوں میں واجب ہے دوزخ سے وہی دور رہیگا جو تقوے کے نزدیک ہیگا اور واجب ہے
کہ نرخ جنس کا نہ چھپاوے اور یہ نہ کرے کہ کاروان منزل تک نہ پہنچے یہ آگے ہی سے جا کر نرخ مقرر کرے
اور مال کو ارزاں خرید لے اسصورت میں فسخ کرنا بیع کا لازم ہے اگر کوئی مسافر کچھ جنس واسطے سوداگری
کے لایا اور شہر میں وہ جنس سستی ہو نہ چاہیئے کہ اسکو لیکر اپنے گھر میں رکھے اس ارادے سے کہ جب گراں ہو
جاویگی تب بیچونگا یہ بات بھی منع ہے اور یہ بات بھی نادرست ہے کہ ایک سوداگر سے سازش کر کے خود اسکا
مال گراں خرید کرے تاکہ اوروں کو خریداری کی رغبت ہو اور ایسا مال بھی خرید کرے کہ اسکا بیچنے والا اسکی
قیمت سے واقف نہ ہو اور سستا بیچ ڈالے نہ ایسے کے ہاتھ بیچے کہ قصداً گراں خریدے گرچہ ظاہر میں ایسی

بیع و شرا پر فتوے ہے مگر احتیاط خوب ہے ایک شخص تابعین سے بصرے میں رہتا تھا اسکے غلام نے کسی شہر سے اسکو لکھا کہ امسال شکر پر کچھ آفت ہے یقین ہے کہ بہت گراں ہو جائیگی جسقدر مل سکے خرید لو وقت بیچنے سے بہت منفعت ہوگی اُس نے بہت شکر خریدی اور جب گراں ہوئی تب بیچی تیس ہزار درم منافع میں ملے بعد اس کے اپنے دل میں اندیشہ کیا کہ میں نے مسلمانوں سے فریب کیا کہ اُن کو اس کیفیت سے مطلع نہ کیا جس شخص سے کہ شکر مول لی تھی تیسوں ہزار درم اسکے آگے رکھے اور کہا کہ اے بھائی یہ تیرا مال ہے اور سارا قصہ اُس سے بیان کیا اُس نے کہا کہ میں نے تجھکو بخشے پھر اپنے گھر پھیر لایا پھر اُس نے خیال کیا کہ شاید اُس شخص نے بسبب شرم اور مروت کے نہ لئے ہوں مجھکو مناسب نہیں کہ تو لیلے دوسرے دن جاکے زبردستی اُس شخص کے گھر پر ڈال آیا دیندار لوگ ایسے ہوتے ہیں **نقل** ہے کہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ مال سوداگری کا لیکر دکان کی تھی اور مقرر کیا تھا کہ دس درم پر آدھا درم نفع لیا کرونگا ایکبار ساٹھ درم کے بادام خرید کئے بعد چند روز کے نرخ بادام کا گراں ہوگیا اور وہ بادام اسّی درم کے ہوگئے دلال نے آکے کہا بیچ ڈالئے تب شیخ نے فرمایا کہ اچھا بیچ ڈالو مگر ترسیٹھ درم سے زیادہ نہ بیچنا دلال بولا کہ یہ بادام بموجب نرخ حال کے اسّی درم کے ہوتے ہیں ترسیٹھ درم کو کیونکر بیچوں تب شیخ نے فرمایا کہ میں نے بھی عہد کیا ہے کہ دس درم پر آدھے درم سے زیادہ نفع نہ لونگا اب عہد شکنی کیونکر کروں دلال نے کہا کہ میں نے بھی عہد کیا ہے کہ مال کسی کا کم قیمت نہ بیچونگا غرض شیخ زیادہ منفعت پہ راضی نہ ہوئے اور دلال نے بھی کم بیچنا قبول نہ کیا سبحان اللہ کیا لوگ تھے نیک طینت ایسے کہتے ہیں **نقل** ہے کہ محمد بن المنکدر دکان پارچہ فروشی کی کرتے تھے ایکدن انکے گماشتے نے انکی غیبت میں ایک تھان پانچ درم کی قیمت کا اعرابی کے ہاتھ دس درم کو بیچ ڈالا جب یہ تشریف لائے تب اس نے کہا کہ میں نے ایک خیرخواہی کی ہے یعنی دونی قیمت کو تھان بیچا فرمایا کہ بہت برا کیا اور پھر اُس اعرابی کی تلاش میں چلے اور اس کو بڑی جستجو سے بہم پہنچایا اور اپنی دکان پر لائے اور کہا کہ اے عزیز یہ میرا تھان پانچ درم کا تھا میرے گماشتے نے تیرے ہاتھ دس درم کو بیچا پانچ درم اپنے یا تھان میرا پھیر دے اپنے سب درم لیلے اس نے کہا کہ میں نے خوشی سے لیا ہے آپنے فرمایا کہ جو بات میں اپنے واسطے گوارا نہیں کرتا دوسرے کیلئے بھی اچھی نہیں کہتا آخر کو پانچ درم پھیر دئے اعرابی نے پوچھا کہ نام اس شخص کا کیا ہے کسی نے کہا

کہ محمد بن المنکدر وہ رویا اور بولا کہ شخص وہ ہے کہ اگر مینہ نہ برستا ہو اور لوگ نماز استسقا کو جا کے کہیں کہ الٰہی برکت سے محمد بن المنکدر کی مینہ برسا بیشک اسی وقت مینہ برسے سلف کے لوگ بہت محنت کرنا اور نفع کم لینا بہتر سمجھتے تھے اور زیادہ منفعت کیلئے انتظار کرنا اچھا نہیں جانتے تھے **نقل ہے** کہ حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کوفے کی بازار میں تشریف لیجاتے اور فرماتے کہ اے سوداگری کرنیوالو تھوڑی منفعت پر قناعت کیا کرو ایسا نہو کہ زیادہ طلبی سے یہ بھی جاتی رہے **نقل ہے** کہ عبد الرحمن بن عوف سے کسی نے پوچھا کہ اسقدر تو انگری تمکو کیونکر حاصل ہوئی ہے جوابدیا کہ میں نے کبھی اپنے مال کی تھوڑی منفعت کو رد نہیں کیا مناسب ہے کہ محتاج کا مال مہنگا خرید کرے اور اسکے ہاتھ جو کچھ بیچے تو سستا دے جیسے سوت اور لڑکوں سے میوہ وغیرہ کہ بسبب نہ بکنے کے حیران ہوں خرید لینا صدقے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے لیکن تو انگروں سے گراں خرید کرنا نہ منفعت ہے نہ احسان بلکہ مال اپنا ضایع کرنا ہے ایسے شخص سے ارزاں لینا یا پھیر دینا بہتر ہے **نقل ہے** امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ چیز ارزاں خرید نے میں بہت مبالغہ فرماتے کسی نے پوچھا کہ آپ ہر روز اسقدر خیرات راہ خدا میں کرتے ہیں اور سودا لینے میں اتنے جھگڑنے کا کیا باعث ہے فرمایا کہ ہم جو کچھ راہ خدا میں دیتے ہیں اسکو بہت کم جانتے ہیں اور بیع میں زیادہ دینا باعث نقصان مال و عقل ہے الٰہی ہر مسلمان کو طریق راستی اور خوش حالگی کا عنایت فرما صدقہ رسول کریم کا صلی اللہ علیہ وسلم

مقصد نواں عدل اور احسان اور حساب کے بیان میں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ عدل یہ ہے کہ جو کچھ اپنے نفس پر گوارا نہ کرے دوسرے پر بھی گوارا نہ کرے اور احسان اسکو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے اور بیگانے سب کیساتھ سلوک کرے اور جہانتک ممکن ہو کھانے کپڑے سے دریغ نکرے اور حساب بھی متفرقات عدل سے ہے یعنی جو نیک یا بد کام اس سے ظہور میں آئے اسپر بیان کرے جو نیکی اس سے واقع ہو شکر کرے اور عمل بد پر توبہ استغفار کرے **نقل ہے** امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ باوجود کمال عدل کے بارہ برس مقام حساب میں رہے ایک مرتبہ اونٹ صدقہ کے بسبب خارش کے نہایت تباہ ہوگئے تھے جس شخص کو دوا ملنے کا حکم دیتے اور آپ

نہ کرتا آپ خود جنگل میں تشریف لیجا کے اونٹوں کو داغتے تھے ایک روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
یہ حال دیکھکے فرمایا کہ اے عمر یہ کیا رنج اپنے اوپر اختیار کیا ہے کہا میں ڈرتا ہوں کہ یہ اللہ صدقے کے
ضائع نہ ہوں اور میں قیامت کیدن جواب سے عاجز ہوں یا علی مجھ میں حساب قیامت کی طاقت نہیں
سکتا اسواسطے یہ رنج دنیا میں گوارا کیا ہے اے عزیزو خیال کرو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسقدر عدل
رکھتے تھے اور قیامت کے مظلمے کی بات یہ ہے کہ تم ہمیشہ ایکدوسرے پر ظلم کرتے ہو اور مطلق اندیشہ
اسکا نہیں کہ خدا تعالی کو کیا جواب دینگے افسوس اس شخص پر کہ برادر مومن پر ظلم کرے ایکدن کسی نے بام
خلافت میں پوچھا کہ یا امیر المومنین آپ رات کو نہیں سوتے اتنی بیداری کیوں اختیار کرتے ہیں فرمایا کہ اگر دن کو آرام
کروں تو رعیت ضائع ہو اور اگر رات کو آرام کروں تو اندیشہ قیامت اور خوف قبر بھول جاؤں نقل ہے
کہ سلطان محمود کو بعد مرگ اس کے کسی نے خواب میں دیکھا کہ چلاتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا کے واسطے ذرا
میری سنو کہ چیونٹیاں آنکھیں میری نکالے ڈالتی ہیں پوچھا کیا سبب ہے کہا ایکدن میرے غلام نے ایک
حلوائی کے گھر جاکے کچھ ایذا پہنچائی تھی اسکے عوض یہ چیونٹیاں میری آنکھوں میں چھٹتی ہیں اور طرح طرح کی ایذا
پہنچاتی ہیں نقل ہے کہ ایک امیر ظالم کا منہ وقت مرنے کے کالا ہو گیا تھا لوگوں نے آئینہ دکھایا اور سمجھا
آئینے میں کچھ عیب ہے دوسرا آئینہ منگایا اسمیں بھی ویسا ہی دیکھا پھر تیسرا آئینہ منگایا تب ایک شخص نے کہا کہ آئینے
میں کچھ عیب نہیں ہے جن لوگوں پر تو نے ظلم کیا ہے انکی آہ کے دھوئیں نے تیرا منہ کالا کر دیا ہے
نقل ہے کہ ایک رات امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلا کر کہا
مدینے کے دروازے کے باہر ایک بڑا قافلہ اترا ہے چلو اسکی نگہبانی کریں تو وہ آرام سے سوئیں انہوں نے
کہا بہت خوب بعد نماز عشا کے دونوں صاحب تشریف لیگئے حضرت عمر نے کہا کہ اسطرف قافلے
کے تم کھڑے رہو دوسری طرف میں کہ مال انکا کوئی نہ چرالے اور میں قیامت کیدن جوابدہی
سے عاجز نہ رہوں عبداللہ بہت دعا دیئے اور تمام رات اسیطرح گذر گئی جب صبح ہوئی امیر المومنین
نے آواز دی کہ اے قافلہ والو اٹھو اور تدبیر نماز کی کرو نقل ہے کہ عیسی علیہ السلام ایک گاؤں میں وارد ہوئے دیکھا
لوگ وہاں کے بہت غمگین ہیں سبب غم کا پوچھا کہا ہمارا ایک مرد صالح تھا وہ مرگیا فرمایا اسکی قبر کہاں ہے

لوگوں نے نشان قبر کا بتایا آپنے دعا کی اور وہ میت زندہ ہو کر اٹھی آپنے اسکا حال پوچھا اُسنے عرض کیا کہ میں ایکدن چلا جاتا تھا میں نے دیکھا کہ ایک زبردست ایک غریب پر ظلم کرتا ہے ہر چند کہ مجھ کو طاقت بچانے کی تھی لیکن میں اسکی طرف متوجہ نہ ہوا اب مرنے کے بعد آگ کی جوتیاں میرے پاؤں میں پہنائی ہیں کہ انکی گرمی سے سر کا مغز پگھلتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہت روئے اور مردہ واپس ملنے سے اب تک کتابوں میں یہ حال لکھا گیا ہے کہ سننے والوں اور دیکھنے والوں کو عبرت ہو اب غور کرو کہ جس شخص نے مظلوم کی مدد نہ کی اُسکا تو یہ حال ہے جو شخص کسی پر ظلم کریگا اسکا خدا جانے کیا حال ہوگا جس شخص نے تمام عمر میں ایک لقمہ حرام کا کھایا یا ایکوقت کی نماز قصداً ادا نہ کی یا گواہی ناحق پڑی یا کسی نے اپنے اوپر ظلم کیا نقل ہے شیخ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے وقت مرنے کے کہا کہ صاحبو مجھ کو اس شہر میں دفن نہ کرنا شاید اگر زمین نے میری لاش کو قبول نہ کیا تو میں رسوا ہونگا جو لوگ کہ مجھ کو صاحب کرامت کہتے ہیں وہ صاحب ندامت کہینگے روایت ہے جب مردے کو قبر میں رکھتے ہیں اگر گناہ ہونے توبہ نہ کی ہے تو ستر مرتبہ قبر میں بندہ کے طرح طرح کے سوال عذاب کرتے ہیں اور قبر اُس سے کہتی ہے کہ اے بندے مجھ میں تیرا تکلیفیں ہیں تاریکی اور تنگی اور وحشت اور درندگی کاش اگر اسی پر اکتفا ہوتی تو خیر قیامت یہ ہے کہ روز حشر کے چالیس برس تمام مخلوق نہایت حیران ہو کوئی کسی کو دیکھیگا نہ حرکت کرسکیگا بعضے زانو تک لہو بعضے کمر تک لہو بعضے ہونٹوں تک عرق ندامت میں غرق ہونگے قیامت میں بعضے بخشے جاوینگے بعضے مواخذہ میں گرفتار ہونگے پھر ندا ہوگی کہ وہ لوگ کہاں ہیں جو رات کو شراب خوری اور فسق و فجور کیلئے جاگتے تھے اب انکو دوزخ میں لیجاؤ پس اے مسلمانو قیامت کے دن سے ڈرو اور توبہ کرو اور خدا کا شکر بجالاؤ کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں انکی طاعت اور محبت میں رہو کہ تمہاری شفاعت کریں اگر انکے خلاف راہ چلوگے تو کس سے امید شفاعت اور مغفرت کی رکھوگے جب قیامت کیدن سب مخلوق عرصہ محشر میں جمع ہوگی ساتوں آسمانوں کے فرشتے آدمیوں کے گردا گرد ہونگے اور دوزخ کو ہانکتے ہوئے نزدیک ہوگی کہ آدمی اسکی تابش سے بیتاب ہو کر ایکدوسرے پر گریگا یہانتک کہ آدمی گر کر ڈھیر ہو جاوینگے ایضاً حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعض لوگ میری امت

کے برابر نیک زیادہ طاقت رکھتے ہونگے اور قیامت کے دن وہ سب ذرہ کیطرح برباد ہونگے اور دوزخ میں
گر پڑینگے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسا عمل ہے کہ جسکے سبب سے عبادت آدمی
کی خبط ہو جاتی ہے اور اہل طاعت مستحق دوزخ کے ہوجاتے ہیں فرمایا۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ نماز روزہ
کرتے ہیں اور مسلمان پر شفقت فرماتے ہیں لیکن جب لقمہ حرام ملجاتا ہے تو اس سے پرہیز نہیں کرتے اے
مسلمانوں جو شخص اپنے تئیں لقمہ حرام سے دور رکھتا ہے رحمت ملتی ہے نزدیک آتا ہے نقل ہے امیر المومنین
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب سبزہ یا گھاس پر گذر کرتے کہتے کہ کاش میں بھی گھاس ہوتا ایکمرتبہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے ابا بکر تم یہ تمنا کیوں کیا کرتے ہو عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حزن سے
بہت ملول رہتا ہوں قیامت کیدن عذاب سے نقل ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کیدن آدمی یعنی جو کہ حاضر کئے
جاینگے ان سے پوچھا جائیگا کہ تم بوجھ اٹھانے میں کیوں قصور کرتے تھے وہ کہینگے کہ خداوندا تیرے بندے ہمکو کھانا
کم دیتے تھے اور بوجھ زیادہ لادتے تھے کہ ہم تحمل و طاقت اس بوجھ کی نہ رکھتے تھے اور ہماری زبان نہ تھی جو کچھ
ہم کہتے ناچار صبر کرتے تھے تب حق تعالیٰ فرمائیگا کہ جزا اس صبر و تحمل کی یہ ہے کہ تم کو خاک کر دوں کہ سبب
تمہارے چارپائے حیوان ہیں بدلا کے۔ انسانوں سے مواخذہ ہوگا یہانتک کہ ہزار آدمی سے ایک بہشت جائیگا اور باقی مستحق
دوزخ کے ہونگے جیسے ہزار برس آگ میں جلائے جائینگے بعد اسکے قعر جہنم میں پھینکے جائینگے پھر ہمسایوں نے
پوچھا جائیگا کہ تم اپنے ہمسایوں کو کیوں تکلیف دیتے تھے پھر مردوں سے پوچھا جائیگا کہ تم عورتوں سے کیوں
زنا کرتے تھے اور غیر عورتوں کو نظر شہوت سے دیکھتے تھے اسیطرح عورتوں سے بھی پوچھا جائیگا نقل ہے ایک
پیر مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے بہت گناہ کئے ہیں کیا کروں آپ نے فرمایا
کہ توبہ کر کہ اللہ تعالیٰ توبہ سے ایلوں کے گناہ بخشدیتا ہے عرض کیا کہ زمین و آسمان میرے گناہ کرنا جانتے
ہیں آپ نے فرمایا کہ آسمان کاغذ کیطرح لپیٹ ڈالینگے جناب کبریا قرآن مجید میں فرماتا ہے یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ
السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ اور زمین کی بھی یہ صورت نہ رہے گی پیر اس نے عرض کی کہ حضرت فرشتوں نے نامہ اعمال
میں لکھا ہوگا آپ نے فرمایا کہ توبہ کرنے سے جو کچھ نامہ اعمال میں لکھا ہوتا ہے سب محو اور نابود ہو جاتا ہے پھر
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سب قبول کیا مگر یہ ذلت اور شرمساری کیا کم ہے

کہ خداوند ذوالجلال جانتا ہے کہ بندے کس واسطے پیدا کیا تھا۔ اور اس نے کیا کیا آپ نے فرمایا کہ اللہ بے نیاز ارحم
الراحمین ہے جب بندہ اخلاص دل سے توبہ کرتا ہے وہ اپنے فضل و کرم سے اسکو نظر رحمت سے دیکھتا ہے
اور پھر اس کے افعال گذشتہ پر خیال نہیں فرماتا مناسب یہی ہے کہ توبہ کرے اور پھر کبھی اس فعل کے
نزدیک جائے نقل ہے کہ بصرے میں ایک عورت فاحشہ تھی اسکو شعوانہ نایکا کہتے تھے ایکدن صالح مری
کی مجلس وعظ میں گذری صالح اسوقت عذاب دوزخ کا بیان کر رہے تھے کہ جو گنہگار دنکیواسطے قیامت
میں مقرر ہوا ہے اور لوگ حال سنکر گریہ وزاری میں مصروف تھے شعوانہ نے دور کھڑے ہوکر اپنی لونڈی
کو بھیجا کہ دیکھ تو اسوقت کیا بیان ہوتا ہے وہ لونڈی اسکی وہاں گئی اور وہاں جاکر ایسی متوجہ ہوئی کہ
اسکو خبر جانیکی نہ رہی شعوانہ نے بعد انتظار کے دوسری لونڈی بھیجی وہ بھی کلام شیخ سے محو ہو گئی تب
شعوانہ ناچار ہوکر خود گئی کیا دیکھتی ہے کہ بہت سے مرد اور عورتیں جمع ہیں اور سب گریہ وزاری کرتے
ہیں اس نے پوچھا کہ تم سب لوگ کیوں روتے ہو وہ بولے کہ اپنے گناہوں پر روتے ہیں۔ کہ اس کے
عوض میں قیامت کیدن عذاب شدید میں گرفتار ہونگے شعوانہ کو اس بات کے سننے سے ایک سوز و گداز
حاصل ہوا اور صالح مری سے کہا کہ اے صالح اگر کوئی گنہگار اپنے گناہوں سے توبہ کرکے اللہ کیطرف رجوع کرے
اللہ تعالی اسکی توبہ قبول کرتا ہے اور اسے معاف فرماتا ہے صالح نے کہا البتہ شعوانہ نے کہا کہ اے صالح
میرے گناہ تمام دنیا کے پہاڑوں سے بھاری اور ساتوں طبقات زمین سے گراں اور زیادہ ہیں صالح نے کہا کہ
اگر تیرے گناہ شعوانہ کے گناہوں سے بھی زیادہ ہونگے اور تو جب توبہ کریگی تو اللہ تعالی بخشدے گا یہ بات
سنکر وہ بہت روئی اور کہا کہ اے صالح وہ شعوانہ گنہگار میں ہی ہوں تمہارے سامنے توبہ کرتی ہوں اور اللہ تعالی
کیطرف رجوع لاتی ہوں یہ کہکر رونے لگی اور کہنے لگی کہ خداوندا میں چالیس برس گناہوں میں مبتلا رہی جوانی
جاتی رہی آئینے میں اپنی صورت دیکھی وہ رنگ اور روپ کیا ہوا آسمان کیطرف نگاہ حسرت سے دیکھا اور بولی
کی کہ الہی آج تو نے مجھے دوستوں سے جدا کیا قیامت کیدن اپنی رحمت سے جدا نہ کرنا الہی آج درد
الم سے جلتی ہوں کل مجھکو دوزخ سے نہ جلانا الہی آج عذاب میں گرفتار ہوں کل عذاب جہنم سے بچانا
اسیطرح سے مناجات کرتی ہوئی سو گئی کیا دیکھتی ہے کہ ایک شخص کہتا ہے کہ مت رو اسیواسطے کہ یہ

وزاری میں مشغول ہو کہ اللہ تعالیٰ رونے کو بہت دوست رکھتا ہے اے گنہگار و نادم ہو کر اپنے گناہوں کو یاد کر کے خوب یاد کر کہ جو بندہ عاصی اپنے گناہوں پر ملال کر کے رویا کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ دیکھو میرا بندہ کس طرح سے اپنے گناہوں کو یاد کر کے روتا ہے اور میری طرف رجوع ہوتا ہے اور اپنے گناہوں کا عذر چاہتا ہے تم گواہ رہو کہ میں نے گناہ اس کے بخشے الٰہی ہم سب بندوں کو توبہ کی توفیق دے جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندے اگر تو عاصی ہے تو میں غفار ہوں اگر تو حبیب ہے تو میں مشتاق ہوں نقل ہے ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جوان کو کہا کہ تو بیشک گناہ کر گیا۔ اس نے کہا کہ اللہ غفور الرحیم ہے فرمایا کہ فی الواقع لیکن عذاب اسکا سخت الیم ہے جوان نے ایک نعرہ مارا اور جان خدا کو سونپی حضرت عمر بہت روئے اور تجہیز و تکفین کی تیاری کر کے جنازے کے ہمراہ تشریف لے گئے کسی نے کہا یا عمر یہ شخص بڑا فاسق و فاجر تھا آپ نے کہا اس نے اس طرح سے توبہ کی ہے کہ اگر اس توبہ کو تقسیم کروں تو تمام عالم بخشا جائے الٰہی صدقے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم گنہگاروں کو اپنی رحمت سے محروم نہ کرنا۔

مقصد سولہواں سخاوت اور صدقے کی فضیلت میں :-

سخاوت چار قسم پر ہوتی ہے ایک سخاوت مالی دوسری سخاوت بدنی تیسری سخاوت جانی چوتھی سخاوت دلی مومن مال دیتا ہے اور آخرت میں لیتا ہے اور مجتہد اپنا تن بدن خدمت میں دیکر ہدایت کرتا ہے اور ثواب لیتا ہے اور غازی جان اپنی راہ خدا میں نثار کرتا ہے اور حیات ابدی پاتا ہے اور عارف سخاوت دلی سے لوگوں کو معرفت خدا کی سکھاتا ہے اور خدا پاتا ہے اور بعد مرنے کے دو شخص دل میں حسرت لیجاتے ہیں ایک وہ شخص کہ کھانے کا مقدور رکھتا ہے اور کھلاتا نہیں دوسرا وہ شخص کہ علم رکھتا ہے اور عمل نہیں کرتا نقل ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ دروازہ کعبہ کی زنجیر پکڑے ہوئے کہتا ہے کہ الٰہی اس کعبے کی برکت سے میرے گناہ بخش دے آپ نے فرمایا کہ تو نے کیا گناہ کیا ہے اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ گناہ میرا بہت بڑا ہے آپ نے فرمایا کہ لوح و قلم و عرش و کرسی سے بھی بڑا ہے اس نے کہا ہاں ان سب سے زیادہ ہے تب آپ نے فرمایا کہ اللہ بڑا ہے یا تیرا گناہ اس نے کہا اللہ سب سے بڑا ہے فرمایا کہ بیان کر گناہ کیا ہے کہا یا رسول اللہ میں تونگر ہوں اور بہت مال و متاع رکھتا ہوں لیکن جب کوئی فقیر محتاج مجھ سے سوال کرتا ہے میرے بدن کو آگ

لگ جاتی ہے اور جی جل جاتا ہے فرمایا کہ اے کمبخت دور ہو کہ تیرے اعمال کی شامت سے ایسا نہ ہو کہ تمام خلق جل جائے قسم ہے اس خدا کی جس نے مجھ کو مخلوق کی ہدایت کے واسطے مبعوث کیا ہے اگر ہزار برس اس کعبے میں تو نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور اس قدر روئے کہ آنسوؤں کا دریا جاری ہو جائے اور درخت اسکے پانی سے پیدا ہوں اور لوگ اس سے فایدہ پائیں بااینہمہ اگر بخل میں مریگا تو دوزخ میں پڑیگا کہ بخل بمنزلہ کفر ہے اور کفر کا بدلا آتش جہنم ہے **نقل ہے** کہ یحییٰ پیغمبر علیہ السلام نے شیطان کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ دنیا میں تو کس کو دوست رکھتا ہے اور کس کو دشمن اس نے کہا عابد بخیل کو دوست جانتا ہوں کہ وہ بہت نماز اور عبادت میں جان کھپاتا ہے اور اس کا بخل اس کی تمام عبادت کو ضائع کرتا ہے اور فاسق سخی کو دشمن رکھتا ہوں کہ شب و روز شراب پیتا ہے اور دنیا میں مصروف رہتا ہے مگر ڈرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسکی سخاوت کی برکت سے اس پر رحمت کرے اور توفیق توبہ کی دے اور بخشے اور جنت عنایت کرے **نقل ہے** کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما ایک سفر سے آتے تھے راہ میں ایک نخل چھوہارے کا دیکھکے درخت کے سایہ تلے بیٹھ گئے وہاں ایک غلام حبشی تھا ایک شخص تین روٹیاں جو کی اس کے واسطے لایا اور اسی وقت ایک کتا بھوکا وہاں آگیا اس غلام نے ایک ایک روٹی اس کو کھلا دی اور آپ پیاسا ہی بیٹھ رہا عبداللہ اس کی سخاوت دیکھ کر متعجب ہوئے اور پوچھا کہ اے عزیز تیرے واسطے ہر روز کیا مقرر ہے اس نے کہا کہ یہی تین روٹیاں عبداللہ نے کہا کہ پھر اب آج کیا کھائیگا اس نے کہا صبر کرونگا مناسب نہ تھا کہ یہ کتا اتنی دور سے بھوکا آیا تھا وہ بھوکا رہ جاتا اور میں اپنا پیٹ بھرتا اور اس کو نہ کھلاتا عبداللہ نے کہا سبحان اللہ مجھ کو لوگ ملامت کرتے ہیں کہ مال اپنا خیرات میں تلف کرتا ہے حقیقت میں یہ غلام مجھ سے بہت زیادہ سخی ہے دو ہزار درم دیکر اس کو خرید کیا اور آزاد کر دیا اور کہا سخاوت کی برکت سے اس غلام کو درجہ آزادی کا ملا اگر خدائے کریم مرد سخی کو عذاب قبر اور آتش دوزخ سے آزاد کرے کیا عجب ہے **نقل ہے** کہ بشر حافی کے پاس نزع کے وقت ایک سائل آیا اور سوال کیا اس وقت کچھ موجود نہ تھا پیراہن پارہ کر کے اسکو دیدیا اور جان بحق تسلیم کی **نقل ہے** سلطان ابوسعید ابوالخیر خراسانی قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ اے توانگرو درویشوں کی خدمت کیا کرو کہ سلامتی تمہاری انہی کی ہمت سے ہے جس طرح سلامتی بادشاہوں کی رعیت کی آبادی

لو آسایش اور دعا سے غنی ہے نقل ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک باغ میں گئے دیکھا انگور بہت لگے ہیں فرمایا کہ دیکھوں کہ مالک اس باغ کا اس نعمت پر شاکر ہے یا نہیں لباس ٹاٹ کا بالوں سے سیا ہوا پہنے تشریف لیگئے اور کہا اے مالک اے خواجہ حق تعالیٰ نے تجھکو بہت انگور دیئے ہیں جو انگوری کر اور خوشہ انگور کا لوجہ اللہ مجھکو دے اسکو درویشوں سے ننگ تھی کچھ التفات نہ کیا آپ ویسے ہی پھر گئے ۔ باغ میں جا کر کیا دیکھتا ہے کہ ہر خوشے کی جگہ آدمی کا سر لٹکا ہوا ہے اور خون اس سے ٹپک رہا ہے مارے ڈر کے اسکا بدن کانپنے لگا ادھر ادھر ڈھونڈھ کے آپکو پایا اور سر اپنا آپکے قدم پر رکھ کے عرض کیا کہ یا حضرت میں نے اپنی بخیلی کی سزا پائی اب توبہ کرتا ہوں تقصیر میری معاف کیجئے اور تشریف لے چلئے اور دعا فرمایئے کہ میرا باغ پھر ویسا ہی ہو جاوے حضرت عیسیٰ کمال اخلاق و مروت سے پھر تشریف لائے اور باغ کا یہ حال دیکھ کر دعا کی کہ الٰہی ان بختوں کو پھر انگور سے بار کر دے آپ کی دعا سے اسیوقت وہ خوشہ انگور کے بدستور ہو گئے تب مالک باغ نے متحیر ہو کر پوچھا کہ اے عزیز تیرا کیا نام ہے فرمایا عیسیٰ ہیں وہ یہ نام سنتے ہی قدموں پر گرا اور عرض کی کہ باغ آپکی نذر ہے اسکو قبول کیجئے آپنے فرمایا کہ میں باغ لیکر کیا کرونگا ۔ نیاز خدا یہی ہے کہ جو محتاج فقیر تیرے باغ میں آیا کرے اسکو محروم نہ کیا کر اور اس کے سوال سے تنگ نہ ہو ۔ سبحان اللہ عجب ماجرا ہے کہ اہل دنیا امورات ممنوع میں ہزاروں روپے صرف کرتے ہیں اور تعریف اور ملامت زمانہ کی سنتے ہیں اور فقیر اور محتاج کو ایک پیسہ کیا ایک کوڑی بھی دیکر دعائے خیر سننا روا نہیں رکھتے بلکہ محتاجوں اور مانگنے والوں سے رنجیدہ اور برہم ہو کر انکو سخت و سست کہتے ہیں اسی واسطے یہ لوگ جسقدر محتاجوں کے حق میں بدخلقی اور تند خوئی کرتے ہیں اسی قدر اللہ تعالیٰ نے ظالموں کو ان پر مسلط کرتا ہے مسلمان کو چاہیئے کہ جسوقت کوئی فقیر سوال کرے تو دل میں برا نہ مانے اور ترش رو نہ ہو اور سخت زبانی نہ کرے اسوقت جو کچھ موجود ہو دیوے اور اگر باوجود ہونے کے نہ دیوے گا تو کوئی زبردست ظالم اس سے چھین لیگا چنانچہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے　　بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند

لطیفہ

اور آدمی کو چاہیئے کہ اپنے دل میں یہ خیال کرے کہ میں جب پیدا ہوا تھا تو میرے پاس کیا تھا ایک

پھر بھی کپڑا تھا اللہ تعالٰے نے مجھ کو پیدا کیا قوت بھی کھانا دیا دولت دنیا اور اسباب نعمت یا لو بھی اُنے فضل و کرم سے عطا کی اور حکم کیا کہ میرے محتاج بندوں پر احسان کیا کرو میں احسان کے عوض میں تم پر رحمت کرونگا اور تمہارے مال اسباب میں ترقی بخشونگا اور آخرت میں بھی راحت دونگا چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں بیزار ہوں اس شخص سے کہ زکوٰۃ مال کی نہ دے اور قرض کو ادا نہ کرے اور مہمان نہ رکھتا ہو ایکدن حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ روتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب رونے کا پوچھا عرض کیا یا رسول اللہ سات روز سے میرے گھر میں کوئی مہمان نہیں آیا اسواسطے میں نہایت اندوہگین ہوں یہ سنکر آپ بھی روئے اور فرمایا کہ یا علیؓ جبرئیل امین نے مجھ کو خبر دی ہے کہ جو مہمان کسی کے گھر آتا ہے۔ ہزاروں برکتیں اُس کے ساتھ آتی ہیں اور ہزاروں رحمتیں اُس گھر پر نازل ہوتی ہیں اور گناہ صاحب خانہ اور اس کے متعلقوں کے بخشے جاتے ہیں اور جو لقمہ کہ مہمان کھاتا ہے ہر لقمے پر ہزاروں شہیدوں کا ثواب ملتا ہے اور ثواب حج و عمرے کا اس کو دیا جاتا ہے اور سمجھنا چاہیئے کہ سخاوت مال کو زیادہ کرتی ہے اور عمر میں برکت ہوتی ہے اور جان کندنی کی سختی آسان ہو جاتی ہے اور قبر میں فرشتے رحمت کے مونس اور غمگسار ہوتے ہیں اور قیامت کیدن سر پر سایہ ہوتا ہے اور سخاوت جنت کیطرف رہنما ہوتی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سخاوت کرو اگرچہ آدھا خرما ہو کہ وہ آدھا خرما تمہاری قبر کو روشن کریگا اور منکی سیاہی کو دور کریگا۔ حساب قیامت کا آسان ہوگا عیب پوشی ہوگی اور سخاوت کی برکت سے پلصراط سے اترنا سہل ہو جائیگا۔ آتش جہنم میں اور تم میں سخاوت حائل ہو جائیگی ایک شخص نے کسی عارف سے پوچھا کہ نیکبخت کون ہے اور بدبخت کون ہے۔ جواب دیا کہ نیکبخت وہ ہے۔ جس نے کھایا اور کھلایا اور بدبخت وہ ہے کہ مرا اور چھوڑ گیا یہ حکایت مشہور ہے کہ ایک شخص نے کتے کو پانی پلایا تھا۔ اللہ نے اُس کی مغفرت کی نقل ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مکے کو جاتے تھے۔ دس ہزار درم راہ خدا میں دینے کیلئے ہمراہ لئے تھے شہر کے باہر خیمہ کیا اور سب درموں کا ڈھیر لگا کر بیٹھے جو شخص آکر سلام کرتا تھا مٹھی بھر اُس کو دیتے تھے نماز ظہر تک ایک درم بھی باقی نہ رہا لکھا ہے۔ کہ سخی فاسق کو اللہ تعالیٰ زاہد بخیل سے

زیادہ دوست رکھتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے ابدال بسبب روزہ نماز کے جنت کو نہ جائینگے بلکہ صفائی طبیعت اور دل کے پاک ہونے سے اور شفقت اور نصیحت نسبت بہ مخلوق کے اور سخاوت بجالانے امر الٰہی کے داخل جنت ہونگے اور جو ولی پیدا ہوتا ہے وہ علامتیں اسمیں موجود ہوتی ہیں ایک خوش خلقی دوسری سخاوت روایت ہے کہ ایکدن کسی بندہ خدا کو احسان سے خوش کردینا ہزار رکعت نفل سے بہتر ہے اور دنیا ہر حال بہتر ہے نیک آدمی کے دینے سے خدا خوش ہوتا ہے اور مال میں برکت ہوتی ہے اور بدآدمی کے دینے سے اسکے شر سے محفوظ رہتا ہے چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

بہر نیک و بد بذل کن سیم و زر کہ آن کسب خیرست این دفع شر

لکھا ہے کہ ہر روز جب آفتاب نکلتا ہے حق تعالیٰ دو فرشتے بھیجتا ہے کہ دنیا میں منادی کریں کہ اے لوگو تھوڑے رزق پر کفایت کرو کہ زیادتی مال و اسباب کی میری یاد سے غافل کریگی اور دو فرشتے اور موکل ہوتے ہیں وہ دعا کرتے ہیں کہ الٰہی سخاوت کرنے والوں کے مال میں برکت دے اور بخیلوں کے مال کو ضایع کر لکھا ہے کہ جبکوئی سایل کچھ سوال کرے تو اسکی بات سنو اور کلام کو اسکے قطع نکرو جو کچھ ہو سکے اسکی حاجت روائی کردو اور اگر معذور ہو کہ کچھ دے سکتے نہیں تو خوش اخلاقی اور دلجوئی سے اسکو راضی کرو کہ شاید وہ سایل آدمی نہ ہو فرشتہ ہو کہ بحکم الٰہی تمہارے امتحان اخلاق اور عادات کے واسطے آیا ہو کہ تم فقیروں اور مسکینوں کیساتھ کیسا سلوک کرتے ہو اور جو کچھ تم کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اسکو بموجب حکم خدا و رسول کے صرف کرتے ہو یا نہیں۔ روایت ہے کہ جو شخص دن میں یا رات میں جو کچھ خیرات کرتا ہے تمام آفتوں اور مکروہات سے محفوظ رہتا ہے اور مال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ زیادتی ہے اللہ تعالیٰ دینے سے راضی ہوتا ہے اور شیطان نہ دینے سے خوش ہوتا ہے روایت ہے کہ ساق عرش پر تین کلمے لکھے ہیں اول یہ کہ اللہ ایک ہے اور محمد رسول اسکا ہے دوسرے یہ کہ مخلوق گنہگار ہے اور اللہ بخشنے والا اور غفار ہے تیسرے یہ کہ فایدہ اور نفع اسی کو ہے کہ جس نے مال اپنا خدا کی راہ میں قبل مرنے کے صرف کیا اور توشہ آخرت کا بھیجا اور نقصان اس شخص کیلئے ہے کہ جس نے

مال جمع کیا نہ کھایا نہ کھلایا اور سب چھوڑ مرا روایت ہے کہ جو شخص پانچ چیزیں اپنے اوپر لازم کرتا ہے
اللہ تعالیٰ بھی پانچ چیزیں اس پر لازم فرماتا ہے نماز پنجگانہ سے ایمان زکوٰۃ سے برکت صدقے سے
تندرستی دعا سے رحمت ادائے حقوق رعایا سے ملک ریاست ابن مسعود سے روایت ہے کہ جو شخص
تندرستی میں ایکدرم راہ خدا میں دے اس بہتر ہے کہ بیماری میں سو درم دے اور زندگی میں اپنے ہاتھ
سے ایکدرم دینا بہتر ہے اس سے کہ مرنے کے بعد اس کے نام سے ہزار درم دیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام
وقت میں ایک شخص نہایت بخیل تھا اس کو ملعون کہتے تھے اتفاقاً ایک مرتبہ کوئی شخص جہاد کو جاتا
تھا اس بخیل کے پاس گیا اور کہا کہ میں جہاد کو جاتا ہوں میرے پاس تلوار نہیں ہے اگر خدا کی راہ میں
واسطے جہاد کے ایک تلوار مجھ کو دے تو اس کے عوض میں اللہ تجھ کو جنت دیگا اس بخیل نے نہ دی چلا گیا
بعد اس کے وہ بخیل اپنے دل میں بہت پشیمان ہوا اور اسکو بلا کے تلوار دی اور بہت عذر کیا وہ شخص تلوار لیکر
بہت خوش ہوا اور اپنے گھر آیا حسب اتفاق حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے پاس تشریف لیگئے اور پوچھا
کہ یہ تلوار تجھ کو کس نے دی اس نے کہا کہ ملعون بخیل نے آپ اسکی پاس چلئے کہ اسکو جنت کی خوشخبری دیں ایک عابد کہ ستر
برس سے صائم الدہر قائم اللیل تھا راہ میں حضرت عیسیٰ کو ملا پوچھا کہ آپ کہاں جاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ملعون بخیل کے
پاس جاتا ہوں عابد نے کہا کہ آپ اس کے پاس نہ جائیے ایسا نہ ہو کہ اسکی شامت اعمال سے آگ
برسے اور ہم سب جل جاویں اسی وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی آئی کہ اے عیسیٰ اس عابد سے
کہدو کہ ہم نے اس ملعون بخیل کو بسبب دینے تلوار کے کہ راہ خدا میں دی اپنا دوست کیا اور تجھ کو
بسبب خود پسندی اور تکبر کے ملعون کیا اور تیری جگہ جو بہشت میں تھی وہ اسکو دی اور اس کی جگہ
جو دوزخ میں تھی وہ تجھ کو دی گئی روایت ہے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہ ایکدن میں موجود تھا کہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کیواسطے تین لاکھ ستر ہزار درم عبداللہ بن عباس نے بھیجے آپ نے اسی
دن سب کے سب فقیروں اور محتاجوں کو تقسیم کر دے شام کیوقت لونڈی سے کہا کچھ کھانا نکولا کہ
افطار کروں لونڈی نے جو کی روٹی اور تلوں کا تیل لا کے آگے رکھا اور عرض کیا کہ آج آپ نے اسقدر خیرات
کی دو ایکدرم اسواسطے نہ رکھا کہ افطار کے صرف میں آتا فرمایا کہ اگر اسوقت تو یاد دلاتی البتہ منگوا لیا جاتا حزاب

آخرت میں دیکھ لیا جائیگا اور ایک تیرہ ہزار درم عبداللہ نے بطور ہدیہ کے بھیجے تھے حضرت عائشہ نے سب محتاجوں اور
فقیروں کو بانٹ دیئے اور ثواب اسکا روح پر فتوح حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بخش دیا نقل ہے
کہ عبداللہ بن زبیر کو پچاس ہزار درم میراث میں ملے تھے سب درویشوں کو تقسیم کردئے لوگوں نے کہا کہ یہ کیا کرتے
ہو تمہاری مایہ بضاعت تو یہی ہے کہا کہ میں جنت اور دیدار خدا چاہتا ہوں کیا اس مال بیوفا پر
بخیلی کروں اور اس سے دل نہ ہٹاؤں نقل ہے کہ ایک عورت صاحب جمال کسی تونگر کے پاس گئی اور اپنی
عاجزی بیان کرکے ایک درم مانگا اس نے اسکے حال پر رحم کرکے چار ہزار درم دیئے۔ لوگوں نے
کہا کہ اس عورت نے ایک درم مانگا تھا تم نے چار ہزار کیوں دیئے جواب دیا کہ میں نے اسکا جمال
دیکھ کر اندیشہ کیا کہ شاید در صورت حاجت کے خدا جانے اس کو کبھی اتفاق سوال کا پڑے اور کیا معاملہ
در پیش آئے اس واسطے میں نے اسکی تمام عمر کی عزت باقی رکھی کہ اسکو کبھی لغزش نہ ہو اور قیامت کے دن اے خدا تعالی
میری عزت باقی رکھے ایک بزرگ فرماتے تھے کہ سلف کے لوگ جس قدر لعل و یاقوت و جواہر کے تلف ہونے
سے غمناک ہوتے تھے اگر یہ لوگ فرض ترک ہونے سے غمگین ہوں یا جس قدر کہ وہ لوگ بیگناہ کے خائف
تائب ہوتے تھے اگر یہ لوگ گناہ کبیرہ کرکے ڈریں یا جسقدر وہ لوگ دشمنوں پر مہربانی اور شفقت کرتے تھے
یہ لوگ مسلمان بھائیوں پر شفقت کریں تو بہت غنیمت اور مقام خوشی کا ہے نقل ہے کہ حضرت عیسے
ایک گاؤں میں تشریف لیگئے وہاں کے لوگوں نے شکایت کی کہ نبی اللہ یہاں ایک دھوبی ہے کہ وہ کپڑے ہمارے
پھاڑ لیتا ہے یا بدل ڈالتا ہے اس سبب سے ہم اس سے بہت عاجز ہیں اور تکلیف اٹھاتے ہیں آج وہ کپڑے
دھونے گیا ہے آپ دعا کیجئے کہ وہ دریا میں غارت ہو جائے اور پھر کے نہ آئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان
لوگوں کی درخواست سے دعا کی کہ خدایا اس موذی کو دریا میں ہلاک کر اور پھر یہاں نہ لا اتفاقاً وہ دھوبی اپنے ساتھ
روٹی لیگیا تھا تاکہ کھائے ایک فقیر کا وہاں گذر ہوا بھوکا تھا اس نے دھوبی سے کھانا مانگا دھوبی نے ایک
روٹی اسے دی اس فقیر نے کہا کہ تو جیسے لوگوں کے کپڑے صاف کیا کرتا ہے اللہ تعالی تیرے دل کو پاک و صاف
کرے اس دھوبی نے ایک روٹی اور دی فقیر نے کہا الٰہی اسکو سب بلاؤں سے محفوظ رکھ اس دھوبی نے
تیسری روٹی بھی اس کو دی فقیر نے کہا کہ الٰہی اس شخص کو ایک قصر جنت میں دے مشرق سے مغرب تک

اس فقیر کی تینوں دعائیں قبول ہوئیں شام کو وہ دھوبی موافق معمول کے اپنے گھر آیا لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ حضرت آپ نے کیسی دعا کی تھی کہ وہ صحیح و سالم اپنے گھر آیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام دھوبی کے پاس آئے پوچھا کہ اے عزیز تو نے آج کون سا عمل نیک کیا تھا بیان کر اس نے کہا کہ حضرت ایک مسافر وارد ہوا اور اس نے مجھ سے کھانے کو مانگا میں نے تین روٹیاں اس کو دیں اس نے بہت مہربانی کی اور مجھ کو دعا دی اور چلا گیا اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اور وحی کی کہ اے عیسیٰ اس دھوبی سے کہہ کر گٹھڑ کپڑوں کا کھولے جب اس دھوبی نے کپڑوں کا گٹھڑ کھولا کیا دیکھتا ہے کہ ایک کالا سانپ اس میں بیٹھا ہے اور منہ پر اس کے مہر لگی ہے عیسیٰ نے فرمایا کہ اے سانپ تجھ کو خدا تعالیٰ نے اس شخص کے ہلاک کرنے کے واسطے بھیجا تھا تو کس واسطے ٹھہر رہا اور اس کو ہلاک کیا سانپ نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ میں جاتا تھا اس کو کاٹوں تین روٹیاں اس نے جو راہ خدا میں دیں فرشتے نے منہ میرا ان سے بند کر کے مہر کر دی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے مرد خدا اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ سب بخش دیئے روایت ہے شیخ الاسلام احمد جامی سے کہ ایک لڑکا اپنی ماں کے ساتھ راہ میں چلا جاتا تھا۔ ناگاہ بھیڑیا اس کو لے گیا ماں اس کی روتی پیٹتی رہ گئی اتفاقاً ایک فقیر راہ میں ملا اور اس نے کچھ کھانے کو مانگا اس کے پاس ایک روٹی تھی اس نے حوالہ کی اسی وقت بھیڑیا اس لڑکے کو صحیح و سالم لا کر راہ میں رکھ گیا اور بھاگ گیا۔ روایت ہے ابوذر غفاری سے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک دن بیٹھیں تھیں کہ ایک عورت نے آکر سوال کیا آپ نے کچھ دیا اس نے بائیں ہاتھ سے لیا آپ نے پوچھا کہ تو نے داہنے ہاتھ سے کیوں نہیں لیا وہ بولی کہ اے بی بی میری ماں بہت بخیل تھی اور باپ بڑا سخی جب یہ دونوں مر گئے میں نے ایک بار خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہوئی ہے ماں میری پیاس کی شدت سے چلاتی ہے اور باپ حوض کوثر پر کھڑا ہوا پیاسوں کو پانی پلاتا ہے میں نے بسبب محبت کے ایک پیالہ پانی کا باپ سے مانگ کر اس کو دیا اتنے میں ایک آواز آئی کہ جس نے اس عورت کو پانی دیا ہاتھ اس کا خشک ہو جب نیند سے چونکی تو ہاتھ خشک تھا نقل ہے کہ ایک دن ایک فقیر نے ایک سائل نے کچھ سوال کیا زنبیل چھوہاروں کی بھری ہوئی رکھی تھی انہوں نے آدھے چھوہارے سائل کو دیدیئے وہ بولا کہ تو زاہد نہیں ہے انہوں نے پوچھا کیوں جواب دیا کہ بادشاہ

دو جہان کو کوئی شخص آدھی چیز نظر دیتا ہے مالک نے بہت معذرت کی اور سب چھوارے اسکو بخشدیئے
نقل ہے کہ ایک اعرابی کے پاس بہت سی بھیڑیں تھیں اور کبھی وہ کچھ خیرات نکالتا تھا ایک دن ایک
دبلا سوکھا ہوا بھیڑی کا راہ خدا میں صدقہ دیا بعد چند روز کے اس نے خواب میں دیکھا کہ اسکی سب بھیڑیاں
اژدہا بنکر اسکی طرف دوڑتی ہیں قریب تھا کہ اسکو نگل جائیں اتنے میں وہ بچہ لاکر جو اس نے خیرات کیا تھا
پیدا ہوا اور اس نے بلا کو دفع کیا صبح کو اس نے آدھی بھیڑ مال خیرات کردیں نقل ہے شیخ الاسلام احمد
جامی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ دس خصلتیں بندہ کو نیکوں کے درجوں پر پہنچاتی ہیں قرآن پڑھنا نیکوں کی صحبت
میں بیٹھنا خویش و اقربا کے حقوق ادا کرنا زیارت کو عبادت میں جاگنا عالموں کو دوست رکھنا اندیشہ قیامت
کرنا خواہش نفسانی اور حرص و مال جاہ کی دل کھونا امورات دینوی میں زیادہ طلبی کرنا تھوڑے پر راضی
رہنا قناعت کرنا کم کھانا کم بولنا ہر شخص سے اس کے رتبہ کیموافق تواضع اور اخلاق سے پیش آنا درویشوں
فقیروں سے شفقت و مروت و سلوک کرنا یتیموں پر مہربانی کرنا موت کو ہمیشہ یاد رکھنا جو کچھ ہوسکے صدقہ دینا لکھا ہے
کہ سات چیزیں صدقے کو رونق اور درجہ قبولیت کا بخشتی ہیں اول مال حلال سے دینا دوسرے تھوڑے مال سے
صدقہ دینا تیسرے صدقہ دینے میں دیر نکرنا کہ تاخیر میں شیطان راہزنی کرتا ہے چوتھے خوشی سے دینا پانچویں
چھپا کر دینا چھٹے دیکر احسان نہ جتانا کہ ثواب صدقے کا باطل ہوجاتا ہے بموجب آیۃ کریمہ طیبہ کے لَا تُبْطِلُوْا
صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى یعنی مت باطل کرو خیرات اپنی کو ساتھ احسان کے اور ایذا کے ساتویں خویش و قربا
محتاج ہوں انکا دینا لکھا ہے کہ صدقہ دینے میں فائدے ہیں پانچ دنیا میں اور پانچ آخرت میں دنیا میں صدقہ دینا
مال کو پاک کرتا ہے دوسرے گناہوں کو مٹاتا ہے تیسرے امراض اور بیماریوں کو دور کرتا ہے چوتھے قلب
کو فرحت ہوتی ہے پانچویں مال بڑھتا ہے اور آخرت میں فائدے ہوتے ہیں کہ قیامت کے دن صدقہ سایہ
ہوجاتا ہے کہ آفتاب کی گرمی سے محفوظ رہے دوسرے حساب آسان ہوجاتا ہے تیسرے پلہ میزان کا جس
میں حسنات لکھے جاتے ہیں بھاری ہوجاتا ہے چوتھے پلصراط سے گذرنا سہل ہوجاتا ہے پانچویں جنت
میں درجہ زیادہ بڑھتا ہے بالفرض اگر سب کچھ نہ ہو تو دعا محتاجوں اور مسلمانوں کی کیا کم ہے ہر مسلمان کو لازم
ہے کہ واسطے خوشنودی خدا کے برتے کے صدقہ دیا کرے کہ ابلیس لعین کو رنج ہو اگر رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جبتک میری امت

شیطان سے لڑکر فتح نہ پائیگی صدقہ دینے پر قادر ہوگی اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ سایل کو رنجیدہ نہ کیا کرو اور
خود بھی رنجیدہ نہ ہوا کرو اور یہ بخشش دو سبب سے ہوتی ہے اول جہل اور حماقت سے دوسرے اس خیال
سے کہ مال میں نقصان آجائیگا بلکہ یہ سمجھے کہ ایک دینے سے دس ملتے ہیں چنانچہ جناب کبریا فرماتا ہے
مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا یعنی جو کوئی لاوے بھلا واسطے اسکے ہے دس برابر اسکے حیف ہے
اس شخص پر کہ ایسی سعادت سے محروم رہے اور مسلمان کو چاہیئے کہ درویش اور محتاج سے اپنے تئیں بہتر نہ سمجھے اور
اس کو حقیر نہ جانے اسواسطے کہ حدیث شریف میں ہے کہ درویش غنی سے پہلے جنت میں جاویگا اللہ تعالیٰ درویش کو
بہ نسبت غنی کے زیادہ دوست رکھتا ہے اور مناسب ہے کہ صدقہ چھپا کے دیا کرے تاکہ بلاؤں سے محفوظ رہے
اور ریا سے بچے چنانچہ سلطان ابو سعید ابو الخیر خراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صدقہ چھپا کر دینا غضب
خدا سے محفوظ رکھتا ہے نقل ہے شیخ لقمان بریدہ رحمۃ اللہ علیہ کہ قیامت کے دن دو شخص سایہ عرش کے نیچے
ہونگے ایک بادشاہ عادل دوسرے وہ شخص کہ راہ خدا میں صدقہ اسطرح چھپا کر دیا کہ دوسرے ہاتھ کو خبر نہ ہوئی لکھا
ہے کہ جو شخص صدقہ چھپا کر دیتا ہے اسکے نامہ اعمال میں حسنات لکھے جاتے ہیں اور جو شخص ظاہر کرکے دیتا ہے
اسکے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہے اسی واسطے اگلے لوگ جو کچھ دیتے تھے بہت چھپا کر دیتے تھے بلکہ
اندھوں کو تلاش کرکے دیتے تھے کہ لینے والا نہ جانے کہ کس نے دیا اور اکثر فقیر کی راہ میں ڈالدیتے تھے
کہ بے منت اور احسان اٹھائیں اور بعضے اور شخص کے ہاتھ سے دلواتے تھے غرض اس سے کہ ریا کو دخل نہو کہ ریا
آدمی کو ہلاک کرتی ہے اور جو شخص کہ صدقہ اخلاص سے دیتا ہے اللہ قبول فرماتا ہے مناسب ہے کہ لینے والے کا
احسان مانے اسپر احسان نہ رکھے جو شخص کہ مال حلال سے صدقہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس مہربانی سے
اسکی پرورش کرتا ہے جسطرح سے تم سیدار درخت کو پالتے ہو اور اللہ تعالیٰ صدقہ دینے والے پر ستر دروازے
فتنہ و فساد کے بند کرتا ہے اور جو شخص سایل کو ناامید پھیرتا ہے سات دن فرشتے رحمت کے اسکی طرف متوجہ
نہیں ہوتے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم دو کام ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کیا کرتے تھے ایک مسکینوں کو صدقہ دینا
دوسرے وضو اور طہارت کیواسطے پانی رکھنا لکھا ہے کہ جو کوئی ننگے کو کپڑا پہناوے وہ کپڑا جبتک اس کے
بدن پر رہتا ہے یہ شخص سب آفات اور بلیات سے محفوظ رہتا ہے ایضا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صدقہ

سے افضل ہے سو لکھا ہے کہ لقمان حکیم اپنے بیٹے کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ جو گناہ تجھ سے سرزد ہوا کرے اس کے عوض میں صدقہ دیا کر عبدالرحمن بن عوف اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اکثر شکر صدقہ دیا کرتے تھے کسی نے سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ صدقہ اس چیز کا دینا چاہیے جس چیز کو آدمی مرغوب رکھتا ہو ہم کو شکر سے زیادہ کوئی چیز اور پسند نہیں ہے شیخ احمد جامی کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے تئیں لینے والے سے زیادہ محتاج صدقہ دینے کا نہ جانے کا صدقہ اسکا قبول نہ ہوگا ایضاً حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک لونڈی بہت خوبصورت بیچتا ہے پوچھا کہ اسکی قیمت کیا ہے اس نے کہا دو درہم وہ بولے یہ بات عقل سے بعید ہے شاید تو دیوانہ ہے کہ ایسی لونڈی بیش قیمت کو اتنا ارزاں بیچتا ہے وہ بولا کہ اللہ تعالیٰ حور العین کو دو کوڑی پر بیچتا ہے تجھکو اس قیمت پر کیوں تعجب ہے یعنی اگر تو لصدقہ بھی آدمی اخلاص اور نیک نیتی سے دے تو اسکے عوض میں حور العین ملتی ہیں نقل ہے کہ ایک شخص سفر کو جاتا تھا حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا اور کہا کہ حضرت مجھکو کچھ نصیحت فرمائیے فرمایا اگر یار مددگار چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور عبرت کیواسطے نشیب و فراز دنیا کا کافی ہے اور مونس غمگسار قرآن شریف سے بہتر کوئی نہیں اور واعظ اور ناصح موت سے زیادہ کوئی چیز نہیں اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو توفیق صدقہ دینے کی عنایت کرے اور عیب دنیا سے محفوظ رکھے صدقہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا

اب کچھ بیان فضیلت ماہ رمضان و قربانی کا کیا جاتا ہے

لکھا ہے کہ جو شخص اس مہینے میں تیسوں روزے رکھے اور انکی فرضیت پر یقین کرے اور اللہ سے امیدوار ثواب کا ہو سب گناہ اسکے بخشے جائیں انشاء اللہ تعالیٰ ایضاً امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر عذاب کرنا چاہتا تو دو چیزیں انکو نہ دیتا ایک روزے ماہ رمضان مبارک کے دوسرے سورہ قل ہو اللہ احد یعنی دو چیزیں اس امت کی امان کی نشانی ہیں ایضاً عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قسم ہے اس ذات واجب الوجود کی جس نے مجھ کو واسطے رسالت کے بھیجا ہے کہ فرشتے واسطے رمضان کے بہشت کو آراستہ کیا کرتے ہیں اور پہلی تاریخ رمضان کو رات کیوقت ساق عرش سے ہوا چلتی ہے کہ اسکو مثیرہ کہتے ہیں جنت کے صحن میں سے پتے درختوں کے کھڑکھڑا کر دروازوں کے حلقوں پر پڑتے ہیں اور اس سے ایک ایسی

آواز خوش نکلتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے بہتر آواز کبھی نہ سنی ہوگی اور حوریں کھڑکیوں میں اور غلمان
کنگروں پر بیٹھکر کہتے ہیں کہ جس کو حاجت ہووے اللہ سے ہمکو طلب کرے اور حوریں پوچھتی ہیں کہ
اے رضوان آج کونسی رات ہے کہ حق تعالیٰ نے دروازے جنت کے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کھولے
ہیں اور حق تعالیٰ رضوان کو حکم دیتا ہے کہ دروازے بہشت کے کھول اور مالک کو حکم پہنچتا ہے کہ دروازے
دوزخ کے بند کردے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے کہ شیطان کے گلے میں طوق اور زنجیر ڈالدے
کہ امت محمد کے روزے تباہ نہ کریں اور ماہ رمضان کی ہر رات کو منادی ہوتی ہے کہ جو مسلمان روزہ دار
کچھ چاہے مطلب اسکا ادا ہو اگر مغفرت چاہے مغفرت ہو اور جو توبہ کرے اسکی توبہ قبول ہو جتنی حاجتیں کیجاتی ہیں
روا ہونگی اور گنہگار ہونگے گناہ بخشے جائیں ہر روز ایک کروڑ گنہگار آتش دوزخ سے نجات پاتے ہیں جتنے گنہگار
تمام مہینے میں بخشے جائینگے تاریخ اخیر میں اتنے ہی گنہگار اکیلے شب میں بخشے جائینگے اور دوزخی آگ سے رہائی پائینگے
اور اس رات جبرئیل علیہ السلام خدا کے حکم سے سب فرشتوں کو کعبہ کی چھت پر جمع کرتے ہیں اور ایک علم
سبز وہاں کھڑا کرتے ہیں انکے دس کروڑ پر ہیں فقط دو پر سے مشرق سے مغرب تک پہنچتے ہیں ان سب
پروں کو سوا لیلۃ القدر کے کبھی نہیں کھولتے اور اپنے ساتھ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ تم دنیا میں جاؤ
اور جو مومن نماز پڑھتا ہو یا ذکر کرتا ہو اس پر سلام کرو اور مصافحہ کرو اور وہ جو دعا مانگے تم آمین کہو جب صبح
پھر نیکی ہوتی ہے تب فرشتے حضرت جبرئیل سے پوچھتے ہیں کہ اے جبرئیل امت محمد کے حاجتمندوں کی
حاجتیں بر آئیں یا نہیں وہ کہتے ہیں کہ آجکی رات سبکی مرادیں حاصل ہوئیں مگر وہ لوگ محروم ہے کہ ہمیشہ شراب
پیتے ہیں ماں باپ کو راضی نہیں رکھتے اور خویش و اقربا کے حق ادا نہیں کرتے اور مسلمانوں کو ضرر پہنچاتے ہیں
یہ نعمت نصیب نہیں ہوتی اور عید الفطر کی رات کو شب جائزہ کہتے ہیں اور جب صبح ہوتی ہے فرشتوں کو حکم ہوتا ہے
کہ مسلمانوں کے شہر میں اترو اور پہاڑ و نہر پر کھڑے ہو کے منادی کرو کہ اے امت محمد رجوع کرو اپنے پروردگار کی
رحمت کیطرف کہ وہ کریم اور رحیم ہے طرح طرح کی بخشش کریگا اور بڑے بڑے گناہ بخشیگا اور جس وقت کہ
مسلمان واسطے نماز کے عیدگاہ میں جمع ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ جو مزدور اپنا کام وقت مقرر
تک کرے کچھ وہ بھی محنت کرے اسکو کیا مزدوری دینا چاہئے وہ عرض کرتے ہیں اسکو پوری مزدوری دینا چاہئے کہ ضعفا نہ

اور خوش ہوجائے تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرشتو گواہ رہو کہ میں نے سب رمضان کے روزے اور نماز
امت محمد کی قبول کی اور سب گناہ انکے بخشے اور تمام عمر انکی حاجتیں جو دنیا کی روا کرونگا اور انکی عیب
پوشی کرونگا گنہگاروں میں یہ رسوا نہ ہوں پھر اسوقت ندا انکو ہوتی ہے کہ اپنے اپنے گھروں کو جاؤ میں تم سے
راضی ہوا اور گناہ تمہارے بخشے گئے یہ سنکر فرشتے بہت خوش ہوتے ہیں اور ایکدوسرے سے بطور خوشخبری کے
کہتا ہے کہ اس مہینے میں بڑی عنایت اور مہربانی اللہ کی امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی اور جب
روزہ دار واسطے افطار کے جمع ہوتے ہیں بتعدد رحمتیں اللہ کی نازل ہوتی ہیں کہ حساب انکا فرشتوں کے اندازے سے
باہر ہوتا ہے خصوصاً جو شخص کہ روزہ فقیروں و محتاجوں کیساتھ افطار کرتے ہیں اور انکو اپنی شفقت اور مہربانی
سے صحنکے کھلاتے ہیں ثواب اسکا بیان سے باہر ہے جو لقمہ کہ فقیر کھاتا ہے ایک حسنہ اسکے نامہ اعمال میں لکھا
جاتا ہے اور ایک گناہ دور ہوجاتا ہے اور شوال کے مہینے میں دوسری تاریخ سے چھ روزے رکھنے کا بڑا ثواب
ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص تیسوں روزے رمضان کے اور بعد اسکے چھ روزے اور
رکھے تمام برس کے روزوں کا ثواب ملتا ہے اور حکمت اسمیں یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ ایک
نیکی کے عوض میں دس نیکیاں دونگا اس صورت میں ایک مہینے کے عوض میں دس مہینے ہوئے اور چھ روزوں کے ساٹھ
دن اس کے دو مہینے ہوئے اس حساب بارہ مہینے ہوگئے اور چھ روزے دوسری تاریخ شوال سے رکھنا چاہیے
کہ روزہ دونکا اتصال شوال موقوف ہو اور بعض نے متفرق بھی رکھے ہیں اسطرح سے کہ مہینے کے ہر عشرے میں دو
روزے اور ہمیں نیت کرے کہ کل روزہ رکھونگا تاکہ بہت روزوں کا ثواب نامہ اعمال میں لکھا جائے اور صدقہ عید
الفطر کا ہر مسلمان پر واجب ہے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحب نصاب ہو اگرچہ اس پر سال نہ گذرا ہو یہ
مذہب امام اعظم کا ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک ہے کہ جسکے پاس ایکدن سے زیادہ کھانیکو ہو اسپر
صدقہ فطر کا واجب ہے اور مقدار فطرے کا حساب ہندستان کے دو سیر رائج وقت گیہوں جس تم میں اور آٹھ
ہے کہ اسکی قیمت بیسہ اور جو اور خرمے بھی دینا درست ہے اور فطرہ دینا اول وقت چاہیئے اور جو شخص
قبل اس کے مرجائے اس کے ذمے سے صدقہ فطر کا ساقط ہوجاتا ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے کمال
ترغیب صدقہ عید الفطر پر کہ روزے رمضان کے متعلق رہتے ہیں جبتک صدقہ عید الفطر کا نہ دیا جائے

مطلب ہے کہ سب کو معلوم ہو کہ مسکینوں و محتاجوں کے نفع پہنچانے میں فائدے ہیں سلطان ابو سعید
ابو الخیر خراسانی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص جن و انسان پر حکومت کرتا ہو کسی مسلمان کو نفع پہنچانا اس سے
بہتر ہے اے مسلمانو اگر کسی شخص کو نفع نہ پہنچا سکتے ہو تو ضرر بھی نہ پہنچاؤ اور نقصان اور آزار کسی کا روا نہ
رکھا کرو لکھا ہے کہ ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کی دیوار کے سائے میں بیٹھے تھے حالت شوق
میں کعبے کی طرف نگاہ کر کے فرمایا کہ اے کعبہ معظم او وصف اسکے کہ تجھ کو حق تعالی نے اس عظمت و شوکت
کیساتھ پیدا کیا ہے مگر مومن موحد ستر درجے تجھ سے فوقیت رکھتا ہے قسم ہے معبود لا شریک لہ کی کہ
اگر کوئی تجھ کو خراب کرے اتنا دور و اندیشہ نہو کہ جتنا ایک مسلمان کے دل کو کوئی آزردہ کرے ہزار برس
کی عبادت شبانہ روز کی ایک خاطر آزاری کی سبب سے زائل ہو جاتی ہے ایضاً کتاب محیط میں لکھا ہے کہ جیسے
زکوٰۃ بنی ہاشم یعنی سادات کو دینا درست نہیں ہے صدقہ فطر کا بھی دینا جائز نہیں ہے اور اپنے غلام اور لونڈی
کو جنکا مالک اور مربی تو انگر ہو اور ماں باپ دادا دادی نانا نانی بیٹا پوتا اور کافر کو بھی صدقہ فطر کا دینا روا نہیں
ہے۔ لکھا ہے کہ عید کے دن حق تعالی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم کرتا ہے کہ جنت عدن میں جا کر
آرائش اور سامان عید کا کر کے ستر ہزار فرشتے اور ستر ہزار علم جنت کے لیکر روضہ مبارک محمد مصطفی صلی
اللہ علیہ وسلم پر جاؤ اور سلام میرا میرے حبیب کی روح کو پہنچاؤ روحیں مردوں کی صدقے کی امید پر
عید کے دن آتی ہیں جب امام نماز عید سے فارغ ہوتا ہے انکو حکم پھر جانیکا ہوتا ہے جنکو صدقہ پہنچتا
ہے خوش اور خرم اور جنکو نہیں پہنچتا ہے وہ دلگیر اور مغموم چلی جاتی ہے اے عزیزو جو کچھ ہو سکے صدقہ دیا
کرو اور اپنے مردوں کی ارواح کو خوش کیا کرو اور سمجھو کہ تم کو بھی ایک روز یہی دن پیش آئیگا۔ ایضاً
ترغیب حمید میں روایت ہے امیر المومنین علیؓ اور ابو سعید خدری اور عمران بن حصین رضوان اللہ علیہم اجمعین
سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے فاطمہؓ اپنی قربانی کے نزدیک
جا اور یہ دعا پڑھ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ
بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ یعنی تحقیق نماز میری اور عبادتیں میری اور زندگی میری

مله یعنی سعدی حافظ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں سے مباش در پے آزار و ہر چہ خواہی کن * کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہی نیست ۱۲ منہ

اور امت میری واسطے اللہ پروردگار عالموں کے ہے نہیں شریک واسطے اُس کے اور ساتھ اسکے
حکم کیا گیا ہوں میں اور میں اوّل مسلمانوں کا ہوں بعد اُس کے فرمایا کہ اوّل قطرہ خون قربانی سے کہ زمین
پر ٹپکتا ہے جو گناہ کہ تم نے کیا ہے وہ بخشا جاتا ہے اور قیامت کے دن خون اور گوشت قربانی کا نیکی
کے پلّے میں رکھا جائیگا وزن اُسکا ستر حصے نیکیوں کو بڑھا دیگا ابو سعید نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
علیک الصلوٰۃ والسلام یہ کرامت خاص واسطے اہل بیت کے ہے یا سب مسلمانوں کیلئے آپ نے فرمایا
کہ اس نعمت میں سب مسلمان شریک ہیں **نقل** ہے زید بن ارقم سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سوال میں ایک صحابی کے کہ یا رسول اللہ صلوات اللہ علیک قربانی کیا چیز ہے ارشاد ہوا کہ یہ سنت تمہارے باپ
ابراہیم علیہ السلام کی ہے پھر اُس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہمارے واسطے اسمیں کیا منفعت ہے
فرمایا جتنے بال قربانی کے جسم پر ہوتے ہیں اتنی ہی نیکیاں قربانی کرنیوالے کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں
ایضاً اور محدثین معتمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ عید الضحیٰ کے روز کوئی عمل بندے کا قربانی سے زیادہ اللہ کے نزدیک مرغوب نہیں ایضاً۔ اور ابو سعید
بن عبد العزیز مکحول رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ اے عزیز پیرہن اپنا بیچ اور دُنبہ واسطے قربانی کے
خرید کر جو مسلمان قربانی کا گوشت کھاتا ہے ہر لقمے کے عوض میں صاحب قربانی کو جنت میں ایک مرغ
ملیگا مانند اونٹ کے قد و قامت میں ایضاً ارادالمؤمنین میں لکھا ہے کہ جس گھر میں باوجود مقدرت کے
قربانی نہیں ہوتی اُس گھر پر روتا ہے کعبہ باری میں دُعا کرتا ہے کہ الٰہی اس شخص کے گھر کو مال سے خالی کر جیسا اُسنے
مجھکو قربانی سے خالی رکھا اسی سال کچھ نہ کچھ بلا اُس گھر پر نازل ہوتی ہے اور جس گھر میں قربانی ہوتی
ہے وہ گھر صاحب خانہ کے حق میں دُعا کرتا ہے اس کی دُعا کی برکت سے اُس گھر میں ہر طرح امن اور آسائش
ہوتی ہے اور صاحب خانہ کے مال میں افزونی ہوتی ہے **نقل** ہے۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ
نے ایک سال میں ہمراہ ایک قافلے کے حج کو جاتا تھا ایک مرد کو میں نے اس قافلہ میں دیکھا کہ کچھ زاد راحلہ
اُس کے پاس نہ تھا میں نے اُس سے کہا کہ اے عزیز جب تیرے پاس کچھ سامان سفر ضروری بھی نہیں ہے
تو تو نے ایسے سفر کا کیونکر قصد کیا جب میں نے یہ کہا تب اُس نے یہ آیت پڑھی فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی یعنی سب توشوں

بہتر تو یہ تقویٰ اور پرہیزگاری کا ہے جیسے کہ تقویٰ دوسری چیز اور کھانا دوسری چیز لیکن ہے حیات
آدمی کی کھانے پر ہے کوئی آدمی بغیر کھانے کے زندہ نہیں رہ سکتا اور اس آیت میں زاد کا لفظ کھانے
پر اطلاق نہیں مگر دلالت ہے وہ بولا کہ اپنے عزیزوں کے گھر جانا اور کھانا ساتھ لینا نہایت نامناسب
ہے خیر جب سب نے احرام باندھا اور لبیک کہتے ہوئے چلے وہ لڑکا چپ رہا لوگوں نے کہا کہ تو لبیک کیوں
نہیں کہتا وہ بولا کہ میں ڈرتا ہوں کہ اپنے لبیک کے جواب میں لا لبیک یہ کہہ کر بے ہوش ہو کر گر پڑا ا
میں یہ کیفیت دیکھ کر بہت رویا کہ یہ ننھا لڑکا اتنا ڈرتا ہے اگر خدائے بے نیاز ہمکو روک دے اور در قبولیت
نہ دے کیا کریں گے سب اہل قافلہ رونے اور چلانے لگے جب مقام منا پر پہنچے اور سب لوگ قربانیاں کرنے
لگے کیا دیکھتا ہوں کہ وہ لڑکا کہتا ہے کہ الٰہی سب تیری راہ میں قربانیاں کرتے ہیں اور میرے
پاس سوائے جان کے کچھ نہیں میں اپنی جان کو قربانی کرتا ہوں یہ کہہ کر ایک نعرہ شوق سے مارا
اور جان خدا کو تسلیم کی تھوڑی دیر کے بعد اس لڑکے کی ماں آئی اور نالہ و زاری کرنے لگی ہاتف
غیب نے آواز دی کہ اے ضعیفہ تیرے بیٹے نے میری راہ میں اپنی جان قربان کی اور میں نے اس کو قبول کیا
اگر تو بھی آیا چاہتی ہے تو دروازہ قبولیت کا کھلا ہے ایضاً زاد المتقین میں لکھا ہے کہ بزرگان سلف
سے ایک بزرگ کی عادت تھی کہ قیمت گوسفند کی صدقہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ قربانی بجز اس کے کہ ایک
جاندار کو بیجان کرنا کیا ضرور ایک رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور لوگ اپنی اپنی سواریوں
پر سوار ہوتے ہیں اور جنت کو جاتے ہیں اور یہ شخص پیادہ حیران کھڑا ہے آخر ایک شخص سے پوچھا کہ ان لوگوں
نے دنیا میں ایسا کون عمل خیر کیا تھا کہ جسکے عوض میں آج یہ نعمت و سعادت حاصل ہوئی جواب
پایا کہ ان لوگوں نے راہ خدا میں قربانیاں کی تھیں وہ قربانیاں آج ان کی سواریاں ہو گئیں
اس نے کہا کہ میں بھی تو قیمت قربانی کی دیا کرتا تھا جواب پایا کہ قیمت دینا قربانی کرنے کے برابر
نہیں ہے جب نیند سے چونکا توبہ استغفار کیا اور زندگی بھر قربانی کرتا رہا۔ الغرض قربانی کرنے
میں بہت سے فائدے ہیں آدمی حتی المقدور اس نعمت سے محروم نہ رہے کہ اللہ تعالیٰ اسکا اجر دنیا و دین
میں دونوں جگہ عنایت کرتا ہے دیکھو کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے فرزند

دلبند سے دل اٹھا کر راہ خدا میں قربانی کا قصد کیا اللہ تعالےٰ نے انکے فرزند کو بھی بچایا اور انکو اس فضیلت پر پہنچایا ایضاً حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبح ہونیکا قصہ یوں ہے کہ ابن تواریخ معتمد نے لکھا ہے کہ ایک دن دوپہر کیوقت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام شکار سے آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ منہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا مانند ماہ شب چاردہم کے روشن ہے اسوقت آپکو نہایت فرحت ہوئی اور بہت خوش ہوئے اور محبت پدری نے جوش کیا انکو اپنے سینے سے لگایا اور بہت پیار کیا اتنے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سو گئے خواب میں دیکھا کہ ایک آواز آتی ہے کہ اے ابراہیم اسمٰعیل کو ہماری راہ میں قربان کر اور یہ ماجرا کئی دن متواتر خواب میں واقع ہوا آپ جناب ہاجرہ مادر اسمٰعیل کے پاس تشریف لیگئے اور فرمایا کہ اٹھ اور اپنے فرزند دلبند کو کپڑے بہت اچھے پہنا اور بالوں میں کنگھی کر اور بدن میں خوشبو لگا کر بڑے دوست کی ملاقات کے واسطے لئے جاتا ہوں حضرت ہاجرہ آپ کا حکم بجا لائیں اور ان کو اپنی چھاتی سے لگا کر رخصت کیا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ سے فرمایا کہ ایک چھری اور ایک رسی بھی لاؤ حضرت ہاجرہ نے کہا کہ ان کو ایک دوست کی ملاقات کیواسطے لئے جاتے ہو چھری اور رسی کیا کروگے فرمایا کہ شاید حق تعالےٰ کوئی دنبہ دے حاجت ذبح کی پڑے سبحان اللہ خدا تعالیٰ اپنے دوستوں کی زبان سے وہی بات نکلواتا ہے کہ جو اسکو منظور ہوتا ہے الغرض جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو لیچلے اور شیطان کو خبر ہوئی اپنے دلمیں سوچا کہ یہ وقت قریب بننے کا ہے شاید اسمٰعیل میرا فریب چلجائے وہ ملعون حضرت ہاجرہ کے پاس گیا اور انسے کہا کہ کچھ جانتی ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل کو کہاں لئے جاتے ہیں انہوں نے کہا کہ اپنے کسی دوست کی ملاقات کو لئے جاتے ہیں وہ ملعون بولا کہ یہ بات غلط ہے وہ انکو قربانی کرنیکے لئے لئے جاتے ہیں وہ بولیں کہ یہ بات قیاس میں نہیں آتی کہ ابراہیم اپنے اسمٰعیل سے بیٹے کو ذبح کریں ملعون بولا کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھکو خدا کا حکم ہوا ہے کہ میں اسمٰعیل کو خدا کی راہ میں قربانی کروں وہ بولیں کہ اگر خدا نے فرمایا ہے تو ہزار جانیں اسمٰعیل کی خدا کی راہ پر صدقے ہیں جب وہ ملعون حضرت ہاجرہ کے جواب سے مایوس ہوا تب حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے

پاس آیا اور پوچھا کہ آپ اسمٰعیل کو کہاں لئے جاتے ہیں فرمایا کہ ایک دوست کی ملاقات کو لئے جاتا ہوں وہ ملعون بولا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ قربانی کرنیکے واسطے لئے جاتے ہو وہ جو تم نے خواب میں دیکھا ہے وہ حکم الٰہی نہیں ہے بلکہ تم کو شیطان نے فریب دیا ہے اور تم سے خون ناحق تمہارے بیٹے کا کراتا ہے آپ نے فرمایا کہ اے ملعون چپ کر پیغمبروں کو خواب شیطانی نہیں دکھائی دیتے پھر وہ ملعون بولا کہ تمہارا دل کسطرح اس بات کو گوارا کرتا ہے کہ تم اپنے ایسے بیٹے کو ذبح کرو آپ نے فرمایا کہ اے ملعون یہ کیا بات ہے اگر اپنے دوست کی رضامندی کے واسطے کروڑ بیٹے اسمٰعیل سے ذبح کردوں تو مجھ کو سرمو ملال نہو جب ملعون حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھی جواب سے ناامید ہوا تب حضرت اسمٰعیل کے پاس آکر ان سے کہا کہ اے اسمٰعیل تم کو جانتے ہو کہ حضرت ابراہیم تم کو کہاں لئے جاتے ہیں وہ بولے کہ کسی اپنے دوست کی ملاقات کو لئے جاتے ہیں ملعون بولا کہ یہ بات نہیں ہے بلکہ تم کو ذبح کرنیکے واسطے لئے جاتے ہیں فرمایا میرے باپ کو میرے ذبح کرنے سے کیا فائدہ وہ ملعون بولا کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو اللہ کا حکم ہے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اگر اللہ کا حکم ہے تو میری ہزار جانیں قربان ہوں تو مجھ کو کچھ غم نہیں کہ رضامندی اللہ کی سب سے بہتر ہے جب اسطرح کے وسوسے شیطان لعین نے حضرت اسمٰعیل کو دیئے آپ نے حضرت ابراہیم سے عرض کیا کہ یا حضرت یہ کون ہے جو مجھ کو بہکاتا ہے آپ نے فرمایا کہ اے فرزند یہ شیطان ہے جو تجھ کو بہکاتا ہے الغرض جب ابراہیم علیہ السلام منا پہنچے آپ نے فرمایا کہ اے جان پدر میں نے خواب میں دیکھا کہ تجھ کو ذبح کرتا ہوں تو غور کر تیرے نزدیک کیا بہتر ہے اور مقصود حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس کلام سے یہ تھا کہ میں اسمٰعیل کا امتحان کروں کہ اسکا کیا ارادہ ہے اسواسطے کہ یہ نوجوان ہے اور اس عمر میں آدمی کو زندگی بہت عزیز ہوتی ہے حضرت اسمٰعیل نے عرض کی کہ ابا حضرت حکم الٰہی کے بجالانے میں دیر نہ کیجئے اور جو حکم خدا ہے اس کو جلد بجالائیے کہ شیطان ملعون گھات میں لگا ہے مبادا کہ اسکا فریب اور وسوسہ کچھ ضرر پہنچائے اے پدر بزرگوار جب تم نے بموجب حکم خدا بیٹے کے ذبح کرنے میں دریغ نہ کیا مجھ کو جان دینے میں کیا دریغ قیامت کیدن انکو ابراہیم پسر باز اور مجھ کو اسمٰعیل سر باز کہینگے اب میں تین وصیتیں کرتا ہوں۔ اول یہ کہ میرے ہاتھ پاؤں

خوب مضبوط باندھیے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ تو نے اپنے دوست کی حضور میں جانا پسند کیا بقرار ہو
کر ہاتھ پاؤں ہلائیگا جواب دیا کہ یہ بات نہیں مگر اس بات سے ڈرتا ہوں کہ بوقت ذبح بے اختیار تڑپوں
آپکے کپڑے میرے خون سے آلودہ ہو جائیں دوسری نصیحت ہے کہ وقت ذبح کے منہ میرا زمین کیطرف
کیجئے اور مجھکو نہ دیکھیے شاید کہ میری موت دیکھکر شفقت پدری جوش کرے اور تعمیل حکم الٰہی میں کچھ فتور
واقع ہو میری نصیحت ہے کہ جب آپ گھر تشریف لیجائیے میری ماں کو بہت تسلی و دلاسا دیجئے
اور انکی بہت دلداری کیجئے گا کہ شاید وہ مجھ کو آپکے ساتھ نہ دیکھے اور اس حال سے مطلع ہو کر شدت
غم سے اس کی چھاتی پھٹ جائے اور میری طرف سے بعد سلام کے کہہ دیجئے کہ میری مفارقت میں صبر
کر قیامت بہت نزدیک ہے جلد ملاقات ہوگی اور بعض روایت میں آیا ہے کہ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ
علیہ السلام حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ کے ہاتھ پاؤں باندھنے لگے حضرت اسمٰعیل ہنسے اور کہا کہ اے
پدر بزرگوار میرے ہاتھ پاؤں نہ باندھیے اس واسطے کہ مالک کے حضور میں اس بندہ کو باندھکر لیجاتے
ہیں جو بھاگ جاتا ہے آپ خاطر جمع سے ذبح کیجئے میں مردانہ وار جان دونگا اور بعض اہل تواریخ کا
یہ بیان ہے کہ جب حضرت ابراہیم نے حضرت اسمٰعیل کے ہاتھ پاؤں باندھے خاک پر منہ رکھکر رونے
لگے آپکے رونے سے ساتوں آسمان کے فرشتے رونے لگے جسوقت خلیل اللہ علیہ السلام نے انکے گلے
پر چھری رکھی حضرت اسمٰعیل ہنس دیئے آپنے پوچھا ہنسنے کا سبب کیا کہا کہ اس چھری میں بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم لکھی دیتا ہوں چھری میں یہ نام لکھا ہو دیکھنا چاہئے کہ وہ کیونکر کاٹتی لکھا ہے کہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس زور سے چھری پھیری کہ دھار اسکی مڑ گئی اور ذرا نہ کاٹا آپنے
غصے میں آکر چھری کو زمین پر دے پٹکا تب قدرت خدا سے چھری نے کلام کیا کہ خلیل اللہ مجھپر
خفا نہ ہوجیئے جسنے آپکو حکم ذبح کرنیکا دیا ہے اسی نے مجھ کو کاٹنے سے منع کیا ہے۔ اور بعضے علما
نے یوں لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل کے گلے پر چھری رکھکر
چاہا کہ کھینچیں حضرت جبرئیل نے حکم الٰہی سے دھار چھری کی پھیر دی ہر چند زور کیا خط تک نہ پڑا
غیب سے آواز آئی کہ اے خلیل برگزیدہ تو نے اپنے خواب کو سچا کیا۔ اور اے بندہ پسندیدہ تو

آزمائش میں صادق نکلا اب گوسفند ذبح کر اور اپنے بیٹے کو چھوڑ دے حضرت ابراہیم علیہ السلام
ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک گوسفند چار پاؤں لئے ہوئے لاتے ہیں پس حضرت جبرئیل نے ایک نعرہ
لگا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ یا ابراہیم عوض اسمٰعیل کا لیجئے اور قربانی کیجئے بعد اسکے جبرئیل علیہ السلام
نے ہاتھ اٹھا کر کہا اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر حضرت اسمٰعیل نے
اللہ اکبر وللہ الحمد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس دنبے کو ذبح کیا اس دن سے ایام تشریق کی تکبیریں ہوئیں جب
اور بعد کتابوں میں لکھا ہے کہ اسوقت فرشتے متعجب تھے اور اس حال کو دیکھکے حیرت کرتے تھے بعضے کہتے
ابراہیم بڑا جوانمرد ہے کہ اپنے بیٹے کو قربانی کرتا ہے اور بعضے کہتے تھے کہ اسمٰعیل بڑا جوانمرد ہے اور اپنی
خدا کی رضامندی کیواسطے دیتا ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اس سے فارغ ہوئے جناب الٰہی سے خطاب ہوا کہ
خلیل خلت بے علت کیلئے تونے یہ قربانی گواہ گذرانی اور اسمٰعیل نے جو اس امتحان و ابتلا پر صبر کیا اور تسلیم و
رضا پر قائم رہا ہے تم دونوں سے بہت خوشی ہوا اب جو مطلب تم دونوں مانگو میں دونگا تو دونوں صاحبوں نے دعا کی
الٰہی پیغمبر آخرالزمان صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کا جو شخص گنہگار اور زیانکار مرے اسکی مغفرت
ہم دونوں کی التماس سے فرما، زبان اسکی کلمہ شہادت پر جاری کرنا حکم ہوا کہ دعا تمہاری قبول ہوئی
تمام امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بخشی گئی تم خاطر جمع رکھو اور شکر کرو۔ آمین یارب العالمین

معزز ناظرین خدا کا شکر ہے کہ ہمارے کتب خانہ میں ہر قسم کی عربی۔ فارسی۔ اردو۔ کتابیں۔ کانپور لکھنؤ
دہلی میرٹھ۔ لاہور۔ بمبئی وغیرہ کی چھپی ہوئی جو دستی ہیں وہ برابر آتی رہتی ہیں ہر قسم کی کتابیں و نیز قرآن
و حمائل شریف عمدہ و صحیح موجود رکھی جاتی ہیں اور مال کفایت سے فروخت کیا جاتا ہے اور کتابیں
بذریعہ ویلیو روانہ کیجاتی ہیں امید کہ تھوڑی فرمائش بھیجکر کارخانہ ہذا کی راستبازی و دیانتداری کی آزمائش کریں

المشتہر

ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

ہمارے کتبخانہ کی جدید بہترین اسلامی مطبوعات

خطبات دین محمدی

مذہب حنفی کے مطابق سالانہ خطبات
جمعہ مجموعہ مستند نظم و تمثیلات کا
اور دینی مسائل سے بھرے خطبات کا
بینظیر مجموعہ مع خطبات عیدین
کاغذ ولایتی حجم ۵۶۰
قیمت مجلد عا

احکام دین محمدی

۳۰۰ احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مشتمل بر جملہ امور دین و دنیا جسکا
مطالعہ ازبس لازمی ہے
۳/-

مسائل دین محمدی

منظوم المعروف بہ شمع دین محمدی
تمام ضروری مسائل اسلامی کو سہیل
نظم کیا گیا ہے تاکہ تمام مسلمان
مسائل اسلامیہ کو یاد
رکھیں اور ان پر عمل کریں
قیمت آٹھ آنے

تفسیر موضح القرآن

اردو

یوں تو قرآن پاک کی ہزاروں تفاسیر ہر زبان میں
دنیا کے ہر حصہ میں پائی جاتی ہیں مگر حضرت شاہ عبدالقادر صاحب
دہلوی کا تحت اللفظ ترجمۃ القرآن تمام دنیا میں مشہور ہے اور
تفسیر موضح القرآن بھی حضرت شاہ صاحب کی تصنیف ہے
جسکی خوبی محتاج بیان نہیں بالخصوص اہل سنت والجماعت کے
عقائد کے مطابق۔ شان نزول رموز نکات اور
وہ بھی بالوضاحت جن سے ہر ایک
مسلمان کو باخبر ہونا ضروری ہے
(مجلد ۵؍)

اقوال الرسول

حضور پرنور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ارشادات عالیہ جس میں اخلاق و آداب
قابل عمل اقوال کا نایاب مجموعہ قیمت
صرف ۱۳؍

تذکرۃ الاولیاء

حضرت شیخ عطار کی بہترین فارسی تصنیف
کا ترجمہ تمام اولیاء کرام کی زندگی
صفحات ۳۶۴ قیمت مجلد
(عہ)

سوانح عمری رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہادی اسلام حضور پرنور کی مبارک زندگی
کے وہ متبرک حالات جنکا جاننا اور جن پر
عمل کرنا ہر ایک مسلمان کیلئے فرض ہے مسلمان
بچے بچے کیلئے اسکا پڑھنا ضروری ہے قیمت عہ/

… کیمیائے سعادت

ترجمہ اردو

از تصانیف امام محمد غزالی رحمۃ
اللہ علیہ اس کتاب کی توصیف میں
صاحب کا اسم گرامی کافی ہے اسکتاب
میں فلسفہ اور عقلی دلائل کیساتھ اسلامی احکام کا
ثبوت دیا گیا ہے تقطیع کلاں قیمت تین روپے ۳/-

قصص الانبیاء

دنیائے اسلام کی نہایت ضروری کتاب
جسمیں ابتدائے آفرینش حضرت آدم تا حضرت رسول کریم
تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں قیمت
(عہ)

ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور